وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

اورادِ نقشبندیہ

اللہ اللہ اللہ

مرتب:

احمد الدین توگیروی سیفی

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز
۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور
042-7313885

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ

اورادِ نقشبندیہ

مرتب:

احمد الدین توگیروی سیفی

نوریہ رضویہ پبلیکیشنز
۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور
042-7313885

نام کتاب ——— اورادِ نقشبندیہ
ترتیب ——— احمد دین توگیروی سیفی
اشاعت اوّل ——— اگست 1996ء
اشاعت سوم ——— مارچ 2006ء
کمپوزنگ ——— ورڈز میکر
طابع ——— سید شجاعت رسول شاہ قادری
ناشر ——— نوریہ رضویہ پبلی کیشنز لاہور
کمپیوٹر کوڈ ——— 1N72
قیمت ——— Rs 60

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز
37-الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
مرکزی آستانہ سیفیہ لکھوڈیر لاہور
آستانہ توگیرویہ سیفیہ
گل نشاں پارک بھوبھتیاں رائیونڈ لاہور
مکتبہ محمدیہ سیفیہ راوی ریان لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علی النبی الامی وآلہ

صلی اللہ علیہ وسلم

صلوٰۃ وسلام علیک یا رسول اللہ

حمد باری تعالیٰ جل شانہٗ

الٰہی حمد سے عاجز ہے یہ سارا جہاں تیرا
جہاں والوں سے کیونکر ہو سکے ذکرو بیاں تیرا
زمین و آسماں کے ذرّے ذرّے میں تیرے جلوے
نگاہوں نے جدھر دیکھا نظر آیا نشاں تیرا
ٹھکانہ ہر جگہ تیرا سمجھتے ہیں جہاں والے
سمجھ میں آ نہیں سکتا ٹھکانہ ہے کہاں تیرا
تیرا محبوب پیغمبر تیری عظمت سے واقف ہے
کہ سب نبیوں میں تنہا ہے وہی ایک رازداں تیرا
جہانِ رنگ و بو کی وسعتوں کا رازداں تو ہے
نہ کوئی ہم سفر تیرا نہ کوئی کارواں تیرا
تیری ذات معلّٰی آخری تعریف کے لائق
چمن کا پتا پتا روزو شب ہے نغمہ خواں تیرا

نعت شریف

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی — دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی ﷺ

قبر میں لہرائیں گے تا حشر چشمے نور کے — جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی ﷺ

لَاوَرَبِ العَرش جس کو جو ملا ان سے ملا — بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی ﷺ

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا — ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی ﷺ

ہم بھکاری وہ کریم انکا خدا ان سے فزوں — اور نہ کہنا نہیں عادت رسول اللہ کی ﷺ

اہل سنت کا ہے بیڑا پار اصحابِ حضور — نجم ہیں اور ناؤ ہے عترت رسول اللہ کی ﷺ

ٹوٹ جائینگے گناہ گاروں کے فوراً قید و بند — حشر کو کھل جائیگی طاقت رسول اللہ کی ﷺ

یارب اک ساعت میں دُھل جائیں سیہ کاروں کے جرم — جوش پر آجائے اب رحمت رسول اللہ کی ﷺ

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ حضور — تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی ﷺ

کلام اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمہ اللہ

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ خَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیۡنَ الطَّاھِرِیۡنَ وَاَصۡحَابِہِ الرَّاشِدِیۡنَ وَالۡمُرۡشِدِیۡنَ وَعَلٰی اَوۡلِیَآءِ اُمَّتِہِ الۡکَامِلِیۡنَ الۡمُکَمِّلِیۡنَ' اَمَّا بَعۡدُ !

اُردو زبان میں معمولاتِ سیفیہ تو موجود ہیں لیکن نا تمام کہ ان میں صرف اسباقِ نقشبندیہ یعنی لطائف عشرہ (عالم امر وخلق) اور مراقبات اور ختم خواجگان کا ذکر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک ایسی کتاب ہو جس میں چار سلاسل کے اسباق اور مراقبات مذکور ہوں اور ساتھ ساتھ جو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ میں دیگر اوراد و وظائف پڑھے جاتے ہیں' ان کا بھی ذکر ہو۔ چنانچہ طوالت کے خوف سے مختصر طور پر ان سب کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ سالکینِ راہ طریقت وحقیقت کو دشواری نہ ہو۔

الراقم: احمد الدین توگیروی سیفی

اذکارِ نقشبندیہ

نقشبندی سالک کے لیے ضروری ہے کہ اسمِ ذات "اللہ" کے ساتھ اپنے لطائف کو ذاکر بنائے۔ اس سلسلہ عالیہ میں دس لطائف ہیں' پانچ عالمِ امر کے اور پانچ عالمِ خلق کے۔

عالمِ امر کے لطائف:

قلب' روح' سر' خفی اور اخفیٰ ہیں۔

ا۔ لطیفہ قلب:

اس کے ذاکر ہونے کی پہچان یہ ہے انسان ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں محو رہتا ہے اور اس کے دل میں ماسوا کا خیال ختم ہو جاتا ہے۔ ذکر قلبی کی برکات میں سے یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے اور غفلت و شہوت دُور ہونے لگتی ہے۔

مقام: بائیں پستان سے دو انگشت نیچے اس کا مقام ہے۔

رنگت: اس کے نور کی رنگت زرد ہے۔

زیرِ قدم: یہ لطیفہ حضرت آدم علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے۔

فائدہ: یہ فیض اللہ تعالیٰ سے آتا ہے لیکن بالواسطہ یعنی اللہ تعالیٰ سے خصوصاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچتا ہے اور آپ سے حضرت آدم علیہ السلام تک اور ان سے بالواسطہ پیر و مرشد اس سالک کو عطا ہوتا ہے چونکہ اللہ تعالیٰ کی تجلیاتِ فعلیہ کے مظہر

اتم حضرت آدم علیہ السلام ہیں اس لیے اس لطیفہ کو زیرِ قدم آدم علیہ السلام کہا جاتا ہے۔

صفاتِ فعلیہ: مثلاً احیاء، اماتت، تخلیق وترزیق وغیرہا کو کہتے ہیں۔

۲۔ لطیفہ روحی:

لطیفہ قلبی کے ذاکر ہونے کے بعد اسم ذات ''اللہ'' تصور سے لطیفہ روحی کا ذکر کرے یہاں تک کہ اس لطیفہ میں حرکت پیدا ہو جائے اور اتنی پختہ ہو جائے کہ بغیر تصور کے بھی متحرک رہے اور یہ حرکت بند نہ ہو۔

مقام: اس کا مقام دائیں پستان کے دو انگشت نیچے ذرا باہر سینہ کی طرف ہے۔

رنگت: اس کا رنگ سرخ ہے۔

زیرِ قدم: یہ لطیفہ حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما السلام کے زیرِ قدم ہے۔

مشاہدات: اس لطیفہ میں سالک اللہ تعالیٰ کی حقیقی آٹھ صفات (حیات، علم، ارادہ، قدرت، تکلم، سمع، بصر، تکوین) کی تجلیات کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔

کردار میں علامت: اس لطیفہ کے ذاکر ہونے سے غصہ اور غضب کی کیفیت میں اعتدال، حرص وہوس کا خاتمہ، زہد وتقویٰ اور امورِ آخرت کی طرف طبعی میلان ہو جاتا ہے۔

۳۔ لطیفہ سری

تیسرا لطیفہ سری ہے۔ روحی کے ذاکر ہونے کے بعد اس لطیفہ سری میں اسمِ ذات کا خیال سے ذکر کرے یہاں تک کہ یہ بھی ذاکر ہو جائے اور یہ مسلسل حرکت کرتا

رہے۔

مقام: اس کا مقام بائیں پستان کے دو انگشت اوپر مائل بہ سینہ۔

مشاہدات: اس لطیفہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات کی شیونات کا ظہور ہوتا ہے۔

کردار میں تبدیلی: اس لطیفہ کے ذاکر ہونے کی تاثیر یہ ہے۔ حرص و ہوس، لالچ و طمع کا خاتمہ، زہد و تقویٰ اور امورِ آخرت کی طرف میلان غالب آجاتا ہے۔

رنگت: اس کی رنگت سفید برفانی ہے۔

زیرِ قدم: یہ لطیفہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زیرِ قدم ہے۔

شیونات: شیونات جمع شان کی ہے۔ شان اور صفت میں فرق ایک مثال سے واضح ہوتا ہے۔ مثلاً پانی کی صفت خنکی ٹھنڈک ہے، بلندی سے پستی کی طرف آنا پانی کی شان ہے۔

۴۔ لطیفہ خفی:

سر کے ذاکر ہو جانے کے بعد شیخ سالک کو لطیفہ خفی پر اسم ذات کے خیال سے ذکر کرنے کا حکم دیتا ہے۔ بفضلِ باری تعالیٰ بواسطہ شیخ و جملہ مشائخ سلسلہ نقشبندیہ لطیفہ بھی ذکر کرنے لگتا ہے۔

مقام: اس کا مقام دائیں پستان کے دو انگشت اوپر ذرا سینہ کی طرف۔

تجلیات: اس لطیفہ میں اللہ تعالیٰ کی صفات سلبیہ کا ظہور ہوتا ہے۔ صفاتِ سلبیہ یہ ہیں۔ مثلاً لَمْ یَلِدْ، وَلَمْ یُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَد'' ، لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْئٌ''، لَا یَشْبَهُ شَیْئًا وغیرہا۔

رنگت: اس کا رنگ سیاہ ہے۔

زیرِ قدم: یہ لطیفہ زیرِ قدم عیسیٰ علیہ السلام ہے۔
تعمیر سیرت: اس لطیفہ کے ذاکر ہونے کی علامت یہ ہے کہ سالک کو حسد، بخل، کینہ اور غیبت وغیرہا امراض باطنی سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔

۵۔ لطیفہ اخفیٰ:

لطیفہ خفی کے ذکر کے بعد اخفیٰ کا سبق شروع کیا جاتا ہے۔ اس میں حسبِ سابق اسمِ ذات کا خیال سے ذکر کیا جاتا ہے تا کہ یہ بھی جاری و ذاکر ہو جائے۔
مقام: اس لطیفہ کا مقام عین وسط سینہ ہے۔
رنگت: اس کا رنگ سبز ہے۔
تجلیات: یہ لطیفہ پہلی تمام تجلیات کا جامع ہے یعنی اس میں صفات فعلیہ، صفاتِ ثبوتیہ ذاتیہ، شیونات، صفاتِ سلبیہ سب کی تجلیات کا ظہور و شہود و مشاہدہ ہوتا ہے۔
زیرِ قدم: یہ حضور نبی کریم سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ قدم ہے۔
مرتبۂ احدیت مجردہ اور تنزیہ کے درمیان ایک برزخی مرتبے کے شہود و مشاہدہ کا نام ہے یعنی یہ ولایت محمدیہ علیٰ صاحبہا التسلیم کا مقام ہے۔
تعمیر سیرت: اس لطیفہ کے ذکر کرنے سے تکبر، فخر و غرور اور خود پسندی جیسی مہلک روحانی امراض سے آزادی نصیب ہوتی ہے۔ نیز حضور و اطمینان میسر ہوتا ہے۔
عالمِ خلق: عالمِ خلق جو عرش کے نیچے ہیں، یہ بھی پانچ ہیں:
لطیفہ نفسی، اربعہ عناصر، مٹی، پانی، ہوا اور آگ ان کے مجموعہ کو قالب کہتے ہیں۔

۶۔ لطیفہ نفسی:

لطیفہ نفسی عالمِ امر کے پانچ لطائف کے ذاکر ہو جانے کے بعد اس لطیفہ کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ شیخ کے حکم کے مطابق اس میں بھی اسم ذات کا ذکر کیا جاتا ہے یہاں تک کہ یہ بھی ذاکر ہو جائے۔

مقام: اس کا مقام پیشانی جہاں سے سر کے بال اُگنا شروع ہوتے ہیں' اسے مَنبتُ الشَّعر کہتے ہیں۔

رنگت: مٹی کی مانند (مٹیالہ)۔

تعمیر سیرت: انسان کا نفس امارہ کے بجائے مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اس میں تواضع اور انکساری جیسی اعلیٰ صفات پیدا ہو جاتی ہیں اور تکبر و غرور اور سرکشی معدوم ہو جاتی ہیں۔

۷۔ لطیفہ قالبی:

عالمِ خلق کا دوسرا لطیفہ ہے جو مٹی' پانی' آگ اور ہوا کا مجموعہ ہے۔ اس کو ذاکر بنایا جاتا ہے۔

مقام: اگرچہ اس کا مقام تو پورا بدنِ انسان ہے مگر اس کا مرکز اور اصل اُمِ دماغ (سر کی چوٹی) ہے۔ اس کے ذاکر ہونے سے پورا بدن ذکر الٰہی میں محو ہو جاتا ہے۔

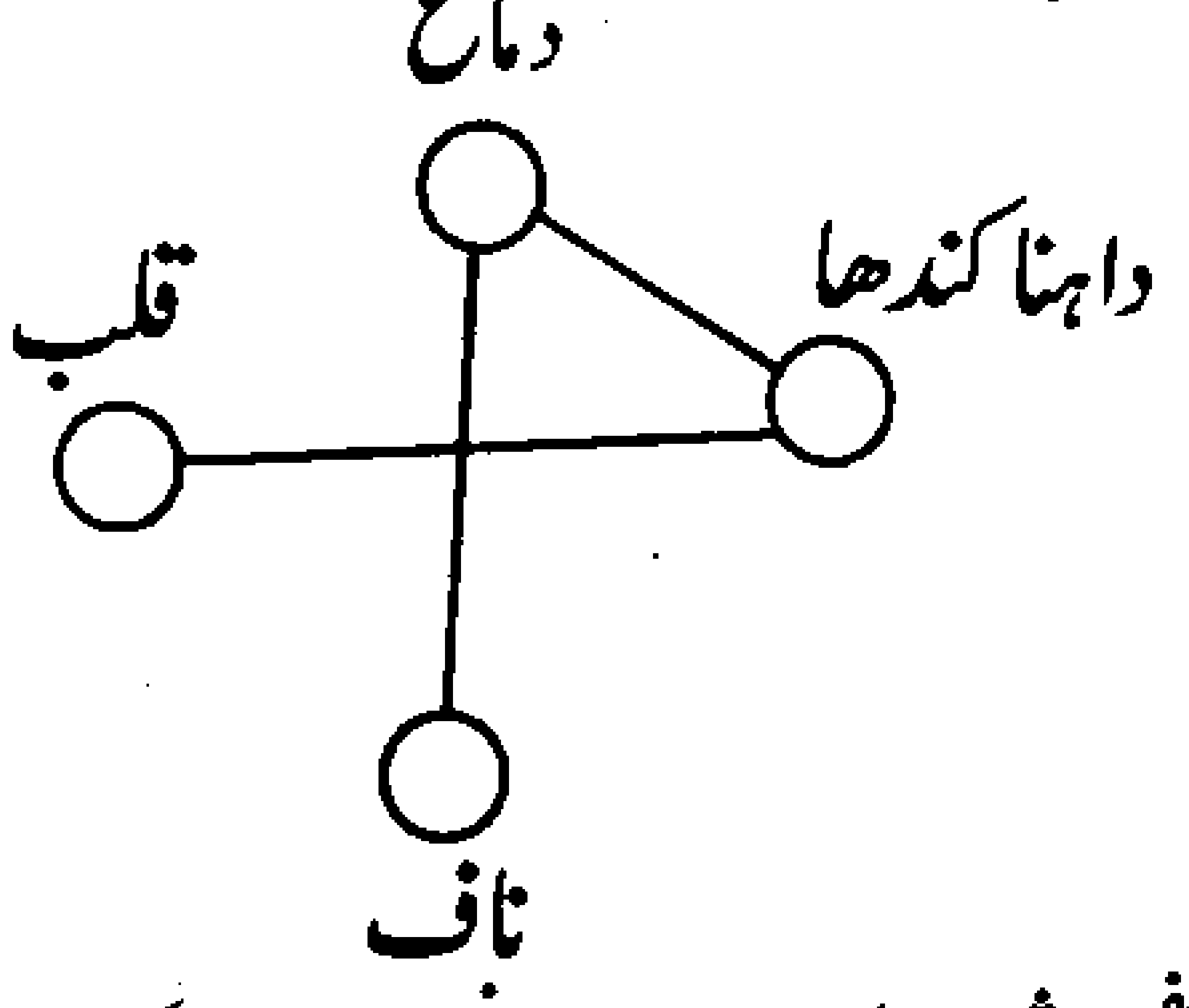
رنگت: یہ بے رنگ ہے۔

تعمیر سیرت: اس سے پورا بدن اور جسم کا ہر بال ذاکر ہو جاتا ہے۔ اخلاقِ رذیلہ' بری عادات کو ترک کر کے اخلاقِ حسنہ سے متصف ہو جاتا ہے اور یہاں اس کو مقامِ فنا نصیب ہوتا ہے اور ولایت صغریٰ کے درجہ کو حاصل کر لیتا ہے۔

دوسرا ذکر: ان سات لطائف کے ذاکر ہونے کے بعد دوسرا ذکر نفی و اثبات ہے۔ اس کا طریقہ جو حضرت قیوم زمان شیخ الشیوخ' مجدد ملت' فائز بمقام عبدیت و

صدیقیت قطب التکوین والارشاد حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن مبارک صاحب پیرارچی خراسانی دامت برکاتہم العالیہ نے ہدایت السالکین میں بیان فرمایا ہے' یہ ہے۔

نفی واثبات کا طریقہ: زیرِ ناف سانس روک کر لا کو لطیفہ قالب کے مقام تک لے جائے' الٰــــہ کو داہنے کندھے پر اور اِلَّا اللہ کو لطیفۂ قلب پر اس طرح ضرب لگائے' پانچوں لطائف عالمِ امر پر اس کی حرارت محسوس ہو۔ اس طرح متعدد بار حبسِ دم کے ساتھ کرتا رہے۔ جب سانس میں تنگی ہو تو لمبا سانس لیتے ہوئے مُحَمَّد" رَّسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہے۔ یہ لطیفہ اخفیٰ میں کہے۔ البتہ یہ ضرور یاد رکھنا چاہیے جب سانس چھوڑے تو طاق عدد پر چھوڑے۔ اس طرح نفی واثبات کرنے سے یہ شکل بنتی ہے:



داہنا کندھا
الٹی ما بنتی ہے

دوران نفی واثبات میں ان چار معانی کا خیال رکھے:

۱۔ لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللہ   ۲۔ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللہ

۳۔ لَامَطْلُوْبَ اِلَّا اللہ   ۴۔ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللہ

ابتدا اور شروع میں لامعبود اور لامقصود کو پیشِ نظر اور اس کا خیال رکھنا زیادہ مناسب

ہے۔ تا کہ سالک پر توحید وجودی کا انکشاف نہ ہو جو کہ مقامِ سکر اور ایک تنگ کوچہ ہونے کے ساتھ ساتھ ظاہر شریعت کے خلاف ہے' اس مقام کا سالک (صاحبِ توحید وجودی) خود معذور ہے اور دوسروں کو اس کی تقلید جائز نہیں۔ اس کے بعد توحید شہودی منکشف ہوتی ہے جو کہ ایک عظیم شاہراہ ہے۔ اس توحید کے علوم و معارف شریعت مطہرہ کے عین مطابق ہیں۔

نوٹ: نفی و اثبات شروع کرنے سے قبل اور سانس لیتے وقت لطیفہ اخفیٰ میں اِلٰھی اَنْتَ مَقْصُوْدِیْ وَرِضَاکَ مَطْلُوْبِیْ اَعْطِنِیْ مَحَبَّۃَ ذَاتِکَ وَمَعْرِفَۃَ صِفَاتِکَ کہے۔

حبسِ دم کے ساتھ ایک ہزار مرتبہ روزانہ نفی و اثبات کرنا ضروری ہے اس کے بعد کئی ہزار بغیر سانس روکے پڑھنا چاہیے۔

مراقبات

مراقبہ ترقب سے مشتق ہے۔ جس کا معنی ہے' انتظار کرنا چونکہ اس میں سالک اللہ تعالیٰ کے فیض کا انتظار کرتا ہے اس لیے اس کو مراقبہ کہا جاتا ہے۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں مراقبہ یہ ہے کہ پہلے آنکھ بند کر کے لطائفِ عشرہ میں سے کسی ایک لطیفہ کی طرف متوجہ ہو کر اللہ تعالیٰ سے اس لطیفہ پر فیض کا انتظار کرنا چاہیے۔

شرائط مراقبہ

۱۔ مراقبہ کرنے والے کے لیے کامل طہارت اور پوری توجہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا ضروری ہے اس طرح کہ اس ذاتِ باری تعالیٰ کے سوا کسی

طرف ذرّہ بھر میلان نہ ہو۔

۲۔ صاحبِ مراقبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ عقائدِ اہل سنت و جماعت رکھتا ہو' تاکہ وہ ان مراقبات سے مستفید ہو سکے۔

۳۔ صاحبِ مراقبہ کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ پہلے لطائف عشرہ اور نفی و اثبات طے کر چکا ہو اور اپنے مرشد کامل و مکمل سے مراقبات کرنے کی اجازت حاصل ہو۔

۴۔ ہر مراقبہ میں ایام کی تعداد یعنی کتنے دن تک اس میں رُکنا ہے' یہ موصوف مرشد کے حکم پر موقوف ہے۔

۵۔ ہر مراقبہ کے کچھ آثار اور کیفیات ہوتی ہیں۔ لہٰذا صاحبِ مراقبہ کے لیے شریعت و طریقت کی حتی الامکان کامل اتباع ضروری ہے تاکہ ان آثار کو پا سکے۔

۶۔ مراقبہ کے وقت اس طرح بیٹھے کہ اگر نیند بھی آ جائے تو تجدید وضو کی ضرورت نہ پڑے کہ عموماً مراقبات میں نیند کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

۷۔ بحالتِ مراقبہ جن امور و واقعات پر مطلع ہو' ان کو اپنے مرشدِ کامل کے حضور ضرور پیش کرے۔ بالخصوص عالمِ امر کے ظہور میں بیچونت و بیچگونت سے مشابہت کا بسا اوقات ظہور ہوتا ہے۔ ان کی طرف متوجہ نہ ہو ورنہ معاملہ یہیں تک رُک جائے گا۔

۸۔ جتنے ایام کی پابندی کا حکم ہوا ہے' اس میں کوتاہی و غفلت نہ کرے۔

۹۔ مراقبات میں ہمہ وقت مرشدِ کامل سے فیض کا منتظر رہے اور ان کی توجہات

سے بھرپور فائدہ اُٹھائے تاکہ مراقبہ معیت میں حاصل ہونے والے ولایت صغریٰ کے دائرے کو تیزی سے عبور کر سکے۔ ورنہ یہ مقام نہایت دشوار ہے۔ ہزاروں سالکین اس وادی میں رُک کر اپنی ترقی کی منزلیں کھو بیٹھے ہیں۔

۱۰۔ مراقبات کی نیت فارسی میں یاد کرنا ضروری ہے۔ دوسری زبان اختیار کرنے سے الفاظ بدل سکتے ہیں جس سے فیض منقطع ہونے اور ترقی رُک جانے کا خطرہ ہے۔

ترجمہ: صرف سالکین کے فہم وادراک اور سہولت کے پیشِ نظر ترجمہ تحریر کیا جاتا ہے تاکہ انہیں یہ معلوم ہو سکے کہ میں اللہ تعالیٰ سے مراقبہ میں کس فیض کا منتظر ہوں۔ وہ کیا مجھے نصیب بھی ہو رہا ہے یا نہیں۔

☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نیت وقوف مراقبات

۱۔ نیتِ مراقبہ وقوفِ قلب

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفۂ قلبیٔ من بواسطہ پیران کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے پیرانِ کبار رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے وسیلہ سے میرے لطیفہ قلبی پر فیض آرہا ہے۔

۲۔ نیت مراقبۂ وقوفِ روح

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بہ لطیفۂ روحی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اللہ کی طرف سے بوسیلہ بزرگانِ دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین میرے لطیفۂ روحی پر فیض آرہا ہے۔

۳۔ نیتِ مراقبۂ وقوفِ سر

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفۂ سری من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: بے مثل ذاتِ حق تعالیٰ کی جانب سے بوسیلہ مشائخ عظام میرے لطیفۂ سری پر فیض آرہا ہے۔

۴۔ نیت مراقبہ وقوف خفی

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفۂ خفی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: بے مثل حق تعالیٰ کی ذات سے میرے لطیفۂ خفی پر فیض آ رہا ہے بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۵۔ نیتِ مراقبہ وقوف اخفیٰ

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفۂ اخفیٰ من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذاتِ حق تعالیٰ کی جانب سے بطفیل مشائخ عظام علیہم الرضوان میرے لطیفہ اخفیٰ پر فیض آ رہا ہے۔

۶۔ نیتِ وقوفِ مراقبۂ نفسی

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفۂ نفسی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے میرے لطیفۂ نفسی پر فیض آ رہا ہے۔ بواسطہ بزرگانِ دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

۷۔ نیتِ وقوفِ مراقبۂ قالبی

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطیفۂ قالبی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: میرے لطیفہ قالبی پر بے مثل ذاتِ خداوند تعالیٰ کی طرف سے بواسطہ بزرگانِ دین علیہم الرضوان فیض آ رہا ہے۔

۸۔ نیتِ وقوفِ مراقبۂ خمسہ عالمِ امر

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطائف خمسہ عالمِ امر من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: پیرانِ کبار کے طفیل میرے عالمِ امر کے پانچوں لطائف پر اللہ تعالیٰ کی ذات سے فیض آرہا ہے۔

۹۔ نیتِ مراقبۂ وقوفِ خمسۂ عالمِ خلق

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بلطائف خمسہ عالمِ خلق من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: بے مثل ذاتِ حق تعالیٰ سے میرے عالمِ خلق کے پانچوں لطائف (نفسی و قالبی) پر بزرگانِ دین کے واسطہ سے فیض آرہا ہے۔

۱۰۔ نیتِ مراقبہ وقوفِ مجموعہ لطائف عالمِ امر و عالمِ خلق

فیض مے آید از ذاتِ بیچون بہ مجموعہ لطائفِ عالمِ امر و عالمِ خلق من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: میرے عالمِ امر و خلق کے دسوں لطائف پر اللہ تعالیٰ کی ذات سے فیض آرہا ہے۔ بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

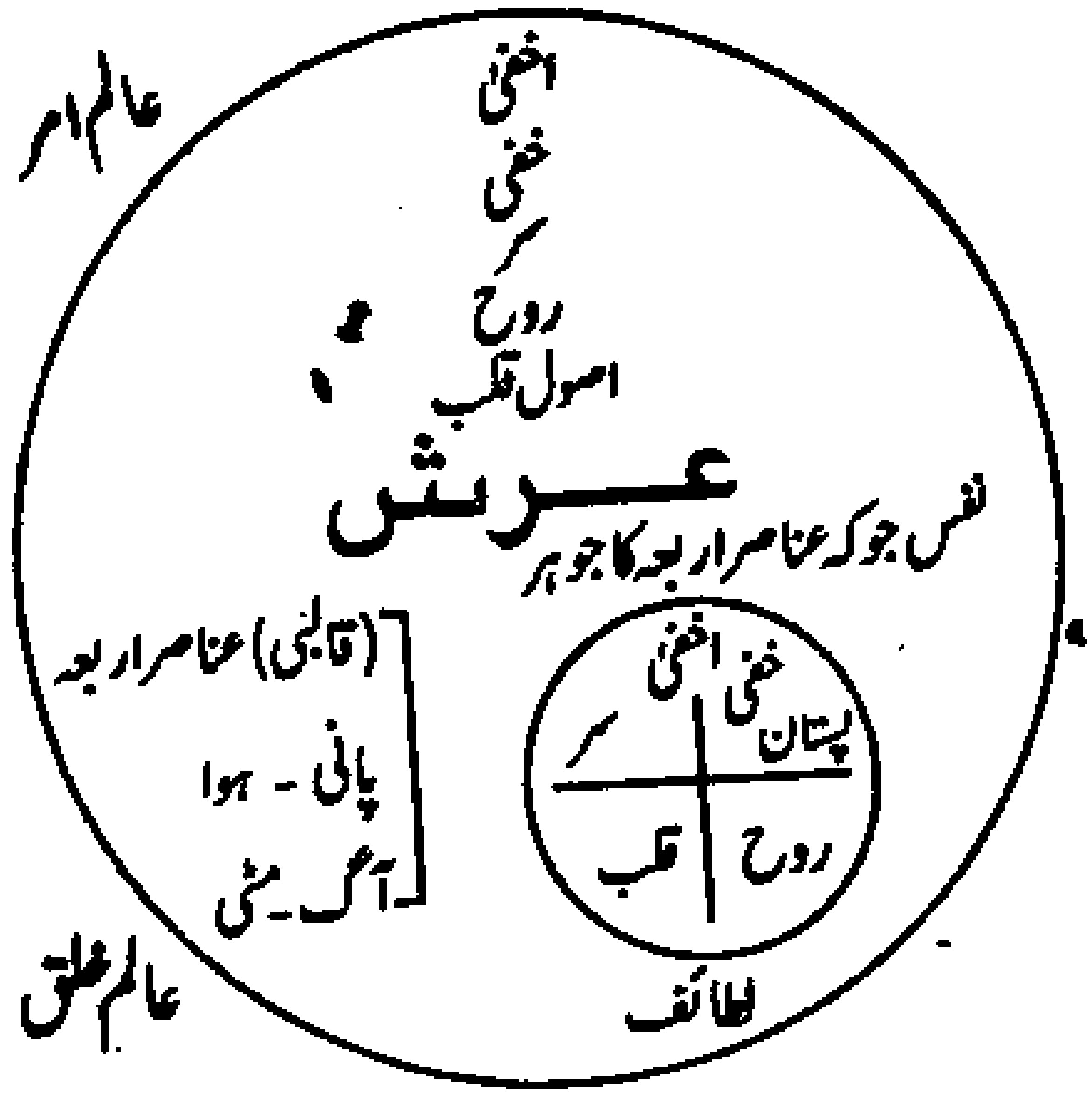
۱۱۔ نیتِ مراقبۂ احدیت

فیض مے آید از ذاتِ بیچون کہ جامع صفات و کمالات است و منزہ جمیع عیوب و نقصانات است و بے مثل است خاص بلطیفہ قلبی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی بے مثل ذات جو تمام صفات و کمالات کی جامع اور تمام عیوب و نقائص سے مبرا ہے کی طرف سے میرے لطیفۂ قلبی پر فیض آرہا ہے۔ بزرگانِ دین علیہم الرضوان کے توسل سے۔

تشریح: یہاں تک سالک دائرہ امکان یا دائرہ ممکنات کی سیر مکمل کر لیتا ہے۔

شکل ملاحظہ کیجئے۔



اس کے بعد ولایت صغریٰ کا دائرہ شروع ہوتا ہے اور دائرہ امکان میں خطرات و وسوسے بہت آتے ہیں' ان کا دفاع ضروری ہے تاکہ دائرہ امکان کو عبور کر سکے۔ کثرت ذکر نفی و اثبات میں حبسِ دم سے بکثرت وسوسے خود بخود رفع ہو جاتے ہیں۔ نیز تصور شیخ جتنا پختہ ہوگا' اتنے خطرات زائل ہو جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

نیت اصولِ مراقبات

۱۲۔ نیتِ مراقبہٗ اصلِ قلب

الٰہی قلبِ من بمقابل قلب نبی علیہ السلام۔ آن فیض تجلائے صفاتِ فعلیہٗ خود کہ از قلب نبی علیہ السلام بقلب آدم علیہ السلام سانیدئی من نیز برساں بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: اے اللہ میر الطیفہ قلب رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ قلب کے بالمقابل فیض کا منتظر ہے جو تو نے اپنی صفات فعلیہ سے حضرت آدم علیہ السلام کے لطیفۂ تک پہنچایا۔ وہ فیض میرے لطیفۂ قلب پر بھی القاء فرما۔ بزرگانِ دین کے وسیلہ جمیلہ سے۔

یہ ولایت کا پہلا زینہ ہے۔ اس زینہ پر چڑھنے والا حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ہر وقت توبہ وانابت میں محو ومشغول رہتا ہے۔ نیز بری عادات وصفات رذیلہ کو ترک کر کے اخلاقِ حسنہ کو اپنانے کی کوشش کرتا رہتا ہے تاکہ اس حدیث تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللهِ (اپنے اندر اللہ تعالیٰ کی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرو) کا مصداق بن جائے۔ اسے ہر شے میں اللہ تعالیٰ کے جلوے نظر آتے ہیں اور اپنے ودیگر مخلوقات کے افعال کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنے لگتا ہے۔

۱۳۔ نیتِ مراقبۂ اصلِ روح

الٰہی روحِ من بمقابل روح نبی علیہ السلام' آن فیض تجلائے صفاتِ ثمانیہ ثبوتیہ ذاتیہ حقیقیہ خود کہ از روح نبی علیہ السلام بروحِ ابراہیم ونوح علیہما السلام رسانیدہ بروح من نیز برسانی بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اے ذاتِ باری تعالیٰ میرا لطیفۂ روح حضور علیہ السلام کے لطیفۂ روح کے بالمقابل فیض کا منتظر ہے اپنی آٹھ حقیقی صفات کی تجلیات کا فیض جو کہ حضور علیہ السلام کے لطیفۂ روح سے حضرت ابراہیم ونوح علیہما السلام کے لطیفہ روح پر پہنچا۔ وہ فیض میرے لطیفہ روح پر بھی القاء فرما۔ بزرگانِ دین علیہم الرضوان کے توسل سے۔

اس لطیفہ کے مراقبہ کرنے والے میں حضرت نوح وابراہیم علیہما السلام کی طرح صفت توکل پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ مصائب و آلام سے نہیں گھبراتا بلکہ خندہ پیشانی سے حوادث زمانہ کا مقابلہ کرتا ہے۔ نفس وشیطان کی مکاریوں سے بچتے ہوئے ہمہ وقت ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے جو چیز بھی یادِ خدا میں حائل ہو اسے ذبح کرتا چلا جاتا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح عالمِ ملک وملکوت کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی اسے سیر آفاقی نصیب ہوتی ہے۔

۱۴۔ نیتِ مراقبۂ اصلِ سر

الٰہی سرمن بمقابل سر نبی علیہ السلام است' آن فیض تجلائے شیونات ذاتیہ خود کہ از سر نبی علیہ السلام بسر موسیٰ علیہ السلام رسانیدہ بہ سر من نیز برسانی بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: اے خالقِ کائنات میرا لطیفہ سر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ سر کے بالمقابل فیض کے انتظار میں ہے۔ اپنی ذاتی شانوں کی تجلیات کا

85127

فیض جو حضور علیہ السلام کے لطیفۂ سر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ سر کو عطا کیا' وہ فیض میرے لطیفۂ سر کو بھی عطا فرما۔ مشائخ کبار علیہم الرضوان کے وسیلہ سے۔ یہاں سالک کو سیر انفسی نصیب ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح الہامات سے نوازا جاتا ہے۔ قلب وروح سے الگ صریح واقعات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ سالک پر عشقِ الٰہی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ خلافِ شرع کسی کی نقل وحرکت کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لطیفہ سے مراد روح محمدی ہے جسے عالم لاہوت بھی کہتے ہیں۔

۱۵۔ نیتِ مراقبۂ اصلِ خفی

الٰہی خفی من بمقابل خفی نبی علیہ السلام' آن فیض تجلائے صفات سلبیہ' خود کہ از خفی نبی علیہ السلام بہ خفی عیسیٰ علیہ السلام رسانیدہ بہ خفی من نیز برسانی بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفۂ خفی حضور علیہ السلام کے لطیفۂ خفی کے سامنے فیض کا منتظر ہے' اپنی سلبی صفات کی تجلیات کا جو فیض حضور علیہ السلام کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خفی لطیفہ تک پہنچایا ہے۔ وہ میرے خفی لطیفہ کو بھی عطا فرما' خواجگانِ نقشبندیہ کے توسل سے۔

تشریح: یہ ولایت صغریٰ کا چوتھا زینہ ہے۔ اس مقام کا سالک عبادت' ریاضت اور مجاہدہ سے کبھی اُکتاتا نہیں۔ اس مقام کی علامت یہ ہے کہ سالک دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہے۔ نیز اسے وصول الی اللہ نصیب ہو جاتا ہے۔ مزید براں کہ خفی سے مراد نور محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے جس کو ہاہوت بھی کہتے ہیں۔

۱۶۔ نیتِ مراقبہ اصل اخفیٰ

الٰہی اخفائے من بمقابل اخفائے نبی علیہ السلام آن فیض تجلائی شان جامع خود کہ بہ اخفائے نبی علیہ السلام رسانیدہ بہ اخفائے من نیز برسانی بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: الٰہی میرا لطیفہ اخفیٰ حضور علیہ السلام کے لطیفہ اخفیٰ کے روبرو ہے۔ وہ فیض جو آقا علیہ السلام کے لطیفہ اخفیٰ پر اپنی شانِ جامع کی تجلیات کے ساتھ نازل فرمایا ہے، وہ میرے لطیفۂ اخفیٰ پر بھی القاء فرما، بواسطہ اولیائے کبار

تشریح: چونکہ یہ لطیفہ زیرِ قدم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ لہٰذا جس طرح آقائے دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہے۔ اسی طرح اس لطیفہ اخفیٰ کی ولایت کا فیض بھی تمام لطائف کے فیوضات سے ارفع و اعلیٰ ہے اور اس لطیفہ کی تکمیل کے بعد سالک کو جو کمالات حاصل ہوتے ہیں، وہ بہت ہی بلند و بالا ہیں۔ اس ولایت کا فقیر محمدی المشرب ہونے کی وجہ سے وہ نہایت درجہ کی اتباع سنت کا پابند داعی اتباع سنت اور قاطع بدعت و ضلالت ہوتا ہے۔ یہ فقیر خود بھی باکمال ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی باکمال بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس مقام پر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یعنی کلمہ طیبہ کی حقیقت معلوم ہوتی ہے اور اس میں سیر مع اللہ نصیب ہوتی ہے۔

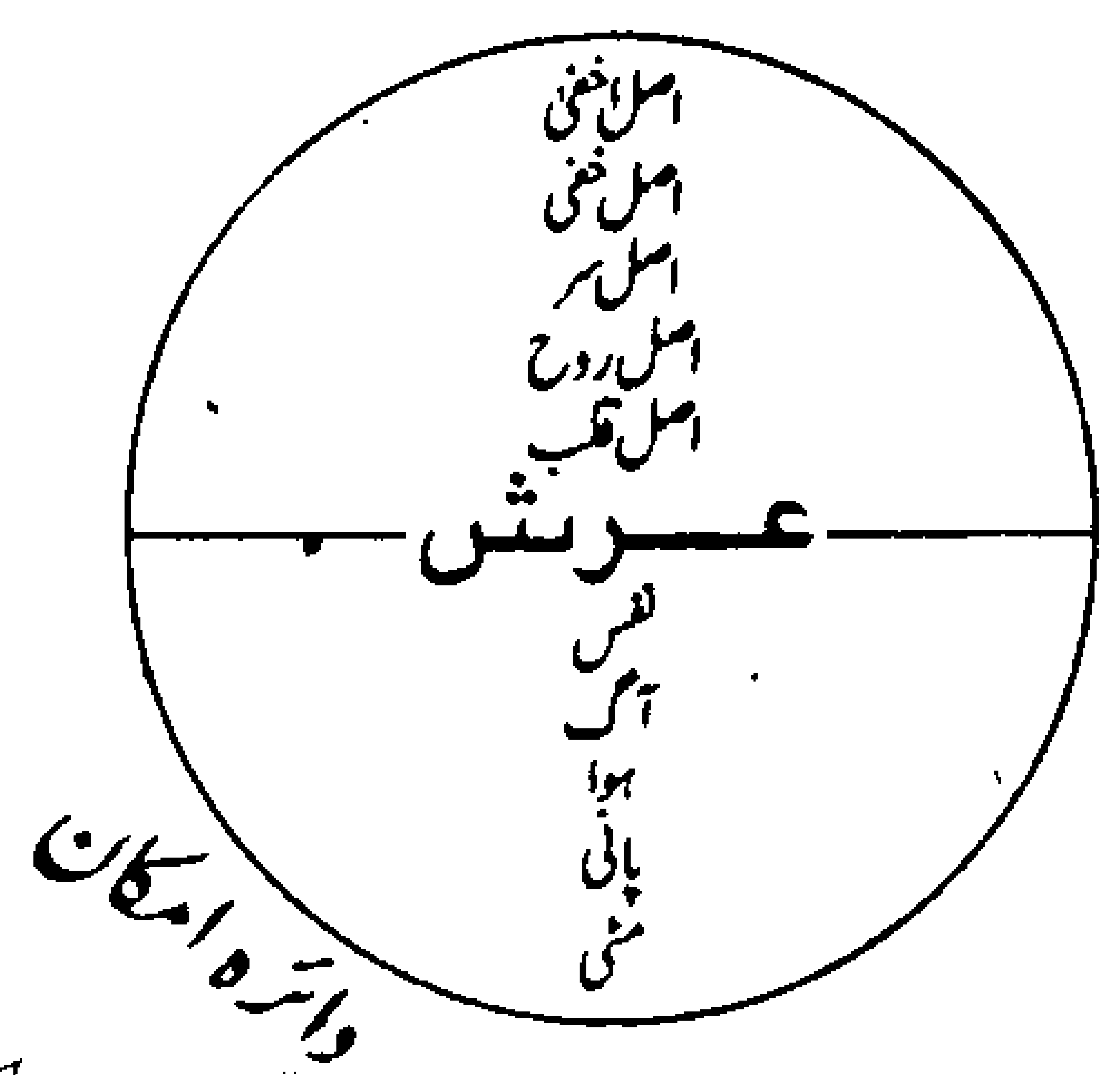
۱۷۔ نیتِ مراقبہ معیت

فیض می آید از ذاتِ بیچون کہ ہمراہ است ہمراہ من و ہمراہ جمیع ممکنات بلکہ ہمراہ ہر ذرہ از ذرات ممکنات بہمراہی بیچون بمفہوم ایں آیہ کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ بلطائف خمسہ عالم امر من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذاتِ حق تعالیٰ جو کہ اس آیتِ کریمہ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کے مفہوم و معنی ہے کہ بموجب میرے اور تمام ممکنات بلکہ ممکنہ ذرات میں سے ہر ذرہ کے ہمراہ ہے۔ اس کا فیض مشائخ عظام کے وسیلہ سے میرے پانچوں لطائف امر تک پہنچ رہا ہے۔

تشریح: اس مراقبہ میں ہر لحظہ و ہر ساعت اپنے لطائف کی معیت اور کائنات کے ذرہ ذرہ کے ساتھ خداوند جل وعلا کی معیت کا خیال پختہ کرے اور زبان سے بھی کلمات طیبات کا ورد کرتا رہے۔

مراقبۂ اوّل سے لے کر مراقبۂ احدیت جو کہ مراقبہ نمبر ۱۱ ہے' بنظر کشف تمام عالم دائرہ کی صورت میں نظر آتا ہے۔ اس لیے امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی نے اسے دائرۂ امکان سے تعبیر کیا ہے اور عرش اس دائرے کا قطر دکھائی دیتا ہے۔ اس دائرے کی نچلی قوس میں (یعنی نچلا نصف دائرہ) نفس اور عناصر اربعہ (پانی' مٹی' آگ اور ہوا) اور فوقانی قوس (یعنی اوپر والا نصف دائرہ) میں عالمِ امر کے لطائف مشاہدہ ہوتے ہیں۔ اور یہ پہلا دائرہ ہے۔



جس طرح عالمِ کبیر (کائنات) میں عرش برزخ ہے۔ درمیان عالمِ امر و خلق کے اور دونوں کا جامع ہے۔ اس طرح قلب جو عرش کے اوپر اور دیگر لطائف کے نیچے ہے۔ عالمِ امر و خلق کے مابین

برزخ اور دونوں کا جامع ہے۔ اسی واسطے قلب کو حقیقت جامعہ بھی کہتے ہیں اور تشبیہ کے طور پر عرش اللہ بھی کہتے ہیں۔ عالمِ امر کے لطائف کے اصول چونکہ فوق العرش ہیں جو لامکانیت سے موصوف ہیں۔ اس واسطے عالمِ امر کو لامکانی بھی کہتے ہیں مگر یاد رہے کہ ان کی لامکانیت صرف عالمِ خلق کی نسبت سے ہے جو کہ امکانیت چونی و چگونی میں منقسم ہے اور بیچون ذاتِ حق تعالیٰ کی نسبت وہ عین چوں ہے۔ (عالمِ خلق) اور ان کی لامکانیت عین مکانیت ہے۔ پس عالمِ امر گویا برزخ ہے۔ مکانی و لامکانی کے درمیان اور چوں و بیچوں کے اور دو طرف سے بہرہ ور ہے باوجود اس رتبہ کے اللہ تعالیٰ نے عالمِ امر کو عالمِ خلق سے تعشق اور بدن عنصری سے خاص تعلق بخشا ہے۔

اس دائرے کے نصف سافل (نچلے نصف) میں سیر آفاقی اور نصف عالی (اوپر والے نصف) میں سیر انفسی واقع ہوتی ہے۔ سیر آفاقی میں جو انوار نظر آتے ہیں ان سے صرف تزکیہ تحلیہ کی استعداد و قابلیت پائی جاتی ہے تاوقتیکہ سالک خارج میں سیر انفسی میں اپنے آپ کو مزکی و مطہر نہ دیکھے اور وجدان سے اپنے تئیں مصفیٰ نہ پائے۔ انوار کے مشاہدے پر نازاں نہ ہو جائے۔

جب سالک دائرۂ امکان قطع و طے کر لیتا ہے تو اسے اسماء و صفات کے ظلال کے دائرہ کا مشاہدہ ہوتا ہے۔

اور یہ دائرہ ولایت صغریٰ ہے۔ اس سے مراد اولیاء اللہ کی ولایت ہے۔ اس دائرے میں مراقبۂ معیت کیا جاتا ہے۔

یاد رہے انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے علاوہ تمام ممکنات کا مبدءِ تعین یہی ظلال ہیں۔

انہی ظلال کے واسطہ سے اسماء وصفات کے فیوضات سے افرادِ عالم مستفید ہوتے ہیں۔ عالمِ امر کے لطائف کو اسی دائرہ میں فنا و بقا حاصل ہوتی ہے اور صفات فعلیہ' صفات ثبوتیہ ذاتیہ' شیونات و اعتبارات' صفاتِ سلبیہ اور شانِ جامع کی تجلیات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہ لطائف عالمِ امر کے اصول کی سیر ہے اور اس دائرہ کے اختتام پر ولایتِ صغریٰ کی سیر اختتام پذیر ہوتی ہے۔

۱۸۔ نیتِ مراقبۂ اقربیت

فیض می آید از ذاتِ بیچون کہ اصل اسماء وصفات است کہ نزدیک تر است از من بمن واز رگِ گردن من بمن بہ نزدیکی بلا کیف بمفہوم ایں آیۂ کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ. بلطیفۂ نفسی من باشرکت لطائف خمسۂ عالمِ امر من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذاتِ حق تعالیٰ جو کہ اصل اسماء وصفات ہے' بموجب آیۃ کریمہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (ہم اس کی شہ رگ سے بھی قریب ترین ہیں) مجھ سے میرے زیادہ نزدیک ہے اور میری شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ اور یہ نزدیکی بلا کیف ہے۔ اس ذات سے پیرانِ کابر کے توسل سے میرے لطائفِ خمسہ عالمِ امر اور لطیفہ نفسی میں فیض آرہا ہے۔ (توقف)

تشریح: دوسرا دائرہ جو کہ ولایتِ صغریٰ کا ہے' کے قطع کرنے کے بعد تیسرا دائرہ رونما ہوتا ہے اور اس کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ یہ تیسرا دائرہ ولایتِ کبریٰ کا ہے جو حقیقت میں انبیاء علیہما السلام کی ولایت ہے اور ان کی تبعیت میں اور وراثت کے طور پر بعض اولیاء کرام کو بھی نصیب ہوتی ہے۔

یہ تیسرا دائرہ دراصل تین دائروں اور قوس پر مشتمل ہے۔ان میں سے پہلے دائرے کا نچلا نصف اسماء وصفات زائدہ پر مشتمل ہے اور اوپر والا نصف شیونات ذاتیہ کو متضمن ہے۔لطائف عالمِ امر کے عروج کی انتہا اس دائرہ اسماء وشیونات کی نہایت تک ہے۔

اس دائرے میں مراقبۂ اقربیت کیا جاتا ہے اور اس مراقبہ میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اقربیت کا فیض میرے لطیفۂ نفسی اور خمسہ لطائف عالمِ امر میں آرہا ہے۔اس ذاتِ اقدس کی طرف سے جو شہ رگ سے بھی قریب ہے اور ولایت کبریٰ کے دائرۂ اولیٰ کا منشاء ہے اور یہاں ہی توحیدِ شہودی منکشف ہوتی ہے۔اس میں نفی واثبات کے ورد کی کثرت بہت مفید اور ترقی کا باعث ہے۔

۱۹- نیتِ مراقبہ محبت اوّل

فیض مے آید از ذاتِ بیچون کہ اصل اصل اسماء وصفات است کہ دوست می دارد مرا ومن دوست می دارم اورا بمفہوم این آیۂ کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ خاص بلطیفۂ نفسی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذاتِ حق تعالیٰ جو کہ اصل اصل اسماء وصفات ہے جو کہ بمطابق اس آیتِ کریمہ یُحِبُّھُمْ وَیُحِبُّوْنَہٗ مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں' سے بالخصوص میرے لطیفۂ نفسی میں فیض آرہا ہے۔بواسطہ پیرانِ کبار کے (توقف)

تشریح: تیسرے دائرے ولایت کبریٰ کا دوسرا دائرہ ہے جو کہ پہلے دائرہ اسماء وصفات وشیونات کے دائرے سے فوق ہے اور شیونات کے اصول پر مشتمل ہے۔

اس دائرے میں مراقبۂ محبت کیا جاتا ہے اور اس میں تصور کیا جاتا ہے کہ مقامِ فیض لطیفہ نفسی ہے۔

۲۰۔ نیتِ مراقبۂ محبت دوم

فیض می آید از ذاتِ بیچوں کہ اصل اصل اصل اسماء وصفات است کہ دوست می دارد مرا ومن دوست مے دارم او را بمفہوم ایں آیۂ کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ خاص بلطیفۂ نفسی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف)

ترجمہ: اس ذاتِ بیچوں سے فیض آ رہا ہے کہ اسماء وصفات کی اصل اصل اصل ہے جو کہ اس آیتِ کریمہ کے مطابق یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ (مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں) اور جو کہ ولایتِ کبریٰ کے تیسرے دائرے کا منشاء ہے بواسطہ مشائخ عظام کے (توقف)

تشریح: یہ دائرہ ولایتِ کبریٰ کا تیسرا دائرہ ہے جو کہ اصل اصل اسماء صفات کے اصول پر مشتمل ہے۔ اس دائرے میں بھی مراقبۂ محبت کیا جاتا ہے اور اس میں تصور کیا جاتا ہے کہ بالخصوص میرے لطیفہ نفسی میں فیض آ رہا ہے۔

۲۱۔ نیتِ مراقبہ دائرہ قوسی

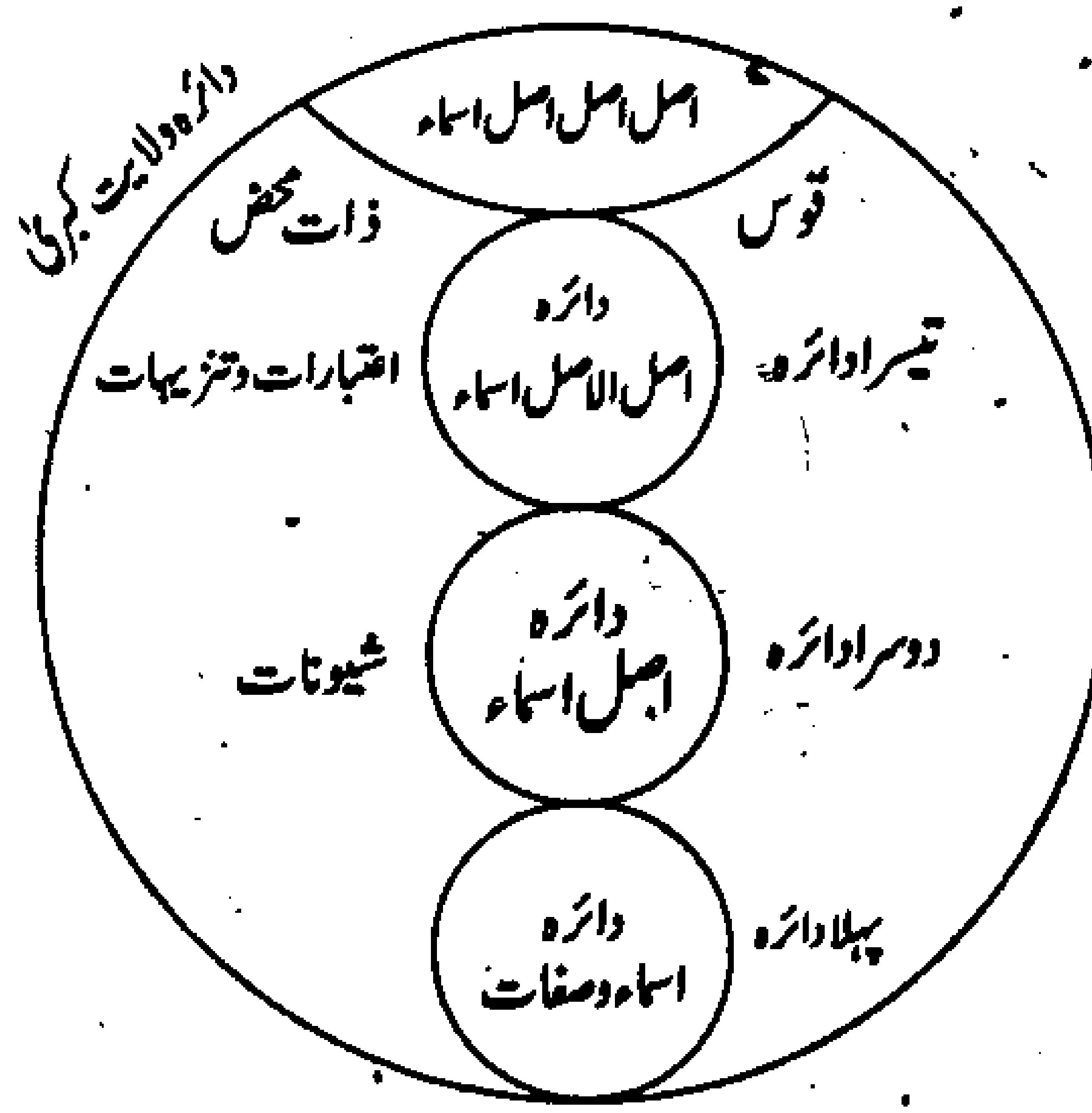
فیض مے آید از ذاتِ بیچوں کہ اصل اصل اصل اسماء وصفات است و دائرہ قوسیست کہ دوست می دارد مرا ومن دوست می دارم او را بمفہوم ایں آیۂ کریمہ:
یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ خاص بلطیفۂ نفسی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف)

ترجمہ: اس ذاتِ حق تعالیٰ بیچوں سے فیض آ رہا ہے جو کہ دائرہ نمبر تین کی اصل ہے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اسے دوست رکھتا ہوں اور ولایتِ کبریٰ کے فیض کے منشاء کی قوس ہے اور خاص میرے لطیفۂ نفسی میں بواسطہ مشائخ عظام فیض آ

رہا ہے۔آیتِ مذکورہ بالا کے بموجب (توقف)

تشریح: ولایتِ کبریٰ کے تینٔ دائروں کے اوپر قوس کا سالک مشاہدہ کرتا ہے جو کہ اسماء وصفات کے دائرہ کی نمبر ۴ یعنی چوتھے درجہ پر اصل ہے۔

عالمِ صغیر کی اصل عالمِ کبیر اس کی اصل ظلال اور ظلال کی اصل اسماء وصفات واجبہ اور ان کی اصل شیونات اور شیونات کی اصل اعتبارات اور ان کی اصل ذات شکل ودوائر ولایتِ کبریٰ۔



پہلے دائرے میں ذاتِ بمع صفات ثمانیہ ثبوتیہ کا مشاہدہ ہوتا ہے اور وہ صفات بھی آپس میں ایک دوسرے سے ممتاز نظر آتی ہیں۔دوسرے میں ذات میں شیونات کا ملاحظہ ہوتا ہے اور شیونات بھی ایک دوسرے سے ممتاز ہوتے ہیں۔تیسرے دائرے میں اعتبارات وتنزیہات کے ساتھ ذات ہوتی ہے جو کہ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں

ہوتے اور قوس میں صفات‘ شیونات‘ اعتبارات‘ میں سے کسی کا ملاحظہ نہیں ہوتا بلکہ محض ذاتِ بحث ہوتی ہے۔

نیز دائرہ میں دو قوس ہوتے ہیں‘ قوس ذاتِ محض‘ قوس صفات یا شیونات یا اعتبارات چونکہ اعتبارات سے فوق کوئی اضافت یا اعتبار نہیں ہوتا۔ اس لیے وہ نصف دائرے کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے اور اسے صرف قوس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

دائرہ محبت اوّل و دوم اور قوس میں تہلیل (نفی و اثبات) اور قرآنِ مجید کی تلاوت زیادہ مفید اور باعث ترقی ہوتی ہے۔ ان میں سالک کو کمال فنا حاصل ہوتا ہے۔ حقیقی اسلام‘ شرح صدر‘ عالم کے وجود کا ظل ہونا اور ذاتِ باری تعالیٰ کے وجود کے تابع ہونا (توحیدِ شہودی) پایا جاتا ہے۔ نیز اخلاق رذیلہ کا فنا ہونا اور اخلاقِ حسنہ سے متخلق ہونا میسر آتا ہے۔ ان تجلیات کے حاصل ہونے سے اسماء وصفات کا ظلال‘ اسمائی وصفاتی تجلیات اور اسم ظاہر کی سیر مکمل ہوتی ہے۔

۲۲۔ نیتِ مراقبۂ اسم ظاہر

فیض می آید از ذات بیچوں کہ مسمی باسم ظاہر است بمفہوم ایں آیۂ کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم‘‘۔ خاص بلطیفۂ نفسی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف)

ترجمہ: ذاتِ حق تعالیٰ بے چوں جو کہ اسم ظاہر کے ساتھ موسوم ہے۔ اس آیتِ کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم‘‘. (وہی اوّل و آخر ظاہر و باطن ہے اور وہی ہر شے کو جاننے والا ہے) سے مشائخ عظام کے وسیلہ سے میرے لطیفہ نفسی پر مخصوص طور پر فیض آرہا ہے۔ (توقف)

تشریح: اگرچہ ولایتِ کبریٰ کے تین دائروں اور قوس سے تزکیۂ نفس حاصل ہو جاتا ہے اور بری عادات' اچھے خصائل میں تبدیل ہو جاتی ہیں لیکن فخر و غرور اور رعونت ابھی باقی ہے۔ ان کو دُور کرنے کے لیے سالک کو اسمِ ظاہر کا مراقبہ ضروری ہے تا کہ سیر آفاقی پایۂ تکمیل تک پہنچ سکے۔

۲۳- نیتِ مراقبۂ اسمِ باطن

فیض می آید از ذاتِ بیچوں کہ مسمّیٰ باسم باطن است کہ منشاء ولایت علیا است کہ ولایت ملاءالاعلیٰ است بمفہوم ایں آیۂ کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ. بعناصر ثلثہ من کہ آب و باد و نار است بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف)

ترجمہ: ذاتِ حق تعالیٰ بے چوں جو کہ اسم باطن سے موسوم ہے کہ ولایت علیا کی منشا ہے۔ اس آیتِ کریمہ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ. سے بزرگانِ دین کے توسل سے میرے تین عناصر (پانی' آگ اور ہوا) میں فیض آ رہا ہے۔

تشریح: اسماء وصفات میں دو اعتبار ہیں۔ ایک ان کے وجود بذاتِ خود کی جہت اسے ظہور کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے اسم ظاہر کا اطلاق صادق آتا ہے دوسرے ذاتِ حق تعالیٰ کے ساتھ ان کے قیام کی جہت جسے بطون کہتے ہیں اور اس لحاظ سے اسم الباطن کا اطلاق صادق آتا ہے۔ پس اسماء وصفات ظہور کے اعتبار سے انبیاء علیہم السلام کے مربی اور مبادیٔ تعین ہیں۔ اس مقام تک وصول ولایتِ کبریٰ یا ولایت انبیاء کہلاتا ہے جیسا کہ مرتبہ ظلال تک ولایتِ صغریٰ یا ولایت اولیاء کہلاتا ہے اور یہی

اسماء صفات بطون کے اعتبار سے ملائکہ وفرشتوں کے مربی اور مبادیٔ تعینات ہیں۔
اس مقام تک وصول ولایتِ علیا اور ولایتِ ملاء اعلیٰ کہلاتا ہے اگرچہ فرشتوں کی ولایت انبیاء علیہم السلام کی ولایت سے اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب واقرب ہے مگر فرشتوں کو اس مقام سے ترقی نہیں ہوتی بلکہ ایک ہی مقام تک محدود رہتے ہیں۔ وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَعْلُوْمٌ" جبکہ انبیاء علیہم السلام کو ترقیات ہیں۔ فرشتوں کے مقابلہ میں بھی اور اس سے اوپر بھی جو کمالات ثلثہ ہیں' اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام فرشتوں سے افضل ہیں۔ جیسا کہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے۔
خلاصہ یہ ہے کہ اسمِ ظاہر کی سیر ولایتِ کبریٰ اور اسم الباطن کی سیر ولایتِ علیا ہے اور یہ مقامات کا چوتھا دائرہ ہے۔ اس کے اندر نوافل خصوصاً طویل قرأت کے ساتھ زیادہ مفید اور ترقی کا باعث ہیں اور یہاں رخصت پر عمل اچھا نہیں بلکہ عزیمت (اصل حکم) پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ رخصت پر عمل انسان کو بشریت کی طرف کھینچتا ہے اور عزیمت پر عمل مَلَکِیَتْ کے ساتھ مناسبت زیادہ ہوگی۔ اسی قدر اس ولایت میں ترقی جلد حاصل ہوگی۔ اربابِ کشف کو اس مقام پر فرشتوں کے دیدار کا شرف بھی حاصل ہو جاتا ہے اور ان کے پُر اسرار باطنہ منکشف ہوتے ہیں۔

۲۴۔ نیتِ مراقبۂ کمالات نبوت

فیض می آید از ذاتِ بیچون کہ منشاء کمالات نبوت است بہ عنصر خاک من بواسطۂ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف)

ترجمہ: بے چوں ذاتِ حق تعالیٰ جو کہ کمالاتِ نبوت کی منشا ہے' سے میرے عنصر خاک میں فیض آ رہا ہے۔ بواسطہ مشائخ عظام علیہم الرضوان۔ (توقف)

تشریح: اسمِ باطن کی سیر کے بعد اگر فضلِ الٰہی شامل ہوتو کمالاتِ نبوت یعنی تجلی ذاتی دائمی بے پردہ اسماء وصفات میں سیر شروع ہو جاتی ہے اور مقامات کا یہ پانچواں دائرہ ہے۔ اس کے آگے تین درجات ہیں۔ پہلا درجہ کمالاتِ نبوت کا ہے اس مقام میں ذاتِ باری تعالیٰ کا مشاہدہ بغیر صفات کے ہوتا ہے کیونکہ صفات کا زائد وجود ہے ذات سے لہٰذا صفات سے ذات کا الگ ہونا ممکن ہے اگر چہ حقیقت میں الگ نہیں ہوتی' عارف بمطابق المرء مع من احب (آدمی اسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے اسے محبت ہے) کی محبت ذاتِ باری تعالیٰ سے ہے۔ لہٰذا وہ اسی ذاتِ حق کے ساتھ رہنا پسند کرتا ہے۔ گزشتہ ولایات ثلثہ اور تجلیات صفات وشیونات واعتبارات اس مقام میں ظل کی مانند ہیں اور ذاتِ حق تعالیٰ ان سے وراء الوراء ہے۔ نیز اس دائرہ میں عارف پر حروفِ مقطعات اور متشبہات کے اسرار و رموز منکشف ہوتے ہیں اور اب عروج کے بعد نزول شروع ہو جاتا ہے اگر نزول تام نہ ہو تو کمالاتِ نبوت سے متصف نہیں ہو سکتا ہے کیونکہ ابھی وہ اہلِ تمکین میں شامل نہیں ہوا اور ابھی تک مشاہدہ ظلال سے آگے تجاوز نہیں کر سکا اور اس کا مشہودی ایمان' ایمان بالغیب میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ پوری تشریح انشاء اللہ کتاب التصوف میں آئے گی۔ نیز اس مقام پر کثرتِ تلاوتِ قرآن ترقی کا باعث ہوتی ہے' خصوصاً نماز میں۔

۲۵۔ نیتِ مراقبہ کمالاتِ رسالت

فیض می آید از ذاتِ بیچوں کہ منشاء کمالاتِ رسالت است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف)

ترجمہ: ذاتِ بیچوں حق تعالیٰ کہ کمالاتِ رسالت کی منشاء ہے' سے میری ہیئت

وحدانی میں فیض مشائخ عظام کے توسل سے آ رہا ہے۔(توقف)

۲۶-نیتِ مراقبہ کمالاتِ انبیاء اولوالعزم

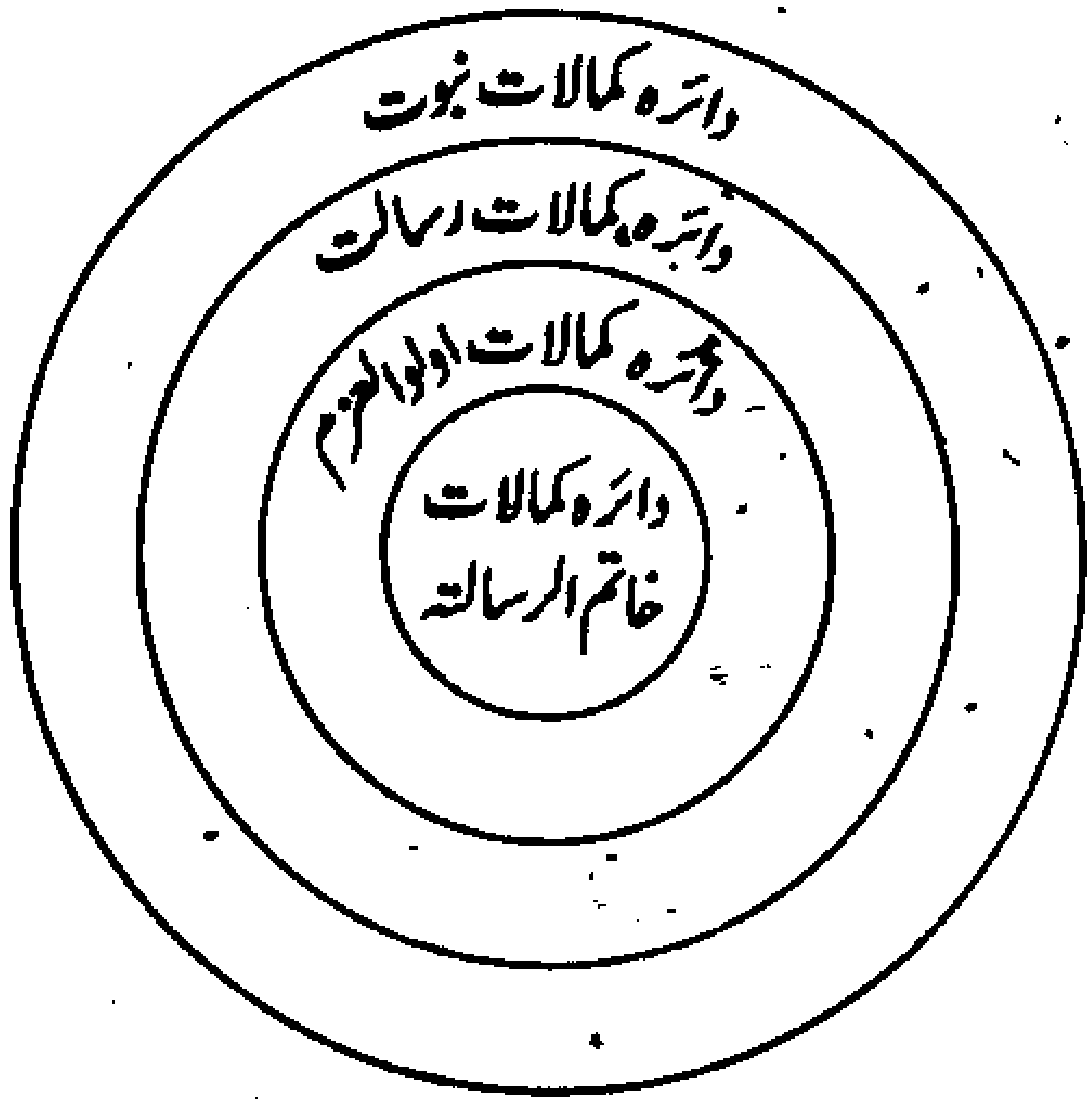
فیض می آید از ذاتِ بیچوں کہ منشاء کمالات انبیاء اولوالعزم است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف)

ترجمہ: بے چوں حق تعالیٰ کی ذات جو کہ اولوالعزم انبیاء کے کمالات کی منشاء ہے' سے مشائخ عظام کے توسل سے میری ہیئت وحدانی میں فیض آ رہا ہے۔

یہ مقام اولوالعزم انبیاء سے مخصوص ہے۔تجلی ذاتی دائمی کا تیسرا درجہ ہے اور اولوالعزم انبیاء علیہم السلام صرف چھ ہیں۔سیدنا وسندنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم' سیدنا ابراہیم خلیل اللہ' سیدنا نوح' سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰ اور ابوالبشر آدم علیٰ نبینا و علیہم السلام یہ بھی درجات میں مختلف ہے۔سب سے بلند درجہ ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔آپ کے بعد جس کا زمانہ جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوگا وہ اتنا ہی بلند درجہ ہوگا لہٰذا آپ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلند درجہ پر فائز ہیں ان کے بعد حضرت موسیٰ پھر حضرت ابراہیم پھر نوح علیہ السلام پھر آدم علیہم السلام انبیاء میں سے بلند مقام پر فائز ہیں اور یہی حکمت ہے لطیفہ خفی زیر عیسیٰ سری کے زیر قدم موسیٰ علیہ السلام روحی کے زیر قدم ابراہیم ونوح علیہ السلام کے اور قلبی کا زیر قدم حضرت آدم علیہم السلام کے ہے اور سب سے ارفع لطیفہ ہے اخفی وہ سب سے فائق نبی خاتم الانبیاء علیہم السلام کے زیر قدم ہے۔ان کا عزم خواہ اللہ سے ماموریا نہ ہو مطلقاً اللہ تعالیٰ کی رضا سے واقع ہوتا ہے۔یہ کمالاتِ رسالت کا نقطہ اخیرہ ہے جو صرف اولوالعزم رسل علیہم السلام کو حقیقت میں حاصل ہے اور ان کے توسل و

تبعیت ووراثت سے کاملین اولیاء کو بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

یہ کمالات بھی دائرہ کی شکل میں رونما ہوتے ہیں۔ دائرہ کمالاتِ نبوت کے اندر کمالاتِ رسالت کا دائرہ اور اس کے مرکز میں کمالات اولوالعزم کا دائرہ اور اس دائرے کے مرکز میں خاتم الرسالت کا دائرہ۔



صاحبِ کمالات خاتم الرسالت ولایت وکمالات وحقائق واسرار ومعارف کا ختم کرنے والا یعنی خاتم ہے۔

دائرہ قیومیت:

ان کمالات کے حصول کے بعد قیومیت کا دائرہ مشہود ہوتا ہے۔ اگرچہ یہ دائرہ اولوالعزم سے مترشح ہے۔

---

۱ ازیں مراقبہ الی آخر مراقبات حضور در لطیفہ اخفا۔ اخفاء بیا شد کہ ایں سخن را غیر مرۃ از جناب ایشاں شنیدہ ام۔۱۲ منہ

لیکن اس کے ارفع واعلیٰ بالشان ہونے کی وجہ سے علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔ کمالاتِ اولوالعزم دائرہ کے بعد قیومیت وخلافت کا دائرہ مشہود ہوتا ہے۔

دائرہ قیومیت

چونکہ اس مقام میں کمال درجہ نزول تام ہوتا ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مکمل ترین نائب ہوتا ہے۔ عام انسان میں اس طرح نظر آتا ہے کہ جیسا کہ وہ عام انسان ہو۔ لہٰذا اس مقام کے عارف کی پہچان دوسروں سے زیادہ مشکل ہوتی ہے۔ اسی لیے مخالفت بھی سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ البتہ اس کی توجہ نہایت قوی التاثیر ہوتی ہے۔

اور عصر حاضر کے قیوم میرے مرشد کامل واکمل شیخ المشائخ حضرت سیدی سیف الرحمٰن انوندزادہ پیرارچی خراسانی آف مرشد آباد (خیبر ایجنسی باڑہ پشاور' پاکستان) ہیں۔

مذکورہ بالا تمام کمالات وفیوضات جو اب تک عارف حاصل کر چکا ہے' کمالاتِ قیومیت کے سامنے مانند ظل وشبح ومثال کے ہیں اور یہ منصب تمام مقاماتِ مذکورہ سے ارفع واعلیٰ ہے۔

کمالاتِ ثلاثہ کے بعد سلوک کے دو راستے ہیں۔ ایک بجانب حقائقِ الٰہیہ دوسرا بجانب حقائق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مرشد جس طرف چاہے کہ طالب کو چلائے چونکہ سب سے قبل ان حقائق کو بیان فرمانے والے امام ربانی عارف حقانی سیدنا مجدد

الف ثانی قدست اسرارہ ہیں اور آپ نے حقائق الٰہیہ کا پہلے ذکر فرمایا ہے۔ اسی لیے میرے مرشد گرامی مجددِ عصر ھذا قیوم زماں حضرت مبارک صاحب قدست اسرارہ بھی حقائق الٰہیہ کے مراقبات پہلے ہی کراتے ہیں۔

۲۷۔ نیتِ مراقبہ حقیقت کعبہ ربانی

فیض می آید ذات بیچون کہ مسجود جمیع ممکنات است ومنشاء حقیقت کعبہ ربانی است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف)

ترجمہ: بے چوں و بے مثل ذات تعالیٰ جو کہ تمام ممکنات کی مسجود اور حقیقت کعبہ ربانی کی منشاء ہے سے بوسیلہ مشائخ عظام علیہم الرضوان میری ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے۔ (توقف روز)

تشریح: حقیقت کعبہ سے مراد سرِ اوقات عظمتِ کبریا یا نورِ صرف ہے جو تمام کا مسجود اور تمام تعینات کا اصل ہے۔ سرِ اوقاتِ عظمت و کبریا میں اضافت بیانیہ یعنی عظمت و کبریا جو ذاتِ پاک کے سراوقات ہے (سر پردے) حدیث قدسی میں ہے۔ **اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِی وَالْعَظَمَۃُ اِزَادِی فَمَنْ نَازَعَنِی فِیْھِمَا اَحْطّٰہٗ فِی نَارِی** (کبریائی میری ردا (چادر) اور عظمت میری ازار (تہ بند) ہے۔ پس جو شخص ان دونوں میں میرے ساتھ منازعت کرے میں اسے آگ میں پھینک دوں گا) جس طرح چادر اور تہ بند انسان کے بدن کو چھپاتے ہیں اسی طرح صفتِ عظمت و کبریاء اللہ تعالیٰ کی حقیقت وادراکِ بصر سے مانع ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے۔ **لاتدرکہ الابصار** آنکھ اس کا ادراک نہیں کرسکتی۔ نورِ صرف کا حال نورِ آفتاب کے انتشار کا سا ہے جو اس کے قرب کا حاجب ہے نور عین قرص سے منتشر ہو کر اس کا

حجاب بن جاتا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے۔ حجابه النور بلکہ حقیقت کعبہ ذاتِ الٰہی ہے۔ بحیثیتِ مسجودیت و معبودیت اور مرتبہ احدیت ہے اور صور علمیہ جو کہ ذاتِ باری کا مرتبہ واحدیت ہے اس سے بھی فوق ہے۔ حضرت وجود سے بھی فوق ہے کیونکہ حضرت امام ربانی قدس اسرارہ کے قدیم قول کے مطابق وجود تعینِ جبی حقیقت محمدیہ اور حقیقتِ کعبہ اس تعینِ جبی سے بھی فوق ہے۔ اسی بناء پر حضرت امام ربانی مذکور ارشاد فرماتے ہیں کہ صورت کعبہ صورت محمدیہ اور حقیقت کعبہ حقیقتِ لمحمدیہ سے فوق ہے کیونکہ صورت کعبہ صورت محمدیہ اور حقیقت کعبہ حقیقت محمدیہ کی مسجود ہے اور چونکہ حقیقت محمدیہ مراتب تعینات سے مترشح ہوتی ہے۔ یہ حقیقت کعبہ مراتب تعینات سے فوق ہے۔

اس مقام پر سالک کو ذاتِ پاک کی عظمت و کبریائی نظر آتی ہے اور دریائے ہیبت وجلال میں مستغرق ہو جاتا ہے جب لاکھوں میں سے ایک عارف کو اس مرتبہ میں فنا و بقاء حاصل ہوتی ہے تو وہ ممکنات کی توجہ اپنی طرف پاتا ہے۔

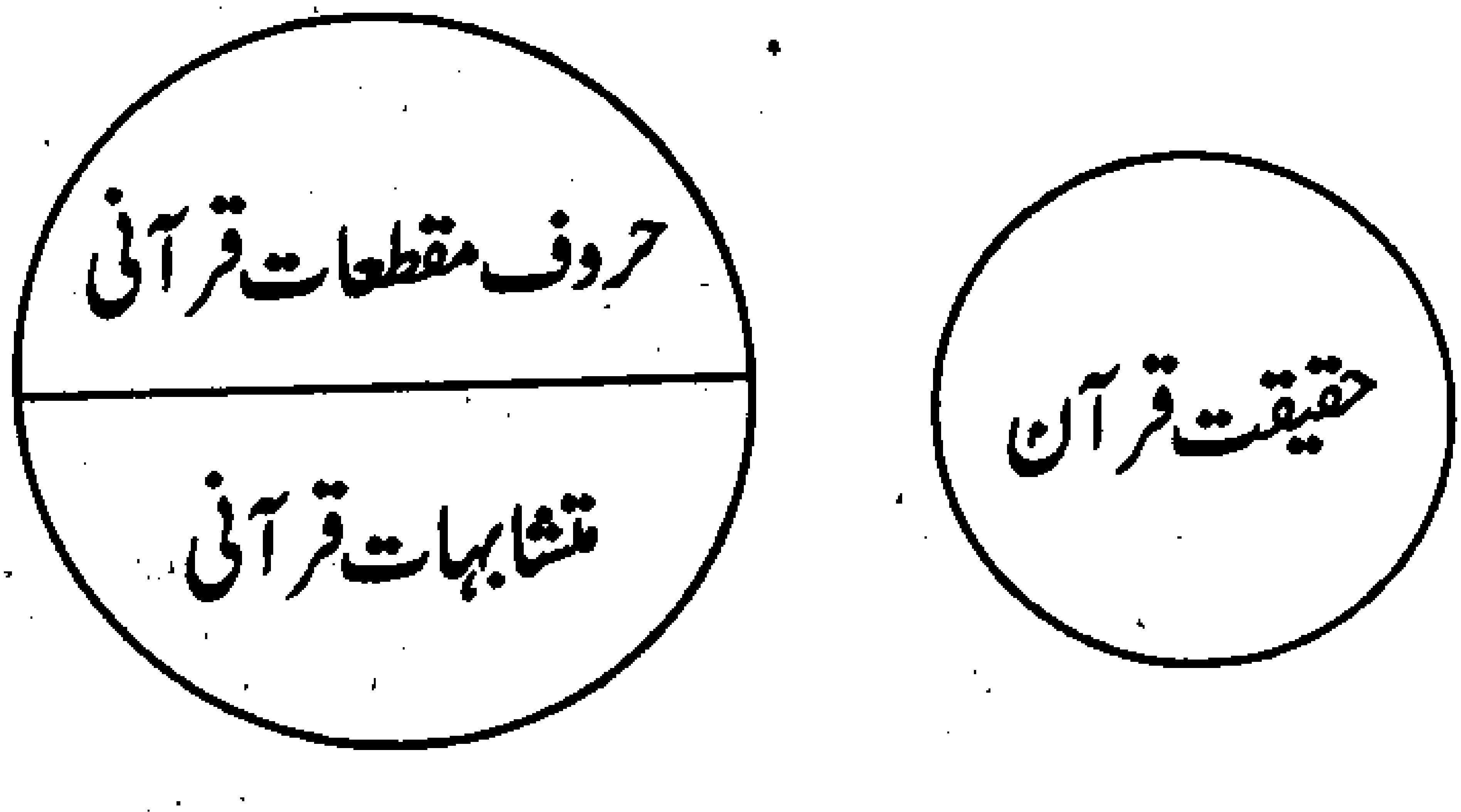
۲۸۔ نیتِ مراقبہ حقیقت قرآن مجید

فیض می آید از وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشاء حقیقت قرآن مجید است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: ذات بے چوں حق تعالیٰ جو کہ حقیقت قرآن مجید ہے کی وسعت سے بواسطہ مشائخ عظام میری ہیئت وحدانی میں فیض آ رہا ہے۔

تشریح: حقائق الٰہیہ میں سے دوسرا دائرہ حقیقت قرآن ہے۔ حقیقت قرآن سے مبدء وسعتِ بے چوں ذاتِ باری تعالیٰ مراد ہے اور یہ حقیقت کعبہ ربانی سے

فوق ہے۔ حقیقت کعبہ کوتو نور صرف یا نور محض سے تعبیر کیا جا سکتا تھا مگر حقیقت قرآن پر نور کے اطلاق کی بھی گنجائش نہیں۔ اسی طرح سہ گانہ ولایت اور کمالاتِ نبوت سے بھی برتر ہے۔ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضرت حق تعالیٰ ازل تا ابد واحد بسیط کلام کے ساتھ متکلم ہے۔ امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ کلامِ الٰہی کے واحد بسیط ہونے کے باوجود تفصیل موجود ہے۔ انشاء (اوامر و نواہی) اور اخبار کا نور جدا جدا ہے کیونکہ عین اجمال میں وسعت و تفصیل کا پایا جانا صفات و وسعت کمال سے ہے۔ اس مرتبہ کی اجمال و تفصیل فہم و عقل انسان سے بالاتر ہے۔ اس مقام پر عارف کامل پر قرآن مجید کے مقطعات اور متشابہات منکشف ہو جاتے ہیں۔ قرآنی مقطعات جو کہ محبوب و محب کے درمیان بلاواسطہ اسرار ہیں۔ اوپر والا نصف دائرہ ہیں اور متشابہات جو کہ محبوب و محبّ کے درمیان بالواسطہ رموز ہیں، وہ نچلا نصف دائرہ ہیں۔



نیز قرآن مجید کا ایک ایک حرف ایک دریا نظر آتا ہے۔ جو کعبہ مقصود تک پہنچانے والا ہے۔ تلاوتِ قرآن مجید میں نہایت درجہ کی حلاوت محسوس ہوتی ہے اور احکم الحاکمین سے رازونیاز کی باتیں کرتا ہے۔ بسا اوقات تمام بدن ہی زبان بن جاتا ہے۔

۲۹۔ نیتِ مراقبہ حقیقت صلوٰۃ

فیض می آید از کمال وسعت بیچون حضرت ذات کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف)

ترجمہ: ذاتِ حق تعالیٰ کے وسعت کمال سے جو کہ منشاء حقیقت صلوٰۃ ہے بوسیلہ مشائخ عظام میرے ہیئت وحدانی میں فیض آرہا ہے۔ (توقف روز)

تشریح: حقیقت صلوٰۃ سے مراد کمال وسعت بیچوں ذات پاک حق تعالیٰ ہے۔ حقیقت کعبہ اور حقیقت قرآن اس کے جزء نظر آتے ہیں اور حقیقت صلوٰۃ سب کمالات کی جامع ہے۔ شب معراج میں جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **قف یا محمد فَاِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّیْ** تو ممکن ہے کہ اسی حقیقت صلوٰۃ کی طرف اشارہ ہو مضمونِ حدیث **اَنْ تَعْبُدَاللہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ** اس جگہ پر بوجہ کمال ظاہر ہوتا ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی حالت کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے فرمایا۔ **اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤمِن** نیز فرمایا **اَقْرَبُ مَایَکُوْنَ العبدُ من الربِ فِی الصَّلٰوۃ** نیز **قرۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃ** اور **اَرِحْنِیْ یَا بِلَالُ** اور جو کمالات ومشاہدات نماز کے باہر مشہور ہوتے ہیں وہ نماز کے اندر والے کمالات کے مقابل ظلال کی مانند ہیں اور جو حقیقتِ صلوٰۃ سے واقف ہے وہ نماز کے دوران ظاہر سے مطلقاً تعلق ختم کر کے عالمِ غیب سے ملحق ہو جاتا ہے جس کی کیفیت معلوم نہیں ہوسکتی۔ یہ تمام کمالات اور حقائق اس

وقت منکشف ہوتے ہیں کہ جبکہ کتب فقہ کے مطابق نماز کے فرائض' شرائط' واجبات' سنن و مستحبات کا لحاظ رکھا جائے۔ اسی لیے فرمایا: اِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخَاشِعِيْنَ.

۳۰۔ نیتِ مراقبہ معبودیت صرفہ

فیض می آید از ذاتِ بیچون کہ منشاء معبودیت صرفہ است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم

ترجمہ: حضرت ذاتِ حق تعالیٰ بے چوں کہ جو منشاء معبودیت صرف ہے' سے مشائخ عظام کے وسیلہ جلیلہ سے میری ہیئت وحدانی میں فیض آ رہا ہے۔ (توقف روز)

تشریح: یہ مقام مرتبہ صلوٰۃ سے فوق ہے کیونکہ اس کے اوپر محض مرتبہ وجوب ہے۔ حضرت تقدس و تعالیٰ کے مرتبہ تجرد و تنزیہہ کے واسطے سے صادر ہے۔ عارفین کاملین کی سیر قدمی کی نہایت حقیقت صلوٰۃ کی نہایت تک ہے اس کے اوپر معبودیت صرف ہے۔ اس دولت میں کسی کو کسی طرح بھی شرکت کی اجازت نہیں تاکہ اوپر کوئی قدم رکھے یہاں تک تو عبادت و عابدیت کی آمیزش تھی' نظر کی طرح قدم کی بھی گنجائش ہے اور جب معاملہ معبودیت محضہ تک پہنچتا ہے تو قدم کوتاہی کرتا ہے اور اس کی سیر ختم ہو جاتی ہے لیکن بحمدہٖ تعالیٰ وہاں سیر نظری کی ممانعت نہیں اور عارف کی استعداد کے مطابق نظر کی اجازت ہے اور یہاں کلمہ طیبہ کی حقیقت بالکل عیاں ہو جاتی ہے۔ غیر مستحقہ آلہہ کی عبادت کی اس جگہ نفی متصور ہوتی ہے اور معبود حقیقی کا اثبات کہ جس کے سوا کوئی عبادت کے مستحق نہیں' اس مقام میں حاصل ہوتا ہے۔

عابدیت و معبودیت میں فرق بالکل واضح ہو جاتا ہے۔ مبتدی و متوسط کے حال کے مناسب لاموجود اور لامطلوب الا اللہ ہے۔ اس سے فوق لامقصود الا اللہ ہے' سب سے فوق لامعبود الا اللہ ہے۔ اس مقام کے مناسب ہے۔ یہ بھی یاد رکھیے کہ اس مقام میں ترقی اور نظر میں تیزی عبادت کے واسطہ سے وابستہ ہے۔ دوسری عبادتیں شاید اس کی تکمیل میں مدد کریں (خلاصہ مکتوب نمبر ۷۷ دفتر سوم) تفصیل شرح مراقبات میں آئے گی۔ انشاء اللہ العزیز

۳۱۔ نیتِ مراقبہ حقیقت ابراہیمی علیہ السلام

فیض می آید از حضرت ذات بے چوں کہ محبّ صفات خود است و منشاء حقیقت ابراہیمی علیہ السلام است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف روز)

ترجمہ: حضرت بے چوں ذاتِ حق تعالیٰ جو کہ اپنی صفات کی محب اور منشاء حقیقت ابراہیمی علیہ السلام ہے' سے مشائخ عظام کے توسل سے میری ہیئت وحدانی میں فیض آ رہا ہے۔ (توقف)

تشریح: اس مقام پر سالک کو اللہ تعالیٰ کی ذات سے ایک خاص قسم کا انس پیدا ہو جاتا ہے اور تمام مخلوق سے اس قدر بے توجہی و بے التفاتی ہو جاتی ہے کہ کسی توسط و توسل پر راضی نہیں ہوتا گویا حضرت ابراہیم علیٰ نبینا و علیہ السلام نے آتش نمرود میں جو جواب حضرت جبریل علیہ السلام کو دیا تھا (اما الیک فلا) یعنی مجھے تیری کوئی حاجت نہیں' اس کا مصداق بن جاتا ہے اور یہاں درودِ ابراہیمؑ کا پڑھنا زیادہ مفید اور باعثِ ترقی ہے۔

۳۲۔ نیتِ مراقبہ حقیقت موسوی

فیض می آید از حضرت ذاتِ بیچوں کہ محبّ ذات خود است و منشاء حقیقت موسوی است بہ ہیئت وحدانی من بواسطہ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف روز)

ترجمہ: اس ذات بے چوں حق تعالیٰ سے جو کہ اپنی ذات کی محبّ اور حقیقت موسوی کی منشاء ہے سے میری ہیئت وحدانی میں بوسیلہ مشائخ عظام فیض پہنچ رہا ہے۔ (توقف روز)

تشریح: اس مقام میں محبت ذاتیہ ہے۔ اس کے باوجود شانِ استغنائی اور بے نیازی بھی ظاہر ہوتی ہے۔ یہی راز ہے کہ بعض مواقع پر حضرت کلیم اللہ علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے بظاہر خلافِ ادب کلمات سرزد ہوئے۔ جیسا کہ قرآن مجید ہے۔ اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا اِنْ هِيَ اِلَّا فِتْنَتُکَ (کیا ہمیں ہمارے بے وقوفوں کے اعمال کی وجہ سے ہلاک کرتا ہے۔ یہ محض تیری آزمائش ہے) اور نیز یہ مقام، مقام شوق بھی ہے جیسا کہ فرمایا۔ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ (اے میرے رب میں تیری زیارت کرنا چاہتا ہوں تو اپنی زیارت کرادے)

اس مقام کے عارف کو یہ درود شریف تقریباً تین ہزار کے قریب روزانہ پڑھنا مستحسن اور بہتر ہے لازمی نہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ خُصُوْصًا عَلٰی کَلِیْمِکَ سَیِّدِنَا مُوْسٰی۔

۳۳۔ نیتِ مراقبہ حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

فیض می آید از حضرت ذاتِ بیچوں کہ محبّ ذات خود است و محبوب ذات خود است و

منشاء حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم یسہت بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف روز)

ترجمہ: بے چوں ذاتِ حق تعالیٰ جو کہ اپنی ذات کی محب اور محبوب بھی ہے اور منشاء حقیقت محمدیہ ہے' سے بوسیلہ مشائخ عظام میری ہیئت وحدانی پر فیض آ رہا ہے۔

تشریح: یہ حقائق کی اصل اور حقیقت الحقائق ہے اور دیگر حقائق خواہ انبیاء علیہم السلام کی ہوں یا ملائکہ کی اس حقیقت الحقائق کے سامنے ظلال کی مانند ہے۔ اسی لیے آپ کی شان میں فرمایا:

لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ وَلَمَا اَظْهَرْتُ الرَّبُوْبِیَّة.

اسی بناء پر خود حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ اور اس کے اوپر کوئی حقیقت نہیں کیونکہ تعین اوّل کے دائرہ کا یہ مرکز ہے۔ سب سے افضل اولیاء محمدی المشرب کے سلوک کی یہ انتہا ہے اور اس سے ترقی جائز نہیں کیونکہ اس سے اوپر قدم رکھنا دائرہ امکان سے نکل کر وجوب میں قدم رکھنے کے مترادف ہے جو کہ شرعاً اور عقلاً محال ہے۔

میاں فقیر اللہ جلال آبادی فرماتے ہیں کہ قطب الاقطاب مجدد الف ثانی قدس اسرارہ کو تعین اوّل تعین حبی سے فوق جو عروجات نصیب ہوئے' وہ مرض موت میں اس رات حاصل ہوئے جس شب کو آپ نے رحلت فرمائی' اس کی پوری تفصیل انشاء اللہ شرح مراقبات میں بیان کروں گا۔

اور اس مقام پر سالک کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے خاص محبت پیدا ہو جاتی ہے اور ہر امر میں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اتباع اچھا معلوم ہوتا

ہے۔امام الطریقہ امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے قول مبارک (خدارا ازاں
مے پرستم کہ او رب محمد است) کے معنی اس جگہ ظاہر ہوتے ہیں یہاں یہ درود پڑھنا
نہایت مفید ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَفْضَل
صَلٰوٰاتِکَ بِعَدَدِ مَعْلُوْمَاتِکَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

۳۴۔ نیتِ مراقبۂ حقیقتِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم

فیض می آید از ذاتِ بیچوں کہ محبوب ذات خود است و منشاء حقیقت احمدیہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایست بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف روز)

ترجمہ: فیض آ رہا ہے میری ہیئت وحدانی پر اس ذات پاک سے جو اپنی محبوب
آپ ہے اور جو منشاء حقیقت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

تشریح: یہ مقام محبوبیت محضہ ہے لیکن اس کا تعلق روحی ہے اور اس کو دائرہ
محبوبیت صرفہ بھی کہا جاتا ہے یہاں بھی درود شریف مفید ہے جو حقیقت محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم میں مذکور ہوا۔

۳۵۔ نیتِ مراقبۂ حب صرف

فیض می آید از ذات بیچوں کہ منشاء حب صرف است بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ
پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف روز)

ترجمہ: فیض آ رہا ہے میری ہیئت وحدانی پر اس ذات پاک بیچوں سے جو منشاء
حب صرفہ ہے بواسطہ مشائخ عظام۔

تشریح: اس مقام پر نسبت کا کمال علو اور باطن کی بے رنگی ظاہر ہوتی ہے کیونکہ یہ

مرتبہ اطلاق و لاتعین کے بہت قریب ہے۔ یہ مقام ہمارے پیارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خاص مقامات سے ہے۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام کے حقائق کا یہاں نشان تک نہیں ملتا کیونکہ یہی تعین حبی اور حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کا اوپر بیان ہوا۔

۳۶۔ نیتِ مراقبہ لاتعین

فیض می آید از ذات مطلق بیچوں کہ موجود است بوجود خارجی و منزہ است از جمیع تعینات بہ ہیئت وحدانی من بواسطۂ پیرانِ کبار رحمۃ اللہ علیہم (توقف روز)

ترجمہ: فیض آرہا ہے میری ہیئت وحدانی پر اس ذات پاک سے جو تعینات سے مبرا ہے بواسطہ مشائخ عظام کے۔

تشریح: یہاں سیر قدمی کی گنجائش نہیں اگر کسی پر فضلِ الٰہی ہو جائے تو صرف سیر نظری ہوگی۔ یہ مقام بھی حضور سرورِ انبیاء علیہم السلام کے خصائص سے ہے۔ لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْت" لَایَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَک" مُقَرَّب" وَلَا نَبِیّ" مُرْسَل" اسی مقام کی طرف اشارہ ہے۔ حضور علیہ السلام کے طفیل سے آپ کے بعض اُمتیوں کو بھی اس خوانِ نعمت سے اُلش عطا ہوا ہے۔

اگر بادشاہ بر در پیر زن
بیاید تو اے خواجہ سبلت مکن

اس سے حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت نمایاں ہو جاتی ہے کہ آپ کے نمک خوار اور اُلش خوار بھی اس دولت سے مشرف ہوتے ہیں۔

خلاصہ: مراقبات کے ضمن میں تین ولایتیں، تین کمالات اور سات حقائق مذکور ہیں۔

ان کے علاوہ کچھ مقامات کا ذکر ہوا ہے۔ یہ تمام گویا دریا میں سے قطرے کا ذکر ان اوراق میں کیا گیا ہے۔ اس معزز خاندان کے تمام متوسلین کو حاصل نہیں ہوتے بعض ولایت قلبی بلکہ دائرہ امکان تک رہ جاتے ہیں۔ بعض کو ولایتِ کبریٰ اور بعض کو ولایت علیا حاصل ہوتی ہے اور بہت کم کو کمالاتِ ثلثہ حاصل ہوتے ہیں اور خال خال حقائق سبعہ وغیرہ سے فائز ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسباق سلسلۂ چشتیہ ہاشمیہ سیفیہ

خواجۂ خواجگان کامل العصر و مکمل الدہر اخند زادہ سیف الرحمٰن صاحب مبارک دامت برکاتہم العالیہ سلسلہ نقشبندیہ کی تکمیل کے بعد سلسلۂ چشتیہ کے اسباق کی تعلیم دیتے ہیں۔
آپ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ تعلیم سلسلہ چشتیہ صابریہ درج ذیل ہے:

پہلا سبق:

آپ رحمۃ اللہ علیہ سلسلۂ چشتیہ کا پہلا ذکر ''ھو'' دیتے ہیں۔
طریقۂ ذکر: ''ھو'' لطیفۂ روحی سے تصور کے ساتھ لطیفۂ قلب پر اور پھر قلب سے سر' سر سے خفی' خفی سے اخفیٰ۔ اس طرح تمام لطائف سے ہوتے ہوئے دوبارہ لطیفہ روحی پر ضرب لگانا چاہیے اور زبان سے بھی کہنا چاہیے کلمہ ''ھو'' کو تلوار جیسا فرض کرنا چاہیے اور ماسوا اللہ کو باطن سے نکال دینا چاہیے۔ چرخ کی طرح لطائف میں گردش کرنا چاہیے۔ عروج کے لیے لاتعین تک ایک بلا کیف مینار تصور کر کے اس کے باہر کی طرف اس پر سیڑھی کا تصور کرتے ہوئے عروج کیا جاتا ہے۔ پہلی دفعہ شروع کرنے پر ''ھو جل جلالہ'' اور سو دفعہ پورا ہونے پر بھی جل جلالہ کہنا ہے۔

دوسرا سبق:

چشتیہ مبارکہ کا دوسرا ذکر ''اللہ ھو'' ہے' اس کو اس طرح پڑھنا چاہیے کہ دونوں الفاظ یعنی اللہ کو الگ کریں۔ نیز اللہ کے آخر میں ''ھا'' ہے' اس کی بھی آواز آئے اور لفظ ''ھو''

الگ کر کے ظاہر کریں کیونکہ یہ دونوں الگ الگ نام ہیں۔ ان کو ایک نام بنا کر پڑھنا یعنی "اللہ" یا "الاھو" پڑھنا درست نہیں۔

طریقۂ ذکر: اللہ کا تصور قلب پر ضرب اور ھو کا تصور روح پر ضرب لگائیں اور زبان سے (اسم ذات) بھی کہنا ہے۔ ہر لفظ کو دوسرے سے جدا کر کے پڑھنا چاہیے اور لاتعین تک ایک مینار تصور کر کے اس کے اندر گول گردش کے ساتھ لاتعین تک عروج کرنا ہے۔ پہلی دفعہ جل جلالہ سو مرتبہ پورا ہونے پر بھی جل جلالہ کہنا ہے۔

تیسرا سبق:

تیسرا ذکر "ھواللہ" ہے "ھو" کا تصور روح پر "اللہ" کا تصور قلب پر۔ زبان سے بھی ادا کرنا چاہیے۔ پہلی دفعہ اور سو مرتبہ پڑھنے کے بعد جل جلالہ کہنا ہے۔

چوتھا سبق:

طریقہ چشتیہ کا چوتھا ذکر مبارک اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَقُّ لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوَ ہے اس کا طریقۂ ذکر اس طرح ہے کہ اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ قلب پر اور "اَلْحق" کا تصور اخفیٰ پر "لَیْسَ الْھَادِیْ اخفی" سے دوبارہ قلب اور "ھو" کا تصور روح پر کرائے ساتھ ہی ساتھ زبان سے بھی کہنا ہے۔

یہ ذکر انتہائی عجز و انکساری کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ یہ نزولی سبق کہلاتا ہے۔

طریقۂ چشتیہ کے اسباق ختم ہوئے۔ چشتیہ مبارکہ میں عدد کی مراعات نہیں ہے بلکہ نقشبندیہ کی طرح دائمی ذکر کیا جاتا ہے۔ مراقبات: حضرت مبارک صاحب فرماتے ہیں، نقشبندیہ کے مراقبات ہی چشتیہ کے لیے کافی ہیں۔

اسباق طریقہ قادریہ وسہروردیہ ہاشمیہ سیفیہ

قیومِ زماں مجدد وقت حضرت اخوندزادہ سیف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم مرید کو سلسلۂ چشتیہ کی تکمیل کے بعد سلسلہ قادریہ مبارکہ کے اسباق کی تعلیم دیتے ہیں جس کے اسباق کی ترتیب اور طریقہ ذکر درج ذیل ہے۔

مشائخ سلسلہ قادریہ سیفیہ مریدین کو استغفار کا حکم دیتے ہیں۔ اس کا بہتر وقت صبح صادق سے قبل نمازِ تہجد کے بعد ہے اگر اس وقت نہ پڑھ سکے تو نمازِ عصر کے بعد پڑھ لیا جاتا ہے۔ دن رات میں تین سو تیرہ مرتبہ مندرجہ ذیل استغفار پڑھا جاتا ہے۔ اَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ - یہ استغفار خارج از اسباق ہے لیکن تزکیۂ نفس کے لیے مشائخ عظام حکم دیتے ہیں۔

استغفار کے علاوہ سلسلہ قادریہ کے نو اسباق ہیں:

ا۔ پہلا سبق

نفی اثبات یعنی کلمہ طیبہ (لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ) اس کا طریقہ یہ ہے کہ لفظ ''لا الہ'' سے تصور میں جھاڑو بنا کر اس کے ذریعے قلب و باطن سے ماسوا کی کدورت وظلمت کو صاف کرتے ہوئے سینے کی طرف لطائف سے ہوتے ہوئے دائیں کندھے کی طرف اُٹھایا جاتا ہے اور لفظ ''الا اللہ'' بغیر ''ھا'' ملائے قالب تک لے جائے اور لفظ ''یہ'' ھاء کو بائیں کندھے پر لے جائے اور ''اِلَّا اللهُ'' کی ضرب قوت شدت کے ساتھ قلب پر لگائی جائے' اس تصور کے ساتھ کہ اِلَّا اللهُ کی ضرب سے انوار قلب پر وارد ہوتے ہیں اور کدورات ظلمات اس طرح ختم ہوتے ہیں جیسے کہ لوہے کی زنگ

ہتھوڑے کی ضرب شدید سے صاف ہو جاتی ہے۔ نیز چار معنیٰ میں سے ایک معنیٰ کا تصور ضرور رکھے یعنی لا معبود اِلَّا اللّٰہُ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ لَا مَطْلُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ۔ تصور میں لفظ "لا" سے معبودان باطلہ کی نفی اور اِلَّا اللّٰہُ سے وحدہ لا شریک کا اثبات کرے اس طرح سے جب سو مرتبہ پورا ہو جائے تو اخفیٰ پر محمد رسول اللہ کہے۔ الفاظ کو صحیح اور پورا پورا کلمہ ادا کرنے میں احتیاط کی جائے ورنہ اجر میں کمی ہوگی یا معنی بدلنے پر گناہ ہوگا۔ تعداد (ایک ہزار)

۲۔ دوسرا ذکر شریف اثبات یعنی "اِلَّا اللّٰہُ" پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی دفعہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ طریقہ مذکورہ کے ساتھ پڑھے اور پھر دوسری بار الا اللہ کا ذکر شروع کرے اور بائیں کندھے سے قلب پر مذکورہ تصور کے ساتھ ضرب شدید لگائے۔ سو مرتبہ پورا ہونے پر اخفیٰ میں محمد رسول اللہ پڑھے۔ اس میں بھی الفاظ کو صحیح ادا کرنے میں احتیاط کرے۔ (تعداد ایک ہزار)

۳۔ تیسرا سبق:

اسم ذات یعنی "اللہ" پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی بار اللہ جل جلالہ پھر اللہ' اللہ اور سو مرتبہ پورا کرنے کے بعد جل جلالہ کہے۔ تصور کے ساتھ اس کی ضرب دل پر لگائے اور زبان سے بھی ادا کرے (تعداد ہزار ہے)

۴۔ چوتھا سبق:

"ھو" طریقہ ذکر یہ ہے کہ ذکر "ھو" لطیفہ روح سے قلب' قلب سے سر' سر سے خفی' خفی سے اخفیٰ اور اخفیٰ سے دوبارہ روح پر لائے اور زبان سے بھی کہے اور اس کی حرکت بھی کروی یعنی چرخ کی طرح گول گردش ہے۔ کلمہ "ھو" سے ایک تلوار سے کا شارہ ہے۔

کروی نقش بننے کے بعد ایک بلا کیف مینار لاتعین تک فرض کر کے ایک مینار سے خارج (باہر کی جانب) عروج کرے۔ اس ذکر سے مینار کے خارج لاتعین تک کے مقامات میں سیر واقع ہوتی ہے اور فیض اسماء وصفات کی تفصیل سے وارد ہوتا ہے۔ پہلی مرتبہ ھو جل جلالہ اور سو مرتبہ پورا کرنے کے بعد جل جلالہ کہے۔ یہ عروجی سبق ہے (ایک ہزار مرتبہ)

۵- پانچواں سبق:

مراقبہ۔ طریقہ یہ ہے کہ نمازِ عصر اور نمازِ فجر کے بعد قعدہ کی صورت میں یعنی دوزانو ہو کر بیٹھ جائے اور قبلہ سے ذرا سا دائیں جانب مڑ کر مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے سانس اور آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائے اور لطیفہ قلب میں تصور سے اللہ اللہ کہے اور اپنے لطیفۂ قلب کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی طرف مدینہ میں مقابل تصور کر کے اکتساب فیض کرے۔ یوں تصور رہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے میرے قلب میں انوار منتقل ہو رہے ہیں۔ زبان کو اوپر کے تالو کے ساتھ ملائے رکھے اور کم از کم چار رکعت نماز یا پانچ منٹ کی مقدار مراقبہ کرے۔ مراقبہ کے دوران سانس ختم ہو جائے تو ناک کے ذریعے سانس لے سکتے ہیں۔

۶- چھٹا سبق:

''اللہ ھو'' طریقۂ ذکر یہ ہے۔ اللہ کا تصور قلب پر اور ''ھو'' کا تصور روح پر ہو اور زبان سے بھی ادا کرے اور مذکورہ مینار تصور کرے اور اس مینار کے داخل یعنی اندر کی جانب گول گردش کے ساتھ لاتعین تک عروج کرے۔ اس ذکر سے اسماء صفات باری تعالیٰ

کے اجمال و تفصیل کے درمیان سے فیض وارد ہوتا ہے۔

پہلی بار "اللہ ھو" جل جلالہ اور سو مرتبہ پورا ہونے کے بعد جل جلالہ پڑھے۔ دونوں الفاظ کو الگ الگ ظاہر کرے (ایک ہزار مرتبہ)۔

۷۔ ساتواں سبق:

"ھو اللہ" طریقہ ذکر یہ ہے کہ "ھو" کا تصور روح پر اور "اللہ" کا قلب پر کرے۔ ساتھ میں زبان سے بھی کہے اور لاتعین تک مینار کے اندر سیدھا یعنی خطِ مستقیم میں عروج کرے اور اس میں اسماء و صفات باری تعالیٰ کے اجمال سے فیض حاصل کرے۔

احتیاط لازمی ہے کہ دونوں ناموں کو الگ الگ ظاہر کرے اور ایک دوسرے میں مدغم نہ کرے۔ (ایک ہزار مرتبہ)

۸۔ آٹھواں ذکر:

"اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ الْحَق لَیْسَ الْھَادِیْ اِلاَّ ھُوْ."

طریقہ ذکر یہ ہے کہ "اَنْتَ الْھَادِیْ اَنْتَ" کا تصور قلب پر اور "الحق" کا اخفیٰ پر اور پھر "لَیْسَ الْھَادِیْ" اخفیٰ سے دوبارہ قلب تک۔ الاقلب پر اور لفظ "ھو" کا تصور لطیفہ روحی پر لے جائے اور زبان سے بھی ادا کرے یہ ذکر نہایت عجز و انکساری اور تواضع کے ساتھ کرے یہ ذکر نزولی ہے۔ (تعداد ہزار) درود شریف جو کہ درج ذیل ہے پڑھے:

۹۔ نواں سبق:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَعِتْرَتِہٖ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ اس کے

پڑھنے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ مدینہ منورہ کی سمت دوزانو ہو کر باوضو اور عطر لگا کر بیٹھ جائے' اس کا حضور ذہن میں رکھے اور زبان سے بھی کہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذہنِ مبارک سے فیض حاصل کرے اور سو مرتبہ پورا ہونے پر یہ بھی ساتھ پڑھے: وَصَلِّ وَسَلِّمْ كَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ.

یہ درود شریف نہایت حضور قلبی کے ساتھ خشوع و خضوع' شوق و محبت اور تضرع کے ساتھ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے رابطہ قائم کر کے ادب و احترام سے پڑھے کیونکہ عاشقین و سالکین کا درود و سلام بذاتِ خود نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سنتے ہیں اور جب حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم متوجہ ہوں اور آپ چل رہے ہوں تو یہ بے ادبی ہے۔ (ایک ہزار مرتبہ)

نوٹ: اگرچہ یہ اسباق میں شامل نہیں بلکہ اسباق کے بعد چونکہ اسے پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے فقیر راقم الحروف نے اسے بطور سبق ذکر دیا ہے۔

طریقہ سہروردیہ ہاشمیہ سیفیہ

سہروردیہ شریف کے اذکار و اسباق وہی قادریہ والے ہیں۔ البتہ صرف مراقبہ میں فرق ہے۔ قادریہ میں مراقبہ پانچویں نمبر پر ہے۔ سہروردیہ میں سب سے آخر پر ہے اس کے علاوہ قادریہ مراقبہ پانچ منٹ ہے اور سہروردیہ مبارکہ کا بیس منٹ ہے اور اکثر کے لیے حد نہیں اور طریقہ مراقبہ میں بھی فرق ہے جو مندرجہ ذیل ہے۔

طریقہ سہروردیہ کا مراقبہ

سلسلہ سہروردیہ میں مراقبہ درج ذیل طریقوں پر کیا جاتا ہے۔ اسباق سہروردیہ کے اختتام کے بعد باوضو مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہو کر' عطر لگا کر اور آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائے (مراقبہ میں آنکھیں بند کرنا لازم ہے) مدینہ منورہ کی طرف ایک سیدھا راستہ فرض کرلے جس میں انبیاء' اولیاء' زمین و آسمان کے فرشتے اور مشائخ سلسلہ اور حاضرینِ مجلس اسی راستے پر حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیت سے چلیں' اپنے شیخ کے رابطے کے ساتھ اور مراقبہ سے پہلے جو اسباق پڑھے ہیں' ان کا ثواب بطورِ تحفہ اپنے سر پر رکھ کر سرور اور عشق و محبت' استغراق اور باطنی سرور کی طرح شوق و ذوق سے ذکر شروع کرے اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں وہ تحفے پیش کرنے کے لیے جب پہنچے تو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حرم شریف میں ان مذکورہ اشخاص کے ساتھ ایک حلقہ بنا کر مجلس ذکر تشکیل دیں اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس مجلس و محفل ذکر کے صدر تصور کر کے فیض طلب کرتے رہیں پھر اپنے وظیفہ کا ثواب بطورِ تحفہ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کرے پھر واپس جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ جائے اور مذکورہ ترتیب سے ذکر کرے اور حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فیض حاصل کرتا رہے اور اسی طرح بیٹھا رہے اور جب مراقبہ ختم کرنے کا ارادہ کرے تو سب مجلس والے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے رخصت طلب کریں۔ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مل جائے تو صاحبِ مراقبہ جہاں بیٹھا ہوا ہے' وہاں تصور سے "رجعت قہقری" یعنی اُلٹے پاؤں ادب و احترام کو ملحوظ رکھتے ہوئے واپس ہو

جائے اور دوسری ارواح مبارکہ بھی اپنی اپنی جگہ چلی جائیں گی جب اپنے مکان پر آ پہنچے تو اپنی آنکھیں کھول دے۔

ختم خواجگان

بعد حمد الٰہی و درود بر سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واضح ہو کہ معمولاتِ سیفی شریف میں مولانا علی محمد بلخی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ خزینۃ الاسرار کے آخر میں آیا ہے کہ ختم خواجگان کے بہت فوائد ہیں۔ برائے دفع بلیات و رفع حاجات' فیوضات اور فتوحات اور ایصالِ ثواب کو ارواحِ طیبات کے لیے پڑھا جاتا ہے جس کی ترتیب درج ذیل ہے۔

ختم خواجگان

۱۔ فاتحہ شریف (سات مرتبہ)

۲۔ اَسْتَغْفِرُ اللہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ (سو مرتبہ)

۳۔ درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ (سو مرتبہ)

۴۔ سورۃ الم نشرح (۷۹ مرتبہ)

۵۔ سورۃ اخلاص شریف (ہزار مرتبہ)

۶۔ فاتحہ شریف (سات مرتبہ)

۷۔ درود مذکورہ (سو مرتبہ)

ختم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱۔ درود مذکورہ (سومرتبہ)

۲۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ (پانچ سومرتبہ)

۳۔ درود مذکورہ (سومرتبہ)

ختم خلفاءِ ثلثہ یعنی حضرت عمر و حضرت عثمان و حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

۱۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ (پانچ سومرتبہ)

۲۔ درود پاک مذکورہ (سومرتبہ)

ختم امام ربانی قدس اللہ سرہ العزیز

۱۔ درود شریف مذکورہ (سومرتبہ)

۲۔ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (پانچ سومرتبہ)

ختم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ درودِ پاک مذکورہ (سومرتبہ)

۲۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ (پانچ سومرتبہ)

۳۔ درود شریف مذکور (سومرتبہ)

ختم حضرت خواجہ معصوم اوّل قدس اللہ سرہ العزیز

۱۔ درود شریف مذکور (سومرتبہ)

۲-لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰالِمِیْنَ (پانچ سو مرتبہ)

۳-درود شریف مذکور (سو مرتبہ)

ختم حضرت شاہ نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز

۱-درود شریف مذکور (سو مرتبہ)

۲-اَللّٰهُمَّ یَاخَفِیَّ اللُّطْفِ اَدْرِکْنَا بِلُطْفِکَ الْخَفِیْ (پانچ سو مرتبہ)

۳-درود شریف مذکور (سو مرتبہ)

ختم حضرت مولانا صاحب محمد ہاشم سمنگانی رحمۃ اللہ علیہ

۱-درود شریف مذکور (سو مرتبہ)

۲-اَللّٰهُمَّ یَااَخْفَی اللُّطْفِ اَدْرِکْنَا بِلُطْفِکَ الْاَخْفٰی (پانچ سو مرتبہ)

۳-درودِ پاک مذکور (سو مرتبہ)

ختم حضرت مرشدنا اخوندزادہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

۱-درود شریف مذکور (سو مرتبہ)

۲-سورۃ لایلف قریش (پانچ سو مرتبہ)

۳-درود شریف مذکور (سو مرتبہ)

ختم حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

۱-درود شریف مذکور (سات مرتبہ)

۲-حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ (سو مرتبہ)

۳-درودِ پاک مذکور (سات مرتبہ)

ختم حضرت خضر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

۱۔درود شریف مذکور (سات مرتبہ)

۲۔وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ" بِالْعِبَادِ (سومرتبہ)

۳۔درود شریف مذکور (سات مرتبہ)

۱۔ اَللّٰھُمَّ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتْ (سومرتبہ)

۲۔اَللّٰھُمَّ یَا اَحَلَّ الْمُشْکِلَاتْ (سومرتبہ)

۳۔اَللّٰھُمَّ یَا کَافِیَ الْمُھِمَّاتْ (سومرتبہ)

۴۔اَللّٰھُمَّ یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتْ (سومرتبہ)

۵۔اَللّٰھُمَّ یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضْ (سومرتبہ)

۶۔ اَللّٰھُمَّ یَا رَافِعَ الدَّرَجَاتْ (سومرتبہ)

۷۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتْ (سومرتبہ)

۸۔ اَللّٰھُمَّ یَاھَادِیَ الْمُضِلِّیْنَ (سومرتبہ)

۹۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ (سومرتبہ)

۱۰۔ اَللّٰھُمَّ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ (سومرتبہ)

۱۱۔ اَللّٰھُمَّ یَا رَاحِمَ الْعَاصِیْنَ (سومرتبہ)

۱۲۔ اَللّٰھُمَّ یَا اَجَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ (سومرتبہ)

۱۳۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُیَسِّرَ کُلِّ عُسِیْرَ (سومرتبہ)

۱۴۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی (سومرتبہ)

۱۵۔ اَللّٰھُمَّ یَا مُنْقِذَ الْھَلْکٰی (سومرتبہ)

۱۶۔ اَللّٰھُمَّ یا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابْ (سومرتبہ)

۱۷۔ اَللّٰھُمَّ یا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابْ (سومرتبہ)

۱۸۔ اَللّٰھُمَّ یاخَیْرَ النَّاصِرِیْنَ (سومرتبہ)

۱۹۔ اَللّٰھُمَّ یاخَیْرَ الرَّازِقِیْنَ (سومرتبہ)

۲۰۔ اَللّٰھُمَّ یاخَیْرَ الْفَاتِحِیْنَ (سومرتبہ)

۲۱۔ اَللّٰھُمَّ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ (سومرتبہ)

۲۲۔ اَللّٰھُمَّ یا اَکْرَمَ الْاَکْرِمِیْنَ (سومرتبہ)

۲۳۔ اَللّٰھُمَّ یاغِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ (سومرتبہ)

اَغِثْنَا بِفَضْلِکَ وَبِکَرْمِکَ یا اَکْرَمَ الْاَکْرِمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ. بِرَحْمَتِکَ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

(ایک مرتبہ)

شجرہ شریفہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ سیفیہ

یاالٰہی اپنی ذات بہتریں کے واسطے
رحم فرما رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ کے واسطے

صدقِ باطن کر عطا صدیق اکبر کے طفیل
دے یقیں سلمانؓ کے ذوق یقیں کے واسطے

یاالٰہی ساتھ ہو محشر میں قاسم کا نصیب
شاہ جعفر رہنمائے متقیں کے واسطے

بایزید و بوالحسن کی راہ پر ہم سب چلیں
شیخ کامل بوعلی روشن جبیں کے واسطے

نورِ قلبِ خواجۂ یوسف سے کر حصہ عطا
عبد خالق غجدوانی دلنشیں کے واسطے

چشمۂ فیضان عارف سے ہوں ہم بھی مستفید
خواجۂ محمود فخر العارفیں کے واسطے

حضرت خواجہ عزیزاں کا تصدق اے عزیزا
مرہم الطاف دے قلبِ حزیں کے واسطے

یاالٰہی! علم و عرفاں کی ملے دولت ہمیں
بابا سماسی امام العاشقیں کے واسطے

کھول دے باب عنایت صدقۂ میر کلال
دے مکاں جنت میں اس جنت مکیں کے واسطے

ہاتھ میں ہر دم رہے دامانِ شاہِ نقشبند
خواجہ عطار صدر الصادقیں کے واسطے

دے ہمیں بھی حضرت یعقوبؒ چرخی سا کمال
خواجۂ احرارؒ امام الواصلیں کے واسطے

یاالٰہی ! از پئے زاہدؒ حصاری زہد دے
خواجہ درویش دُرِ مرمریں کے واسطے

حضرت امکنگی بے مثل جیسا بسط دے
باقی باللہؒ تاجدار سالکین کے واسطے

یا الٰہی دے مجدد الفؒ ثانی سا خلوص
خواجۂ معصومؒ قیوم امیں کے واسطے

اپنی رنگت دے ہمیں بھی صبغۃ اللہ کے طفیل
خواجہ اسماعیلؒ امام العارفیں کے واسطے

ساتھ ہو ہر دم میرے معصومؒ ثانی کی دعا
حضرت شاہ محمدؒ نور دیں کے واسطے

یا الٰہی دے صفیؒ اللہ سا صدق و صفا
شہ ضیاءؒ الحق، ضیاء العالمیں کے واسطے

روح میں ہر دم رہے حاجیؒ میاں جی کی ضیاء
پیر شمس الحق، رفیق الطالبین کے واسطے

عیب پوشی کر الٰہی ! از پئے شاہؒ رسول
پیر ہاشم کی نگاہِ دور بیں کے واسطے

کاملِ بے مثل سا احمد کو کامل بنا

سیف رحمٰن رہنمائے کاملیں کے واسطے

رشحاتِ کلک محمد شہزاد مجددی سیفی

شجرۂ مبارکہ سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ سیفیہ

یاالٰہی اپنی عظمت کے بیاں کے واسطے

کر مدد میری شہِ کون و مکاں کے واسطے

یاالٰہی علم و حکمت کے خزانے کر عطا

حیدرِ کرار مولائے جہاں کے واسطے

کھول مجھ پر بابِ فیضِ نسبت خواجہ حسن

عبد واحد واقف رازِ نہاں کے واسطے

یاالٰہی کر عطا ذوق فضیلؔ ابنِ عیاض

شیخِ ابراہیمؔ رشک سروراں کے واسطے

ذکر کی توفیق دے مثل حذیفہؔ مرعشی

شہ ہبیرہ دلربائے عاشقاں کے واسطے

یاالٰہی بخش تقویٰ حضرت ممشاد سا

شیخ ابواسحاقؔ شیخِ کاملاں کے واسطے

یا الٰہی شیخ ابو احمدؔ سا دے عجز و نیاز

بومحمد پیشوائے عارفاں کے واسطے

یاالٰہی کر عطا مجھ کو ابو یوسف سا دل
خواجہ مودود میر کارواں کے واسطے
حشر میں مجھ کو عطا ہو قربت حاجی شریف
خواجۂ عثمانؔ پیرِ چشتیاں کے واسطے
سید اجمیر کا صدقہ اعانت کر میری
سن گزارش قطب دیں، قطب زماں کے واسطے
یا الٰہی کر مجھے بھی مظہر گنج شکر
صابرِ مخدوم فخرِ صابراں کے واسطے
یاالٰہی دے مجھے بھی سوز قلب شمس دیں
شہ جلال الدین، سکونِ قلب و جاں کے واسطے
صادق آئے عبدحق ابدال کی مجھ پر مثال
شیخ عارف صدر بزمِ صادقاں کے واسطے
عبدقدوس سا مجھ کو بھی عطا کر جذب وشوق
شیخ رکن الدین خضر سالکاں کے واسطے
منتخب کر مجھ کو مثل حضرت عبدالاحد
شیخ احمد قطب و قیومِ زماں کے واسطے
یاالٰہی ! بخش مجھ کو شیخ آدم سا کمال
حاجی عبداللہ بہادر پاسباں کے واسطے
حضرت مامونؔ کا صدقہ عطا کر دے اماں
گنجِ نعمت شہِ نعیم بے کساں کے واسطے

یا الٰہی ! کر عطا سید محمد سا وقار !

حافظ صدیق' مردِ حق نشاں کے واسطے

نور باطن بخش مثل حضرت حافظ عمر

رہنمائے دیں' شعیب طالبان کے واسطے

سوز مجھ کو حضرت اخند صاحب سا نواز

نجم دیں توقیر نورِ کہکشاں کے واسطے

یاالٰہی ! دے حمید اللہ تگابی سا شعور

شیخ کامل' شہ رسول طالقان کے واسطے

کوئی ٹکڑا مجھ کو خوان حضرت ہاشم کا دے

سیف رحماں' ہادیٔ عصر رواں کے واسطے

کر عطا احمد کو بھی خلعت فقر و غنا

شیخ اکمل' دلیل رہبراں کے واسطے

رشحاتِ قلم: علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی

شجرۂ سلسلہ عالیہ قادریہ سیفیہ

حمد بے حد خالق عرشِ بریں کے واسطے

ہدیۂ تسلیم فخرِ مرسلیں کے واسطے

یاالٰہی ! ہو عطا فیض علی المرتضیٰ

نام جن کا ہے وظیفہ عارفیں کے واسطے

یاالٰہی ! بخش ہم کو نعمت علم و عمل
حضرت خواجہ حسن کنزالیقیں کے واسطے

یاالٰہی بخش ہم کو قربت شیخ حبیبؒ
حضرت داؤد امام الکاملیں کے واسطے

حضرت معروف کرخی سا ہمیں عرفان دے
شیخ سری رہنمائے متقیں کے واسطے

یا الٰہی دے ہمیں بھی بادۂ جامِ جنید
شیخ شبلی پیشوائے عاشقیں کے واسطے

یا الٰہی ! بخش فیض نسبت عبدالعزیز
عبد واحد واقف اسرار دیں کے واسطے

یا الٰہی ! شیخ طرطوسی کا پیرو رکھ ہمیں
ابوالحسن شیخ علی قطب امیں کے واسطے

دے تقرب از طفیل شیخ کامل بو سعید
عبدالقادر یعنی غوث العالمین کے واسطے

استقامت دے الٰہی شاہ دولہ کے طفیل
دل کو چمکا شہ منوّر دوربیں کے واسطے

کر مجھے کو مثالِ شاہ عالم دہلوی
شیخ احمد خضرِ سالکیں کے واسطے

یا الٰہی ! بخش ذوق شہ جنید قادری
حافظ صدیق شیخ العالمیں کے واسطے

از پئے حافظ محمدؒ کر مسائل حل میرے
پیر کامل شہ شعیب مہ جبیں کے واسطے
نفس کو کردے مزکی از پئے عبدالغفور
کر مصفا قلب شیخِ نجمِ دیں کے واسطے
دے حمید اللہ تگابی سا ہمیں ذوقِ طلب
شہ رسولِ طالقانی دلنشیں کے واسطے
یاالٰہی پیر ہاشم کی عطا کر پیروی
سیف الرحمٰن راہنمائے واصلیں کے واسطے
اے خدا احمد کا دونوں جہاں میں رکھ بھرم
شیخ زمن امیر راسخیں کے واسطے
رشحاتِ قلم: محمد شہزاد مجددی سیفی

شجرۂ مبارکہ سلسلہ عالیہ سہروردیہ سیفیہ

یاالٰہی ! اپنی توصیف و ثنا کے واسطے
کر عطا توفیق نعتِ مصطفیٰ کے واسطے
یاالٰہی! کھول عقدے مجھ پہ میری ذات کے
بابِ شہرِ علمؓ علی المرتضیٰ کے واسطے
یاالٰہی ! رہرو راہ حسن بصری بنا
پیکرِ تقویٰ حبیبؒ باصفا کے واسطے

یاالٰہی ! پیروِ داوٗد طائی کر مجھے
حضرت معروف کرخی بے ریا کے واسطے

یاالٰہی ! سری سقطی سا تقرب کر عطا
شیخِ عالمؒ شہ جنید" باخدا کے واسطے

یاالٰہی ! حضرت ممشاد سا کر فقر عطا
شہ ابوالعباس احمد پارسا کے واسطے

یاالٰہی ! کر عطا شیخ محمد سی تڑپ
شیخ قطب الدین عمرؒ شمعِ ہدیٰ کے واسطے

یاالٰہی ! بخش دل کو ذوقِ شیخِ بونجیب
شہ شہاب الدین شیخ الاصفیاء کے واسطے

یاالٰہی ! دے بہاوٗ الدین سا حسنِ عمل
شیخ رکن الدینؒ فخر الاولیاء کے واسطے

یاالٰہی ! دے جلال الدین سا مجھ کو جلال
شیخ اجمل شاہؒ کامل رہنما کے واسطے

یاالٰہی ! سید بڈھن سی دے طبعِ نفس
شیخ درویش محمدؒ حق نما کے واسطے

یاالٰہی ! بخش کیف حضرت عبدالقدوس
شیخ رکن الدینؒ پیر باوفا کے واسطے

یاالٰہی ! حضرت عبدالاحد سا فہم دے
شہ مجدد الف ثانیؒ مقتدا کے واسطے

یا الٰہی ! کر عطا آدمؒ بنوری کے فیوض
حاجی عبداللہ بہادرؒ پیشوا کے واسطے
یاالٰہی ! حضرت مامون جیسا امن دے
شہ نعیم کاموئ مشکل کشا کے واسطے
یاالٰہی ! بخش حضرت شہ محمد سا سرور
حافظ صدیقؒ امام الاتقیا کے واسطے
یاالٰہی ! حضرت حافظ عمرؒ سادے حضور
شہ شعیب تو ردھیریؒ باسخا کے واسطے
یاالٰہی ! خلوت عبدالغفور اخند دے
شیخ نجم الدینؒ مقبول الدعا کے واسطے
یا الٰہی دے حمید اللہ تگابیؒ سا مقام
شہ رسولِ طالقانیؒ بارضا کے واسطے
یاالٰہی ! حضرت ہاشم سا استغناء نواز
سیفِ رحمٰن پیکرِ جود و عطا کے واسطے
یا الٰہی ! قرب کر احمد کو اپنا عطا
اپنے پیاروں اور اپنے اقرباء کے واسطے
نتیجۂ فکر: محمد شہزاد مجددی

در لباسِ اہل دنیا کارِ عقبیٰ می کنند
خرقۂ فقر است پنہاں در طریقِ نقشبند

نظامِ اوقات سالک وصوفی مجددی

ہر امر میں اتباع سنت ملحوظ رہے' عزیمت واصل پر عمل اور بدعت سے پرہیز چاہیے' فرائض' واجبات وسنن کے ادا کرنے اور محرمات ومکروہات ومشتبہات سے اجتناب ہر سالک پر لازم ہے کہ اپنے اوقات کو ذکرِ الٰہی سے معمور رکھے' کوئی لمحہ' ساعت اور گھڑی ذکرِ الٰہی سے خالی نہ ہو ۔

ذکر گو ذکر تا ترا جان است

پاکئ دل ز ذکرِ رحمان است

جب رات کو بیدار ہو:

جب تہائی رات باقی ہو تو جاگ اُٹھے اور اُٹھتے ہی کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ

۲-سورت آل عمران کا آخری رکوع یعنی آخری دس آیات کی آسمان کی طرف نظر کرتے ہوئے تلاوت کرے۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (الی آخر۔ (بخاری شریف)

۳-پھر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ' لَکَ مُلْکُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ

وَمَنْ فِیْهِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَائُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ و (سَیِّدُنَا) مُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ آمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. (متفق علیہ)

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا:

غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّیْ الْاَذٰی وَعَافَانِیْ.

(نسائی، ابن ماجہ)

وضو کی دعائیں:

ابتدا میں پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا.

کلی کرتے ہوئے:

اَللّٰهُمَّ اسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کَاْسًا لَا اَظْمَأُ بَعْدَهٗ اَبَدًا.

۲۔اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ.

ناک میں پانی ڈالتے ہوئے:

اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّمْنِیْ رَائِحَةَ نَعِیْمِکَ وَجَنَّاتِکَ.

۲۔ اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِیْ رَائِحَةَ النَّارِ.

منہ دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْہٌ.

دایاں ہاتھ دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا.

بایاں ہاتھ دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ وَلَا مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِیْ.

سر کا مسح کرتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ.

کانوں کا مسح کرتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ.

گردن کا مسح کرتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ.

دایاں پاؤں دھوتے وقت:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِیْ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ.

بایاں پاؤں دھوتے وقت:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَّسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ.

(نوٹ) ہر عضو کو دھوتے وقت بسم اللہ، درود شریف، کلمہ شہادتین (دوسرا کلمہ) تمام یا کوئی ایک پڑھے۔

ان دعاؤں کا ذکر ابن حبان نے اپنی تاریخ میں کیا ہے۔

(تقریرات الرافعی علی رد المحتار اور مذکورہ بالا ادعیہ)

وضو کے بعد کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ.

پھر سید الاستغفار پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ. ۳ بار (ترمذی)

۲۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَاشَرِیْکَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر"۔ (سات بار)

اس کے پڑھنے سے سمندر کی جھاگ سے زیادہ بھی گناہ ہوں تو معاف ہو جاتے ہیں۔ (بخاری، ابن حبان، نسائی)

۳۔ اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ تین بار، گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی پیدا ہوا ہے۔ (ابن سنی)

۴۔اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔۱۰بار(متفق علیہ)

آسماں کی طرف دیکھتے ہوئے پڑھنے سے جنت کے آٹھوں دروازے اس کے لیے کھل جاتے ہیں جس سے چاہے جنت میں چلا جائے۔(ابن سنی)

نمازِ تہجد:

پھر نمازِ تہجد پڑھے جو اس راہ کی ضروریات سے ہے۔ بارہ رکعتیں دو دو کی نیت سے ادا کرے اگر ممکن ہو تو ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین پڑھے ورنہ آٹھ رکعتوں میں ختم کرے۔اس کی کل اسی آیات ہیں ہر رکعت میں دس دس آیات پڑھ لے باقی چار میں فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھ لے۔

اور اگر سورۂ یٰسین یاد نہ ہو یا وقت تنگ ہو تو سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین بار اخلاص پڑھ لے۔

اور چار رکعت پر بھی اکتفا کیا جا سکتا ہے۔ مقدور بھر کوشش کرے کہ ناغہ نہ ہو اور اگر رات کو عشا کے بعد وتر نہیں پڑھے تو تہجد کے بعد وتر پڑھے۔حضرت خواجہ عزیزاں رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جب تین دل کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں تو وہ مومن بندے کے لئے کسی مراد کے حصول کے لیے کافی ہیں۔ بندے کا دل' قرآن مجید کا دل' رات کا دل یعنی نمازِ تہجد میں سورۂ یٰسین کو جو قلبِ قرآن ہے' اخلاص دلی سے پڑھا تو مراد حاصل ہو گئی۔

استغفار:

تہجد کے بعد ۳۱۳ بار یہ استغفار پڑھے:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ.

اس کے بعد نفی واثبات حبسِ دم سے ایک ہزار باراس کے بعد بغیر سانس روکے ذکر کرتا ہےاور مراقبات میں سے کسی مراقبہ میں مشغول رہے۔
اذانِ فجر کے فوراً بعد فجر کی سنتیں گھر پر ہی پڑھے۔اس کے بعد اکتالیس مرتبہ سورۃ فاتحہ اس طرح پڑھے کہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کی آخری میم اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کے ساتھ ملا کر (م الحمد) پڑھے اگر ہر بار حبسِ دم سے پڑھے تو نہایت مفید اور افضل ہے۔اس کے بعد تلاوتِ قرآن یا شغل باطن میں مصروف رہے۔

اذان سن کر دعا پڑھے:

پہلے درود شریف پڑھے پر دعائے وسیلہ

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَ نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ. (صحاح ستہ)

اس کے لیے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت جائز ہو جاتی ہے۔

فرض نماز کے بعد پڑھے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

اگر فرض کے بعد سنت ہیں تو صرف اسی مذکورہ بالا دعا پر اکتفاء کرے تا کہ سنن میں تاخیر نہ ہو۔باقی اذکار سنن کے بعد پڑھے۔(صحیح مسلم وابن سنی)

مسجد میں افضل اذکار:

مسجد میں ذکرِ الٰہی کی کثرت، تسبیح، تہلیل، تحمید، تکبیر، تلاوتِ قرآن مجید و قرأۃ

احادیثِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم' فقہ اور دیگر علومِ شرعیہ کی تعلیم و تعلم وغیرہا مستحب اذکار ہیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰہُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ یُسَبِّحُ لَہٗ فِیْھَا الْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۔(النور:۳۶)

ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا اور اس میں اس کے نام کا ذکر ہو اس کے لیے صبح وشام تسبیح کی جائے۔

نیز فرمایا

وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ. (الحج:۳۲)

اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔

باجماعت نماز ادا کرے' نماز کے بعد تین بار استغفار' آیۃ الکرسی ایک بار' ۳۳ بار سُبْحَانَ اللّٰہِ ' ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ' ۳۴ بار اللہ اکبر ایک بار چوتھا کلمہ اس کے بعد اللہ اکبر سو بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا تین بار سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً تین بار اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ مِنَ الشَّیْطَانِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْثِہٖ وَنَفْخِہٖ ایک بار اس کے بعد سورۃ یٰسین تلاوت کرے۔

۱۔الباقیات الصالحات

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔(۱۰۰) دنیا و مافیہا سے افضل ہے اور میزانِ عدل میں سب کے مقابلہ میں وزنی ہوگا۔ نیز ہر کلمہ پر بیس نیکیاں بیس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

۲۔سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ' سُبْحَانَ

اللہِ العظیم۔ (۱۰۰) سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوں تو رحمتِ الٰہی سے معاف ہو جاتے ہیں۔

۳۔ تسبیحات

سُبْحَانَ اللہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اَللہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار

ان کو ہاتھ کی انگلیوں پر پڑھا جائے کیونکہ ہاتھوں سے بھی باز پرس ہوگی تو یہ اللہ کی تسبیحات کی گواہی دیں۔ (ابن ابی شیبہ)

۴۔ جنت کے خزانے

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ (۳۰۰ سے ۱۰۰۰ تک روزانہ پڑھیں)

یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ اور جنت کے دروازوں سے ایک دروازہ ہے۔ (مجمع الزوائد)

نمازِ فجر اور مغرب کے بعد علاوہ ازیں

(۱) اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات سات بار کہے۔

(۲) سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ وَسُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْمِ ایک ہزار بار صبح کے وقت یا کم از کم سو بار

(۳) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۔ دوسو (۲۰۰) بار اور حل مشکلات کے بارہ صد بار

نمازِ اشراق

فجر کے بعد مسجد میں ہی اپنی جگہ بیٹھا رہے۔ شغل باطن میں مصروف رہے جب

آفتاب ایک نیزہ یا دو نیزہ کی مقدار بلند ہو جائے تو وہیں دو رکعت یا (چار رکعت دو دو کی نیت) سے نمازِ اشراق ادا کرے جس کی ہر رکعت میں بقول خواجہ احرار قدس اسرارہ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ بار پڑھے۔

نمازِ استخارہ

اس کے بعد دو رکعت استخارہ دن رات میں دو بار یا ایک بار پر ہی اکتفا کر لے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یَـا اَیُّهَـا الْـکَـافِـرُوْنَ' دوسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھے پھر یہ دعا پڑھے:

اَلـلّٰهُـمَّ اَسْـتَـخِیْـرُکَ بِـعِـلْـمِکَ وَاسْـتَـقْـدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْـئَـلُکَ مِـنْ فَـضْـلِکَ الْـعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَـعْـلَـمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مَـا اُرِیْـدُ مِـنَ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ اَیَّ عَمَلٍ دِیْنِیًّا کَانَ اَوْدُنْیَوِیًّا خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مَا اُرِیْدُ مِنْ عَمَلِ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ اَیَّ عَمَلٍ دِیْنِیًّا کَانَ اَوْ دُنْیَوِیًّا شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْـنِـیْ وَمَـعَـاشِـیْ وَعَـاقِبَةِ اَمْـرِیْ اَوْعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَـاصْـرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْلِیَ الْخَیْرَحَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِـنِـیْ بِـهٖ وَصَلَّـی اللّٰهُ عَـلٰـی حَبِیْبِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ.

دعائے استخارہ کے بعد تلاوتِ قرآن مجید و وظیفہ باطن میں مشغول ہو جائے۔

اگر اکیلا ہے اور اگر چند ساتھی اور بھی ہیں:

تو پھر حضرت سیدنا و مرشدنا مبارک صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے معمول کے مطابق اس وقت محفل کی جائے۔ نماز فرض کے بعد اجتماعی دعا مانگ کر ایک سالک سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے اور دوسرے سنتے رہیں۔ اس کے بعد صاحب اجازت دوسروں کو ان کے اسباق کے مطابق ان کے لطائف پر توجہ کرے ساتھ ساتھ نعت شریف پڑھی جائے یا شریعت و طریقت کے مسائل بیان کیے جائیں جب نمازِ اشراق کا وقت ہو جائے تو اصحابِ اجازت نمازِ اشراق و استخارہ پڑھیں پھر ناشتہ کیا جائے اس کے بعد اگر طالبِ یا استاد ہے تو درس و تدریس میں لگ جائے۔ طالبِ معاش ہے تو اپنے جائز حیلہ سے طلبِ معاش کرے۔

صاحبِ فراغت سالک دن چڑھنے کے بعد نماز ضحیٰ یا چاشت دو دو کی نیت سے ادا کرے۔ نمازِ تہجد کی طرح اس کی بھی بارہ رکعتیں ہیں۔ آٹھ' چار' دو بھی پڑھی جا سکتی ہیں۔ ان میں سورت فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورت والشمس دوسری میں واللیل' تیسری میں والضحیٰ چوتھی میں الم نشرح باقی رکعات میں انہیں پھر اعادہ کرے اور اگر یہ سورتیں یاد نہ ہوں تو ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھ لے۔ نمازِ چاشت ضحویٰ کبریٰ سے پہلے پڑھ لینا چاہیئے' دوپہر کو کھانا کھا کر قیلولہ کرے کہ یہ سنت ہے۔

خوراک و پوشاک وغیرہ کسب حلال سے ہونا تقویٰ کی اساس ہے۔ اس کے بغیر کوئی عمل بھی چنداں سودمند نہیں۔ کھانا کھانے سے قبل ہاتھ دھونا' نمک چاٹنا اور بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ فارغ ہونے کے بعد پھر ہاتھ دھونا اور یہ دعا پڑھنا بھی سنت ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

زوال کے شروع ہوتے ہی نماز فیئ الزوال چار رکعت ایک سلام سے پڑھے' نمازِ ظہر مسجد میں باجماعت ادا کرے۔ نماز کے بعد تسبیح فاطمہ' آیۃ الکرسی' سورۃ فتح کا آخری اور سورۂ نوح کی تلاوت کرے پھر درس وتدریس' تصنیف وتالیف یا شغل باطن میں وقت گزارے اور بصورت ضرورت معاش کے لیے حیلہ کرے جب ہر چیز کا سایہ اصل کے علاوہ دو مثل ہو جائے تو احناف کے نزدیک نمازِ عصر کا وقت شروع ہوتا ہے۔ نمازِ عصر سے پہلے چار رکعت سنت غیر مؤکدہ پڑھے اس کے بعد اگر تہجد کے بعد یہ استغفار نہیں پڑھ سکا تو اب اسے پڑھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ.

اس کے بعد عَمَّ یَتَسَاءَ لُوْنَ پڑھے۔ اس کے بعد ختم خواجگان پڑھا جاتا ہے۔ جس کا ثواب امام ربانی مجدد الف ثانی قدست اسرارہ و دیگر مشائخ عظام کو بخشا جاتا ہے۔ بڑے خلوص اور عجز وانکساری وحضور قلب سے دعا مانگی جاتی ہے کہ ختم شریف کے بعد دعا مستجاب ہوتی ہے۔ ان کے وسیلے سے فتوحات ظاہری و باطنی کے حصول کے لیے یا کسی حاجت کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ باقی وقت ذکر وفکر اور مراقبہ میں گزارے۔ حضرت سیدنا قیوم زماں کا اس کے بعد معمول محفل کا انعقاد ہے جس میں سالکین کی توجہ کی جاتی ہے' اس وقت سالک بہت جلد فیض یاب ہوتا ہے۔

نمازِ مغرب کے بعد اسی طرح تسبیح فاطمہ' آیت الکرسی پڑھے اس کے بعد صلوٰۃ اوابین چھ رکعت دو دو کی نیت سے پڑھے بعد ازاں سات مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ. عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

صبح وشام تین تین بار بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمِ اس کے پڑھنے سے ناگہانی آفت سے محفوظ رہتا ہے۔

سورۂ واقعہ ایک بار پڑھے۔

نمازِ عشا باجماعت ادا کرے اس کے بعد سورۂ ملک الم سجدہ کی تلاوت کرے۔

خلاصہ:

پانچوں نمازوں کے بعد

۱۔ آیت الکرسی ایک ایک بار...... مرتے ہی جنت میں داخل ہو۔

۲۔ تسبیح سیدہ فاطمۃ الزہرٰی رضی اللہ عنہا ۳۳ بار سُبْحَانَ اللہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۴ بار اللہ اکبر ایک بار

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر" یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ اس دن تمام جہاں میں کسی کا عمل اس کے برابر نہ ہوگا مگر جو اس کے مثل پڑھے۔

صبح میں (نمازِ تہجد سے لے کر نمازِ چاشت تک)

۱۔ استغفار (مذکورہ بالا) ۳۱۳ بار

۲۔ سید الاستغفار ۳ بار

۳۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ پانچ سو بار۔ غربت و افلاس سے محفوظ رہے۔

۴۔سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمُ ایک ہزار یا کم از کم ایک سو بار

۵۔اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ سات بار دُعا کرے کہ اللہ دوزخ سے مجھے بچالے۔

۶۔ سورۂ یٰسین کی تلاوت

۷۔فجر کی سنتوں کے بعد پہلی روشنی میں پڑھے:

یَا رَحْمَانُ یَا رَحِیْمُ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ.یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُکَ اَنْ تُحْیِیْ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِکَ اَبَدًا. یَا اَللّٰہُ یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ (اکتالیس بار) شام میں (نمازِ مغرب سے لے کر عشا تک)

۱۔ نمازِ اوابین چھ رکعت

۲۔ سورۂ واقعہ فقر وفاقہ سے نجات ہو

۳۔یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ سات بار، استقامتِ دین نصیب ہو۔

۴۔لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرِ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر" دس بار رات بھر شرِ شیطان سے محفوظ رہے۔

نمازِ عشاء کے بعد

۱۔ سورۃ ملک

۲۔ سورۃ الم تنزیل سجدہ

۳۔ سورۃ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۃ کافرون، فلق اور ناس تین تین بار پڑھ کر اپنے

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر دَم کر کے دونوں ہاتھوں کو پورے جسم (جہاں تک ہاتھ پہنچ سکے) ہاتھ پھیر لے ہر قسم کے شر سے محفوظ رہے۔

رات سوتے وقت

۱۔ تسبیح فاطمہ ایک تسبیح

۲۔ استغفار تین بار

۳۔ سورۃ الحشر کی آخری تین آیات

۴۔ باوضو یہ کلمات پڑھتے ہوئے قبلہ رُخ دہنی کروٹ پر اسمِ محمد کی صورت بنا کر بستر پر لیٹ جائے۔

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَالْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَھْبَةً اِلَیْکَ، لَامَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ، آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ، وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مِتُّ عَلَی الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْھُنَّ اٰخِرُمَا اَقُوْلُ.

پھر نیند کے غلبہ تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے۔

بغیر ذکرِ خدا سونا مکروہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''جو شخص کسی جگہ بیٹھا اور وہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا تو وہ اللہ کی رحمت سے محروم رہا اور جو بستر پر نیند کے لیے لیٹا اور خدا کا ذکر نہیں کیا تو وہ بھی رحمتِ الٰہیہ سے محروم

ہے۔"(ابوداؤد کتاب الاذکار)

دن رات میں (دن رات میں کسی ایک وقت)

۱۔سورۃ اخلاص ہزار بار۔ظاہری و باطنی فتوحات میسر ہوں۔

۲۔لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ ہزار بار

رنج وغم و پریشانی سے محفوظ رہے۔

۳۔ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ' اَصْلِحْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ۔ایک سو بار

ہر قسم کی پریشانی اور مشکلات کی آسانی کے لیے اگر نہایت ہی کوئی مشکل مہم ہو تو روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھا جاتا ہے۔

دوسری دعا:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ.

تیسری دعا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. (کم از کم سو بار)

۴۔رَضِیْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا کم از کم سات مرتبہ بالخصوص نماز میں تہجد کے بعد افضل ہے۔اس کے پڑھنے سے رب تعالیٰ بروزِ حشر راضی ہوگا۔(ابن ابی شیبہ)

نیز نفل نمازوں میں نمازِ تسبیح بھی ہے جو آغاز زوال کے بعد پڑھی جاتی ہے اگر ایسا نہ ہو سکے تو دن رات میں کسی وقت پڑھ لے۔ اگر روزانہ نہ پڑھ سکے تو ہفتہ میں ایک بار ورنہ مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی میسر نہ ہو سکے تو سال میں یا عمر بھر میں ایک بار ضرور پڑھ لینی چاہیے۔

ماہِ رمضان کے روزے نہایت احتیاط سے رکھیں' گناہ وغیبت اور لغویات سے پرہیز کریں۔

نمازِ تراویح' ختم قرآن اور آخری عشرہ کے اعتکاف کا ناغہ نہ کرے۔ شب قدر کا متلاشی رہے جس طرح پنجگانہ نمازوں کے علاوہ نمازیں ہیں اسی طرح رمضان کے روزوں کے علاوہ نفل روزے بھی ہیں۔ مثلاً شوال کے چھ روزے' ذی الحج کے پہلے نو روزے' ہر ہفتہ میں پیر کا روزہ کہ یومِ ولادت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے اور پندرہ شعبان کا روزہ' نویں دسویں محرم الحرام اور ہر ماہ کی تیرہویں' چودھویں اور پندرہویں کے روزے رکھے۔

شبِ میلاد' شبِ براُت' لیلۃ القدر اور عیدین کی راتوں میں شب بیداری کا بھی سالک کو اہتمام کرنا چاہیے کہ یہ ترقی درجات قربِ خداوندی کے لیے نہایت مفید ہے۔

متوسط اور منتھی سالک کے لیے کثرت کلام مجید اور کثرت درود شریف بالخصوص جمعرات' روز جمعہ کے دن نہایت ہی مفید ہے۔

اور اگر زکوٰۃ اور حج کی شرائط پائی جاتی ہیں تو ان کی ادائیگی میں بھی بڑا اہتمام کرے۔

الحاصل: تصحیح عقائد کے بعد اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں بہت زیادہ کوشش کرے۔ وقتِ عزیز کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرے اور تمام اقوال و افعال' حرکات و

سکنات میں اپنے خالق و مالک کی رضا مطلوب رکھے۔(واللہ الموفق والمعین)

چند اہم دعاؤں کا ذکر

دشمن سے مقابلہ ہو تو پڑھے:

یَامَالِکَ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

دفع قرض کے لیے

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ. (سوبار) فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان

دوسری دعا:

اَللّٰھُمَّ فَالِقَ الْاَصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّیْلِ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَمَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَقَوِّنِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ (الحدیث سوبار)

تیسری دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَالِ (ابوداؤد) ایک تسبیح صبح وشام

جب کسی حاکم وقت وغیرہ سے خطرہ ہو:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاءُ کَ.

کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً.

بازار میں داخل ہوتو:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ، یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ".

کسی مریض کو دم کرنے سے پہلے:

کسی مریض کو دم کرنے سے پہلے خود فاتحہ، اخلاص اور معوذتین پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکے اور ہاتھوں کو اپنے تمام جسم پر جہاں جہاں پہنچ سکے، پھیرلے۔

(کتاب الاذکار نووی)

ہر قسم کے درد کے لیے:

بِسْمِ اللّٰهِ الْکَبِیْرِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔ (ابن سنی)

پاؤں سو جانے کی دعا:

اگر کسی کا پاؤں سو جائے تو پڑھے یَامُحَمَّدَاهُ

تیل لگاتے ہوئے:

بسم اللہ پڑھے اور پہلے پلکوں کو لگائے کہ اس سے سر درد دُور ہوتا ہے۔(ابن سنی)

چھینک کی دعا:

چھینکنے والا کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

سننے والا کہے یَرْحَمُکَ اللّٰہُ

پھر جواب میں پڑھے یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ

آندھی دیکھ کر پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اَمَرْتَ بِہٖ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ الرِّیْحِ وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّمَا اَمَرْتَ بِہٖ. (ترمذی)

بادل کو دیکھ کر پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اَرْسَلْتَ بِہٖ

گرج سن کر پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِکَ.(ترمذی)

۲-سُبْحَانَ مَنْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلَائِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ.

(کتاب الام لشافعی وکتاب الاذکار)

جب پہلا پھل کھائے تو پڑھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مَدِیْنَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا.

مشروب پینے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ فَاَشْبَعَنِیْ وَسَقَانِیْ فَاَرْوَانِیْ.

دودھ پلانے والے کے لیے دعا:

اَللّٰھُمَّ اَمْتِعْہُ بِعُمُرِہٖ

سفر کے لیے گھر سے نکلنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ وَاَطْوِلَنَا الْاَرْضَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَکَآبَۃِ الْمُنْقَلَبْ. (ابن السنی)

الوداع کہنے کی دُعا:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِمَ اَعْمَالِکُمْ.

ستارے ٹوٹنے پر پڑھے:

مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

قضائے حاجت:

دو رکعت نفل پڑھے، پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون دوسری میں اخلاص کی

تلاوت کرے۔ بعد از سلام یہ دعا پڑھے جو حضور علیہ السلام نے ایک نابینا صحابی کو تعلیم دی تھی تو اس دعا کی برکت سے وہ تندرست ہو گیا تھا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَبِی الرَّحْمَةِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّهْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ.

(اپنے مقصود کا تصور رکھے اور نام لے) لِتَقْضِیَ لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ ۱۰۰ بار

(بحوالہ ترمذی کتاب الاذکار)

کتے بھونکنے پر پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ.

گدھے کے ہینگنے پر:

اَسْتَعِیْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

ہر درد کا علاج

ہر درد کا علاج اور دوا دایاں ہاتھ درد والی جگہ رکھ کر بسم اللہ تین بار اور اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ سات مرتبہ اسی طرح سات مرتبہ پڑھے۔

غصہ کے وقت پڑھے:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. (بخاری)

۲۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَاَذْهِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ. (ابن السنی)

۳۔ وضو کرے یا ٹھنڈا پانی پی لے۔ (ابوداؤد)

مریض کو دیکھ کر پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً. (ترمذی)

احسان کے بدلہ میں کہے:

جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا

۲-بَارَکَ اللّٰہُ فِیْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَجَزَاکَ خَیْرًا.

بچھو کاٹنے پر:

پانی میں نمک ڈال کر اس کے زخم پر وہ پانی بہاتا رہے اور ساتھ ساتھ سورۃ فلق اور ناس کا دم کرتا رہے۔ (ز جاجہ)

جنات کے شر سے بچنے کے لیے:

معوذتین پڑھے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

نظر بد کا علاج:

جس کی نظر بد لگی ہو اس کے وضو کے غسالہ اور رانوں تک پاؤں کے غسالہ کو ایک پیالے میں جمع کر کے جس کو لگی ہو اس پر اس پانی کو پلٹا جائے اور یہ دعا پڑھی جائے:

اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لاَ شِفَاءَ اِلاَّ شِفَاءُکَ شِفَاءً لاَ یُغَادِرُ سَقَمًا.

یہ دعا دو احادیث کا مجموعہ ہے۔ (موطا امام مالک وابوداؤد)

خواب میں ڈرے یا کوئی وحشت وگھبراہٹ پائے یا نیند نہ آئے تو پڑھے:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ التَّامَاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ وَرَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹوں کو ان کلمات کی تلقین فرماتے تھے اور چھوٹے بیٹوں کو کاغذ پر لکھ کر گلے میں باندھتے تھے۔

نیز یہ کلمات بھی گھبراہٹ اور نیند میں ڈر کے لیے ہیں:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُ هُنَّ بِرٌّ'' وَلَا فَاجِرٌ'' مِّنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّمَا يَذْخُلُ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ اِلَّا طَارِقٌ' يَاْتِيْ يَا رَحْمٰنُ.

آئینہ دیکھتے وقت:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ

جب کپڑا پہنے تو یہ دعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَاقُوَّةٍ

جب نیا کپڑا پہنے تو پڑھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ

مَاصُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ.

دوسری دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِهٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِیْ حَیَاتِیْ.

گھر سے نکلنے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضِلَّ، اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ.

گھر سے نکلنے کی دوسری دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

گھر میں داخل ہونے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَا الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلَی اللّٰهِ تَوَکَّلْنَا.

کھانا کھانے سے پہلے کی دعا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰی بَرَکَةِ اللّٰهِ

اگر شروع میں بھول جائے تو جب یاد آئے تو کہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اوله و اخره

کھانا کھانے کے بعد کی دعا:

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونے مسنون ہیں' کھانے سے پہلے ہاتھ صاف نہیں کرنے چاہئیں' صرف بعد میں صاف کیے جائیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ.

دسترخوان سے اُٹھنے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مُکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا.

دودھ پی کر کہے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ

جب کسی کے ہاں دعوت کھائے تو پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

جب میزبان کے گھر سے نکلے تو کہے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ

جب کسی عورت سے نکاح کرے یا کوئی جانور خریدے تو یہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ.

جب بیوی سے ہم بستری کا ارادہ کرے تو کپڑے اُتارنے سے پہلے یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ عَلٰى مَا رَزَقْتَنَا بِهٖ.

نوٹ: اس دعا کو ضرور پڑھنا چاہیے ورنہ شیطان بھی اس کے ساتھ شریکِ کار ہوتا ہے۔ نیز روشنی بند کر کے اوپر چادر اوڑھ لینی چاہیے کیونکہ روشنی اور ننگی حالت میں مجامعت کرنے سے بچہ بے غیرت اور بے شرم پیدا ہوتا ہے۔

جب جماعت کا وقت ہو جائے تو مسجد میں جائے' داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

چند اہم مسنون دعائیں

جو نمازوں کے بعد یا کسی وقت بھی مانگی جاسکتی ہیں:

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ضَيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ الْاٰخِرَةِ.

☆ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

☆ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ يَمِيْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّمِنْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَمِنْ اَمَامِیْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّفِیْ عَصَبِیْ نُوْرًا

وَّفِیْ لَحْمِیْ نُوْرًا وَّفِیْ دَمِیْ نُوْرًا وَفِیْ شَعِرْی نُوْرًا وَّفِیْ بَشَرِیْ نُوْرًا وَفِیْ لِسَانِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّاعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِیْ نُوْرًا وَّمِنْ تَحْتِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا۔ نمازِ تہجد کے بعد زیادہ مستحسن ہے۔

☆ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ.

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمَرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

☆ اَللّٰهُمَّ ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ.

☆ اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا.

☆ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّکَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ.

☆ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ

عَلَيْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا. وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا، اَنْتَ مَوْلَانَا، وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ.

☆ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِّنِّى وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

☆ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّىْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلاً مُتَقَبَّلاً وَرِزْقًا طَيِّبًا.

☆ رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

☆ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ مَا يُقَرِّبُنَا اِلَيْكَ.

☆ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَالدِّيْنَ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَ اَهْلَ الدِّيْنَ اَللّٰهُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ الدِّيْنَ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ اَهْلَ الدِّيْنِ.

اَللّٰهُمَّ احْفِظْنَا مِنَ الْعِلَّةِ فِى الْغُرْبَةِ وَمِنَ الْمُذِلَّةِ عِنْدَالشَّيْبِ وَمِنَ الشَّقَاوَةِ عِنْدَ الْخَاتِمَةِ وَمِنَ الْفَضِيْعَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

☆اَللّٰهُمَّ زَيِّنْ ظَوَاهِرَنَا بِخِدْمَتِكَ وَبَوَاطِنَنَا بِمَحَبَّتِكَ وَقُلُوْبَنَا بِمَعْرِفَتِكَ وَاَرْوَاحَنَا بِمُشَاهَدَتِكَ وَاَسْرَارَنَا بِمُعَايَنَةِ جِنَابِ قُدْسِكَ.

☆ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اِتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّارْزُقْنَا اِجْتِنَابَہٗ وَلاَ تَکِلْنَا اِلٰی اَنْفُسِنَا وَلاَ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ طُرْفَۃَ عَیْنٍ وَّلاَ اَقَلَّ مِنْ ذَالِکَ وَکُنْ لَنَا وَالِیًا وَّنَاصِرًا وَّحَافِظًا وَّعَوْنًا وَّمُعِیْنًا وَّعَلٰی کُلِّ خَیْرٍ دَلِیْلًا وَّمُلَقِّنًا وَّمُؤَیِّدًا۔

☆ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا آتِنَا مِمَّنْ غَابَ عَنَّا وَکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ فِی الدَّارَیْنِ حَسَنَۃً یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ۔

☆ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْاَشْیَاءَ کَمَا ھِیَ اَللّٰھُمَّ سَھِّلْ عَلَیْنَا بِجُوْدِکَ وَیَسِّرْ عَلَیْنَا بِکَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

یہ دعا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمۃ نمازِ تہجد کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

اچھی چیز دیکھنے پر:

مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

بری چیز دیکھنے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ۔

تزکیۂ نفس کے لیے:

اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا وَاَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا۔

دردِ شکم یا بدہضمی کے لیے:

اس آیت کو پڑھ کر پیٹ پر دَم کرلیا جائے یا پانی پر دَم کر کے پی لیا جائے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ. كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيٓـئًا بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ، اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ.

جنات کا اثر دُور کرنے اور جادو کے دفعیہ کے لیے:

اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر دَم کرے اور سورۂ فاتحہ پانی پر دَم کر کے پلایا جائے۔ آیت یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ. اِنَّ اللّٰهَ سَيُبۡطِلُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصۡلِحُ عَمَلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ. وَيُحِقُّ اللّٰهُ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ.

اور اگر کوئی شخص جادو یا جنات کے اثر سے بے ہوش ہو جاتا ہو تو چلو بھر پانی پر اس آیت کو پڑھ کر دَم کیا جائے اور اس پانی کا چھپکا منہ پر مارا جائے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ. وَاَلۡقِ مَا فِىۡ يَمِيۡنِكَ تَلۡقَفۡ مَا صَنَعُوۡا. اِنَّمَا صَنَعُوۡا كَيۡدُ سٰحِرٍ. وَلَا يُفۡلِحُ السّٰحِرُ حَيۡثُ اَتٰى ۞ فَاُلۡقِىَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوۡۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوۡنَ وَ مُوۡسٰى

زیادتی علم اور قوتِ حافظہ بڑھانے کے لیے:

اس آیت کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ علم میں اضافہ فرماتا ہے اور قوتِ حافظہ کو تیز کرتا

ہے۔رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا.

زبان کی لکنت دُور کرنے کے لیے:

اگر زبان میں لکنت ہوتو اس آیت کو پڑھا کرے اس کے پڑھنے سے سینہ بھی کشادہ ہوجاتا ہے:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ.

قبولِ توبہ کے لیے:

ان آیات کو پڑھنے سے اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ. اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا. اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

درودِ حبیب برائے وصلِ حبیب:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ مَا فِیْ عِلْمِکَ.

ایامِ بیض کی دعا

چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کو بعد نماز مغرب یہ درود پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ

وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَآئِهَا وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

بے چینی اور اضطراب کی حالت میں:

یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ.

کوئی مصیبت آ جائے تو یہ دعا مانگی جائے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ عِبَادِکَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ.

کسی قوم سے اندیشہ لاحق ہو تو یہ دعا مانگی جائے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

زیادتی کی صورت میں ایک ہزار مرتبہ ورنہ سو بار

بیمار کی عیادت کرتے وقت:

اَللّٰهُمَّ اذْهَبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا.

کسی شخص کی وفات پر:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهٗ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهٗ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ، وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ.

میت کو قبر میں رکھتے وقت:

بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ

قبر پر مٹی ڈالتے وقت:

قبر پر مٹی ڈالتے وقت مستحب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے ابتدا کی جائے اور ہر شخص اپنے دونوں ہاتھوں میں مٹی بھر کر قبر پر ڈال دے۔ پہلی مرتبہ پڑھے مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ (اسی زمین سے ہم نے تم کو پیدا کیا) دوسری مرتبہ کہے وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ (اور اسی میں تم کو لوٹا کر لائیں گے) اور تیسری مرتبہ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی (اور اسی سے قیامت کے روز تم کو دوبارہ نکال کھڑا کریں گے) پڑھے۔

قبرستان جانے پر:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ دَارِ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَف" وَنَحْنُ لَکُمْ خَلَف" وَّاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَۃِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِیَۃِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَۃِ اَدْخِلْ ھٰذِہِ الْقُبُوْرَ مِنْکَ رُوْحًا وَّ رِیْحَانًا وَّمِنَّا تَحِیَّۃً وَّسَلَامًا.

شیطانی وسوسوں سے بچنے کے لیے:

رَبِّ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ.

غسل کرنے کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.

اذان سننے کے بعد:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادِ.

بادل آتا دیکھ کر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ.

اور اگر وہ برسنے لگے تو پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَیِّبًا نَّافِعًا.

بجلی کے کڑکنے پر:

وَیُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰئِکَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ.

آندھی آنے پر:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَخَیْرَمَا اُرْسِلَت بِهٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّمَا فِیْهَا وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِهٖ.

حالتِ زچگی کی دعا:

دردزہ کی حالت میں یا بچہ کی ولادت میں کسی قسم کی کوئی تکلیف ہو تو ان آیتوں کو تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دَم کر کے زچہ کو پلا دینے سے تمام تکلیفیں رفع ہو جاتی ہیں۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ. وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ. وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا وَتَخَلَّتْ. وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ.

طلبِ اولاد کے لیے دعا:

رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ.

قومی قوت کے لیے:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا.

نفاق ریاء وغیرہ سے بچنے کے لیے:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّيَآءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْكِذْبِ وَعَيْنِیْ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّكَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ.

صبح شام پڑھنے کی دعا:

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًاوَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا.

نیا چاند دیکھنے پر:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰھُمَّ اَھِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی رَبُّنَا وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔

نومسلم کی دعا:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

تحفہ لیتے وقت:

بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکُمْ۔

تحفہ دیتے وقت:

وَفِیْھِمْ بَارَکَ اللّٰہُ

مجلس کے خاتمہ پر:

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعْصِیَتِکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَاتُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَآرَّ الدُّنْیَا۔ اَللّٰھُمَّ اَمْتِعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِی دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَامَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔

کسی مصیبت زدہ کو دیکھنے پر:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ اللّٰہُ بِہٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً.

سحری کی دعا:

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ.

افطار کی دعا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ.

آیاتِ سلام:

تمام آفاتِ ارضی وسماوی سے بچنے کے لیے بعد نماز پنجگانہ آیاتِ سلام پڑھ کر دم کر لیا کریں۔

سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ. سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ. سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ. سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ. سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ. سَلَامٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ. سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ.

رنج والم سے ناچار ہو جائے تو اس طرح دعا کرے:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ.

والدین کے حق میں دعا:

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِيْرًا.

بیش از بیش عنایاتِ الٰہی کے لیے:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.

درودِ غوثیہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

دُعائے امن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ فَرِّجْنَا بِدُخُوْلِ الْقَبْرِ وَاخْتِمْ لَنَا بِالْخَيْرِ وَالظَّفَرِ وَاغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ٥

شش کلمے

اوّل کلمہ طیبہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ. وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۔منزہ ہے اللہ اور تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ" لَّایَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا. ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ. بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر"۔اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف ہے۔وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اس کو ہرگز کبھی موت نہیں آئے گی۔بڑے جلال اور بزرگی والا ہے بہتری اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُہٗ عَمَدًا اَوْخَطَأً سِرًّا اَوْعَلَانِیَةً وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ لْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

میں اللہ تعالیٰ سے معافی کا طالب ہوں جو میرا پروردگار ہے ہر اس گناہ سے جو میں

نے جان بوجھ کر کیا یا بھول کر۔ چھپ کر کیا یا ظاہر ہو کر اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جس کو میں جانتا ہوں اور اس گناہ سے جس کو میں نہیں جانتا۔ اے اللہ! بے شک تو ہی غیبوں کا جاننے والا اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے جو بہت بلند' عظمت والا ہے۔

ششم کلمہ ردِ کفر: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَ تَبَرَّاْتُ مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِیْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِیْ کُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

اے اللہ! میں تیری پناہ کا طالب ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو تیرا شریک بناؤں' جان بوجھ کر اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس شرک کی جس کو میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیاؤں سے اور بہتان سے اور تمام گناہوں سے اور میں اسلام لے آیا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

یہ چھ کلمے خود اور اپنے سب بچوں کو زبانی یاد کرا دیں۔

فضائل سورۃ السجدۃ

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سورۂ سجدہ اور سورۃ الملک پڑھے بغیر نہیں سویا کرتے تھے۔ (دارمی، ترمذی، نسائی، حاکم، عن جابر)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو اس سورۃ اور تبارک کو مغرب اور عشاء کے درمیان پڑھے گویا اس نے لیلۃ القدر کا قیام کیا۔

سورۂ سجدہ قیامت کے دن اس طرح آئے گی کہ اس کے دو بازو ہوں گے اور اپنے پڑھنے والوں پر پردہ کرے گی اور (فرشتوں سے) کہے گی کہ اس شخص پر کوئی راستہ نہیں اس پر کوئی راستہ نہیں یعنی اس کو مت پکڑو اسے چھوڑ دو۔ الم بسجدہ اور تبارک الذی دیگر سورتوں پر ساٹھ نیکیاں زائد رکھتی ہیں اور ابن عمر نے ساٹھ درجے فرمایا۔ (دارمی، ترمذی)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن نمازِ فجر میں سورۂ الم تنزیل السجدہ پڑھا کرتے تھے۔

(تفسیر روح المعانی جلد ۲۱ صفحہ ۱۰۴ بحوالہ بخاری ومسلم عن ابی ہریرہ وابن عباس)

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ
افْتَرٰىهُ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ
مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ
مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ يُدَبِّرُ
الْاَمْرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهٗٓ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۵﴾ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۶﴾ الَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ
الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ﴿۷﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ﴿۸﴾
ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ
وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَقَالُوْٓا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِي الْاَرْضِ
ءَاِنَّا لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۰﴾ قُلْ
يَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾
وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا
وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا

كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّيْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ
الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ
هٰذَا ۚ اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا
يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ﴿۱۵﴾ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ
نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾
وقف غفران اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾ اَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى نُزُلًاۢ بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ
يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ
كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ
الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ
ع ۲ ۵ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا ؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَلَقَدْ
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ وَجَعَلْنٰهُ
هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ ﴿۲۳﴾ وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا

لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ ﴿٢٤﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٢٥﴾ أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ
أَهْلَكْنَا مِن قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ يَمْشُونَ فِي مَسَاكِنِهِمْ ۚ إِنَّ
فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ ۖ أَفَلَا يَسْمَعُونَ ﴿٢٦﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى
الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنفُسُهُمْ ۖ
أَفَلَا يُبْصِرُونَ ﴿٢٧﴾ وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٨﴾
قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا إِيمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ ﴿٢٩﴾
فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَانتَظِرْ إِنَّهُم مُّنتَظِرُونَ ﴿٣٠﴾

فضائل سورۂ یٰسین

احادیث میں سورۂ یٰسین شریف کے فضائل بے شمار بیان کیے گئے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ ''سورۂ یٰسین قرآن کا دل ہے'' اسی لیے سورۂ یٰسین کو قلبِ قرآن کہا جاتا ہے اور اسی وجہ سے قریب المرگ شخص کے نزدیک یٰسین شریف پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن میں ایک سورت ہے جو اللہ کے نزدیک بڑی عظمت والی ہے جو اسے پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اس کو شریف کے لقب سے نوازے گا۔ ربیعہ اور مضر کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے بھی زیادہ افراد کے لیے اس سورت کے پڑھنے والے کی شفاعت قبول کی جائے گی اس عظمت والی سورت کا نام یٰسین ہے۔

اس سورت کا نام معمہ' مدافعہ اور قاضیہ ہے۔ (ابونصر سنجری) سعید بن منصور اور بیہقی نے حسان بن نصیر سے روایت کیا ہے کہ توریت میں سورۂ یٰسین کا نام معمہ ہے۔ کیونکہ یہ اپنے پڑھنے والے کو دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی سے نوازتی ہے' ہر طرح کی بلائیں اور مصیبتیں دفع کرتی ہے اور دنیا و آخرت کے ہول سے نجات دیتی ہے۔ اس سورت کا نام مدافعہ اور قاضیہ بھی ہے کہ یہ ہر برائی کو دفع کرتی ہے اور ہر حاجت کو پورا کرتی ہے۔ بیہقی نے اس حدیث کو منکر (ضعیف) بتایا ہے۔

حضرت معقل بن یسار سے بسندِ صحیح روایت ہے کہ جو شخص اس سورت کو اللہ تعالیٰ اور

دارِآخرت کے لیے پڑھے گا' اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔
ترمذی اور دارمی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص یٰسین شریف پڑھے' اسے دس قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا بعض نے تیس قرآن' بعض نے گیارہ قرآن اور بعض نے بارہ قرآن پڑھنے کے ثواب کا ذکر کیا ہے۔ دس قرآن کے ثواب کی حدیث مرفوع ابن عباس' معقل بن یسار' عقبہ بن عامر' ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے۔ اس حدیث پر اعتماد کرنا چاہیے۔
(تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۱۹۲۔۱۹۳)

تفسیر خازن میں ہے:
حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے' قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے جو یٰسین شریف پڑھے گا' اسے اس کی قرأت کی وجہ سے دس بار قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا۔ (خازن ج ۴ ص ۲)
ابوداؤد میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اپنے مردوں پر (یعنی جو مرنے کے قریب ہوں) سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔ معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خدا کی رضامندی کے لیے جو شخص سورۂ یٰسین پڑھے گا' اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ لہٰذا اس سورت کو مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔ (بیہقی' شعب الایمان' مشکوٰۃ ص ۱۸۹)
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے رات کے وقت سورۂ یٰسین پڑھی' اس حالت میں صبح کو اُٹھے گا کہ وہ بخشا ہوا

ہوگا۔

جندب بن عبداللہ سے روایت ہے کہ جس نے رات میں اللہ کے لیے سورۂ یٰسین پڑھی اس کو بخش دیا جائے گا۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۶۲-۵۶۳)

نسائی نے ''عمل الیوم واللیہ'' نامی کتاب میں اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے معقل بن یسار سے روایت کیا ہے کہ مردوں پر (یعنی قریب المرگ لوگوں پر) سورۂ یٰسین پڑھا کرو۔

بزرگوں نے فرمایا کہ مرنے والوں پر اس سورت کے پڑھنے سے ان کی نزع کی مشکلات آسان ہو جاتی ہیں۔ بزّار نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری یہ تمنا ہے کہ یہ سورۂ یٰسین ہر اُمتی کے دل میں ہوتی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۶۳)

عطاء بن رباح تابعی سے مروی ہے کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ جو آدمی دن کے آغاز میں سورۂ یٰسین شریف پڑھے گا' اس کی تمام ضروریات پوری کر دی جائیں گی۔

(دارمی' مشکوٰۃ ص ۱۸۹)

سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰيَةً وَّخَمْسُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰسٓ ۚ ﴿١﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ ﴿٢﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۙ ﴿٣﴾ عَلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۭ ﴿٤﴾ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۙ ﴿٥﴾ لِتُنْذِرَ قَوْمًا
مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٦﴾ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ
عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٧﴾ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ
اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿٨﴾ وَجَعَلْنَا مِنْ
بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ
فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿٩﴾ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠﴾ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿١١﴾ اِنَّا نَحْنُ
نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ۭ وَكُلَّ شَيْءٍ
اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٢﴾ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ
الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۚ ﴿١٣﴾ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا
مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ ۙ اِنْ
اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾
وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ
تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾ قَالُوْا
طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾
وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا
الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾ ۙ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾
وَمَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ
دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ
شَيْـًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ ۚ اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ
بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ
يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ ۙ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ
اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا
مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾
يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ

يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ
اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٣١﴾ وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَ
اٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚۖ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ
يَاْكُلُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا
فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿٣٤﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ؕ
اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ
الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚۖ
نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ
ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿٣٨﴾ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ
كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿٣٩﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ
اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿٤١﴾ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ
مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿٤٣﴾
اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿٤٤﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا
بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ
اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

أَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾
وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿٤٩﴾ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٥٠﴾ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ
مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿٥١﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ
مَّرْقَدِنَا ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٥٢﴾ اِنْ كَانَتْ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَالْيَوْمَ
لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٥٤﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ
الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿٥٥﴾ هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى
الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿٥٦﴾ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾
سَلٰمٌ ۣ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾
اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ
اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ؕ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ
الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ
نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا
كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ

فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا
يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ
وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ۙ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا
فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا
يَاْكُلُوْنَ ﴿٧٢﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾ وَاتَّخَذُوْا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ؕ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ
وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا
يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ
فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِىَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ
مَنْ يُّحْىِ الْعِظَامَ وَهِىَ رَمِيْمٌ ﴿٧٨﴾ قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِىْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ
مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُ ۙ ﴿٧٩﴾ الَّذِىْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ
الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ اَوَلَيْسَ الَّذِىْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى وَهُوَ الْخَلّٰقُ
الْعَلِيْمُ ﴿٨١﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ اِذَاۤ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٨٢﴾
فَسُبْحٰنَ الَّذِىْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَىْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٣﴾

فضائل سورۃ الفتح

صلح حدیبیہ سے واپسی پر مکہ اور مدینہ کے راستے میں اس سورت کا نزول ہوا۔ (بخاری وغیرہ) جب یہ سورت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ آج رات مجھ پر ایک ایسی سورت نازل ہوئی جو مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہے۔ (مسلم، بخاری ج ۲ ص ۶۰۰، ۷۱۶)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بلایا اور فرمایا۔ مجھے اس سورۃ کے بدلہ میں وہ تمام چیزیں پسند نہیں جن پر سورج نے طلوع کیا (ترمذی شریف ص ۴۶۹، مطبوعہ نور محمد کراچی، خازن ج ۴ ص ۱۴۲، تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۴۲)

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ یہ سورت مجھے ان تمام چیزوں سے زیادہ پسند ہے جن پر سورج طلوع ہوا۔ (بخاری شریف ج ۲ ص ۶۰۰، ۷۱۶)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کے نزول کے بعد فرمایا کہ مجھے یہ سورت زمین کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہے۔ (متفق علیہ، خازن ج ۴ ص ۱۴۳، تفسیر فتح القدیر ج ۵ ص ۴۲، ابن کثیر ج ۳ ص ۵۶۲-۵۶۳)

ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی اس سورت کو رمضان المبارک کی پہلی رات میں یاد کرے گا، اسے قرآن مجید یاد ہو جائے گا لیکن یہ روایت کسی حدیث صحیح میں وارد نہیں۔ (روح المعانی ج ۲۶، ص ۷۶)

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ اَرْبَعُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ
وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۙ﴿٢﴾ وَّ
يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ﴿٣﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ
الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿٤﴾ لِّيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ
سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۙ﴿٥﴾ وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ
وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ
عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ
جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿٦﴾ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٧﴾ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۙ﴿٨﴾
لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ؕ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ
اَصِيْلًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ
اَيْدِيْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا

عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾ سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ ع ۱۰ ۵
مِنَ الْاَعْرَابِ شَغَلَتْنَآ اَمْوَالُنَا وَاَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ يَقُوْلُوْنَ
بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۭ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴿۱۱﴾ بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّزُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ښ
وَكُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا
لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ
اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ
فَسَيَقُوْلُوْنَ بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ۭ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾
قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ
شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا
حَسَنًا ۚ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۱۶﴾

لَيْسَ عَلَى الْأَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ
حَرَجٌ ۗ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْأَنْهٰرُ ۚ وَمَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيْمًا ﴿١٧﴾ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ
الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ
فَأَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿١٨﴾ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً
يَّأْخُذُوْنَهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿١٩﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً
تَأْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ
اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢٠﴾ وَّأُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا
عَلَيْهَا قَدْ أَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ﴿٢١﴾
وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّ
لَا نَصِيْرًا ﴿٢٢﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِيْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ
اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٢٣﴾ وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿٢٤﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا أَنْ يَّبْلُغَ مَحِلَّهٗ ۗ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ
وَنِسَاءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ أَنْ تَطَئُوْهُمْ فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ

مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۚ لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۚ لَوْ تَزَيَّلُوْا
لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٢٥﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْٓا اَحَقَّ
بِهَا وَاَهْلَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ
رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ۭ فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٢٨﴾
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ
فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ
فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى
عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ۭ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾

فضائل سورۃ الواقعہ

یہ سورۃ بہت ہی بابرکت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے جو آدمی ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھے گا' اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا۔ ابن مسعود اپنی بچیوں کو ہر رات میں اسے پڑھنے کا حکم دیتے تھے۔ (بیہقی' مشکوٰۃ ص ۱۸۹)

ابوعبید نے اپنی کتاب الفضائل میں اور ابن ضریس' حارث بن ابی اُسامہ ابویعلیٰ' ابن مردویہ اور بیہقی نے شعب الایمان میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی الہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ جو آدمی ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھے گا' اسے کبھی فاقہ نہ ہوگا...... ابن عساکر نے ابن عباس سے ایسی ہی روایت مرفوعاً ذکر کی اور ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشادِ گرامی نقل کیا کہ سورۃ الواقعہ تونگری کی سورت ہے۔ لہٰذا اسے پڑھو اور اپنی اولاد کو سکھاؤ اور دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے مرفوعاً روایت کی کہ اپنی عورتوں کو سورۃ الواقعہ سکھاؤ کہ یہ تونگری اور مالداری کی سورت ہے۔ (روح المعانی ج ۲۷ ص ۱۲۹۔۱۲۹)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرض الموت میں مبتلا تھے۔ حضرت عثمان ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور ان سے فرمانے لگے کہ اگر میں تمہیں خزانہ سے کچھ عطا کر دوں تو کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ حضرت عثمان نے فرمایا بعد میں تمہاری بچیوں کے کام آئے گا۔

ابن مسعود نے کہا تم میری بچیوں کے متعلق فقر و فاقہ سے ڈرتے ہو؟ میں نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھا کریں...... میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھے گا' وہ کبھی فقر و فاقہ میں مبتلا نہیں ہوگا۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۲۸۱)

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتٌّ وَّتِسْعُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝١ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا كَاذِبَةٌ ۝٢ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ۝٣
إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًّا ۝٤ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۝٥ فَكَانَتْ هَبَاءً
مُّنْبَثًّا ۝٦ وَّكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝٧ فَأَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ
الْمَيْمَنَةِ ۝٨ وَأَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝٩ وَالسّٰبِقُوْنَ
السّٰبِقُوْنَ ۝١٠ أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝١١ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝١٢ ثُلَّةٌ مِّنَ
الْأَوَّلِيْنَ ۝١٣ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝١٤ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝١٥ مُّتَّكِـِٕيْنَ
عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝١٦ يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝١٧ بِأَكْوَابٍ
وَّأَبَارِيْقَ ۙ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۝١٨ لَّا يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۝١٩
وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۝٢٠ وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۝٢١ وَ
حُوْرٌ عِيْنٌ ۝٢٢ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝٢٣ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا
يَعْمَلُوْنَ ۝٢٤ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا تَأْثِيْمًا ۝٢٥ إِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا
سَلٰمًا ۝٢٦ وَأَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ مَا أَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝٢٧ فِيْ سِدْرٍ
مَّخْضُوْدٍ ۝٢٨ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝٢٩ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝٣٠ وَّمَاءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝٣١
وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝٣٢ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝٣٣ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝٣٤

إِنَّآ أَنْشَأْنٰهُنَّ إِنْشَآءً ﴿٣٥﴾ فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا ﴿٣٦﴾ عُرُبًا أَتْرَابًا ﴿٣٧﴾
لِّأَصْحٰبِ الْيَمِينِ ﴿٣٨﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ﴿٣٩﴾ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِينَ ﴿٤٠﴾
وَأَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ أَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿٤١﴾ فِي سَمُومٍ وَّحَمِيمٍ ﴿٤٢﴾
وَّظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُومٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّلَا كَرِيمٍ ﴿٤٤﴾ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ
ذٰلِكَ مُتْرَفِينَ ﴿٤٥﴾ وَكَانُوا يُصِرُّونَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيمِ ﴿٤٦﴾
وَكَانُوا يَقُولُونَ ۙ أَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَإِنَّا
لَمَبْعُوثُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَاٰبَآؤُنَا الْأَوَّلُونَ ﴿٤٨﴾ قُلْ إِنَّ الْأَوَّلِينَ وَالْاٰخِرِينَ ﴿٤٩﴾
لَمَجْمُوعُونَ ۙ إِلٰى مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ إِنَّكُمْ أَيُّهَا
الضَّآلُّونَ الْمُكَذِّبُونَ ﴿٥١﴾ لَاٰكِلُونَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّومٍ ﴿٥٢﴾ فَمَالِئُونَ
مِنْهَا الْبُطُونَ ﴿٥٣﴾ فَشٰرِبُونَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ﴿٥٤﴾ فَشٰرِبُونَ
شُرْبَ الْهِيمِ ﴿٥٥﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ﴿٥٦﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ
فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ﴿٥٧﴾ أَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُونَ ﴿٥٨﴾ ءَأَنْتُمْ تَخْلُقُونَهٗٓ
أَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُونَ ﴿٥٩﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوقِينَ ﴿٦٠﴾ عَلٰٓى أَنْ نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِي مَا
لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولٰى فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾
أَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهٗٓ أَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُونَ ﴿٦٤﴾

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطٰمًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾
بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ ءَاَنْتُمْ
اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ
اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ ءَاَنْتُمْ
اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ
مَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ
النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ﴿۷۷﴾
فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَتَجْعَلُوْنَ
رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ﴿۸۳﴾ وَاَنْتُمْ
حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿۸۵﴾
فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿۸۶﴾ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۸۸﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ
وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿۸۹﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۰﴾ فَسَلٰمٌ
لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۹۱﴾ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ
الضَّآلِّيْنَ ﴿۹۲﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿۹۳﴾ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿۹۴﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿۹۵﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿۹۶﴾

فضائل سورۃ الملک

اس سورت کا نام تبارک اور مانعہ اور منجیہ اور مجادلہ ہے..... طبرانی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ اس سورت کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ہم مانعہ (عذابِ الٰہی سے روکنے والی) کہتے تھے۔

ترمذی وغیرہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ بعض صحابہ نے ایک جگہ خیمہ گاڑا۔ وہاں ایک قبر تھی' جس کا ان کو علم نہ تھا۔ انہوں نے اس قبر میں ایک شخص کو سورۂ ملک پڑھتے ہوئے سنا یہاں تک کہ اس نے پوری سورت ختم کر ڈالی۔ صحابی نے آ کر حضور سے یہ ماجرا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ مانعہ ہے' یہ منجیہ ہے جو عذابِ قبر سے نجات دیتی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص سے فرمایا کیا میں تم کو ایسی حدیث تحفہ میں دوں جس سے تم خوش ہو جاؤ..... تَبَارَكَ الَّذِیْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ پڑھا کرو۔ اپنے گھر والوں کو' سارے بچوں کو اور پڑوسیوں کو سکھاؤ۔ یہ نجات دینے والی ہے' قیامت میں مجادلہ کرنے والی ہے (اپنے رب سے پڑھنے والے کے لیے جھگڑا کرے گی اور اللہ رب العزت سے مطالبہ کرے گی کہ اسے عذابِ جہنم سے بچائے۔ اس کی وجہ سے اس کا پڑھنے والا عذابِ قبر سے نجات پائے گا)

امام احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے بافادۂ تصحیح اور ان کے علاوہ بہت سے محدثین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ قرآن مجید کی ایک سورت تیس آیتوں والی ہے۔ اس نے میری اُمت کے لیے ایک شخص کی سفارش کی اور اللہ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ یہ سورت تبارک ہے۔ ابن مسعود رضی الہ عنہ سے بسند جید طبرانی اور ابن مردویہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ جس نے ایک رات میں یہ سورت پڑھی اس نے سب سے عمدہ اور بہتر چیز کی قرأت کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سورۂ الم تنزیل السجدہ اور سورۂ تبارک ہر رات پڑھتے اور سفر و حضر میں کبھی ترک نہ فرماتے۔ چاند دیکھ کر اسے پڑھا جائے تو مہینہ کے تیس دنوں تک وہ سختیوں سے محفوظ رہے گا اس لیے کہ یہ تیس آیتیں ہیں اور تیس دن کے لیے کافی ہیں۔ (روح المعانی ج ۲۹، ص ۱، ۲، فتح القدیر ج ۵ ص ۲۵۰)

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ﴿١﴾
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ﴿٢﴾ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ
مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ
تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ
الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾ وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ
وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾
وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾
اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِيَ تَفُوْرُ ۙ ﴿٧﴾ تَكَادُ تَمَيَّزُ
مِنَ الْغَيْظِ ؕ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
نَذِيْرٌ ﴿٨﴾ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ
اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا
نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١٠﴾ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ
فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ﴿١١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ

لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ كَبِيۡرٌ ﴿١٢﴾ وَ اَسِرُّوۡا قَوۡلَكُمۡ اَوِ اجۡهَرُوۡا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ
عَلِيۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿١٣﴾ اَلَا يَعۡلَمُ مَنۡ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيۡفُ
الۡخَبِيۡرُ ﴿١٤﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمُ الۡاَرۡضَ ذَلُوۡلًا فَامۡشُوۡا فِىۡ مَنَاكِبِهَا
وَكُلُوۡا مِنۡ رِّزۡقِهٖ ؕ وَاِلَيۡهِ النُّشُوۡرُ ﴿١٥﴾ ءَاَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ اَنۡ
يَّخۡسِفَ بِكُمُ الۡاَرۡضَ فَاِذَا هِىَ تَمُوۡرُ ۙ﴿١٦﴾ اَمۡ اَمِنۡتُمۡ مَّنۡ فِى السَّمَآءِ
اَنۡ يُّرۡسِلَ عَلَيۡكُمۡ حَاصِبًا ؕ فَسَتَعۡلَمُوۡنَ كَيۡفَ نَذِيۡرِ ﴿١٧﴾ وَلَقَدۡ
كَذَّبَ الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ فَكَيۡفَ كَانَ نَكِيۡرِ ﴿١٨﴾ اَوَلَمۡ يَرَوۡا اِلَى الطَّيۡرِ
فَوۡقَهُمۡ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقۡبِضۡنَ ؕۘ مَا يُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحۡمٰنُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىۡءٍۢ
بَصِيۡرٌ ﴿١٩﴾ اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ هُوَ جُنۡدٌ لَّـكُمۡ يَنۡصُرُكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ
الرَّحۡمٰنِ ؕ اِنِ الۡكٰفِرُوۡنَ اِلَّا فِىۡ غُرُوۡرٍ ۚ﴿٢٠﴾ اَمَّنۡ هٰذَا الَّذِىۡ يَرۡزُقُكُمۡ
اِنۡ اَمۡسَكَ رِزۡقَهٗ ۚ بَلۡ لَّجُّوۡا فِىۡ عُتُوٍّ وَّنُفُوۡرٍ ﴿٢١﴾ اَفَمَنۡ يَّمۡشِىۡ مُكِبًّا
عَلٰى وَجۡهِهٖۤ اَهۡدٰٓى اَمَّنۡ يَّمۡشِىۡ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿٢٢﴾
قُلۡ هُوَ الَّذِىۡۤ اَنۡشَاَكُمۡ وَجَعَلَ لَـكُمُ السَّمۡعَ وَالۡاَبۡصَارَ وَالۡاَفۡـِٕدَةَ ؕ
قَلِيۡلًا مَّا تَشۡكُرُوۡنَ ﴿٢٣﴾ قُلۡ هُوَ الَّذِىۡ ذَرَاَكُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَ
اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿٢٤﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ مَتٰى هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿٢٥﴾
قُلۡ اِنَّمَا الۡعِلۡمُ عِنۡدَ اللّٰهِ ۖ وَاِنَّمَاۤ اَنَا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا رَاَوۡهُ

زُلْفَةً سِيْٓـَٔتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ
بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ
رَحِمَنَا ۙ فَمَنْ يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ
الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ
يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

فضائل سورۂ نوح

بعض حدیثوں میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قوم نوح کے سامنے اس سورت کو پڑھیں گے اور نوح علیہ السلام کی صداقت کی گواہی دیں گے۔

(روح المعانی ج۲۹ص ۶۷)

سُوۡرَةُ نُوۡحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَّعِشۡرُوۡنَ اٰيَةً وَّفِيۡهَا رُكُوۡعَانِ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَا نُوۡحًا اِلٰى قَوۡمِهٖۤ اَنۡ اَنۡذِرۡ قَوۡمَكَ مِنۡ قَبۡلِ
اَنۡ يَّاۡتِيَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝١ قَالَ يٰقَوۡمِ اِنِّىۡ لَـكُمۡ نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝٢
اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوۡهُ وَاَطِيۡعُوۡنِ ۝٣ يَغۡفِرۡ لَـكُمۡ مِّنۡ ذُنُوۡبِكُمۡ
وَيُؤَخِّرۡكُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ لَا يُؤَخَّرُ ۘ
لَوۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ۝٤ قَالَ رَبِّ اِنِّىۡ دَعَوۡتُ قَوۡمِىۡ لَيۡلًا وَّنَهَارًا ۝٥
فَلَمۡ يَزِدۡهُمۡ دُعَآءِىۡۤ اِلَّا فِرَارًا ۝٦ وَاِنِّىۡ كُلَّمَا دَعَوۡتُهُمۡ لِتَغۡفِرَ لَهُمۡ
جَعَلُوۡۤا اَصَابِعَهُمۡ فِىۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَاسۡتَغۡشَوۡا ثِيَابَهُمۡ وَاَصَرُّوۡا
وَاسۡتَكۡبَرُوا اسۡتِكۡبَارًا ۝٧ ثُمَّ اِنِّىۡ دَعَوۡتُهُمۡ جِهَارًا ۝٨ ثُمَّ اِنِّىۡۤ
اَعۡلَنۡتُ لَهُمۡ وَاَسۡرَرۡتُ لَهُمۡ اِسۡرَارًا ۝٩ فَقُلۡتُ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ
اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝١٠ يُّرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَارًا ۝١١ وَّيُمۡدِدۡكُمۡ
بِاَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ وَيَجۡعَلۡ لَّـكُمۡ جَنّٰتٍ وَّيَجۡعَلۡ لَّـكُمۡ اَنۡهٰرًا ۝١٢
مَا لَـكُمۡ لَا تَرۡجُوۡنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝١٣ وَقَدۡ خَلَقَكُمۡ اَطۡوَارًا ۝١٤ اَلَمۡ
تَرَوۡا كَيۡفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝١٥ وَّجَعَلَ الۡقَمَرَ
فِيۡهِنَّ نُوۡرًا وَّجَعَلَ الشَّمۡسَ سِرَاجًا ۝١٦ وَاللّٰهُ اَنۡۢبَتَكُمۡ مِّنَ

الْاَرْضِ نَبَاتًا ۙ﴿۱۷﴾ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَاللّٰهُ
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۙ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾
قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَ
وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ۚ﴿۲۱﴾ وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ۚ﴿۲۲﴾ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ
اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَ
نَسْرًا ۚ﴿۲۳﴾ وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾
مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾ وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَ
لَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ
لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ وَلَا
تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ﴿۲۸﴾

فضائل سورۃ المزمل

حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اس سورۃ کو پڑھے گا' اللہ تعالیٰ اسے دنیا و آخرت میں خوش رکھے گا اور اس کے افلاس کو دُور کر دے گا جس مشکل کے لیے پڑھے گا' وہ مشکل آسان ہو جائے گی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اس سورۃ کو مصیبت کی حالت میں پڑھے گا' اللہ اس سے اس کی مصیبت دُور کر دے گا۔

علماء کا بیان ہے کہ جو شخص سورۂ مزمل کا ہمیشہ ورد رکھے گا' وہ خواب میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

سورۃ المزمل مکیۃ وھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ عشرون آیۃ وفیہا رکوعان

يٰۤاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿١﴾ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿٢﴾ نِّصْفَهٗۤ اَوِ انْقُصْ
مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿٣﴾ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ؕ﴿٤﴾ اِنَّا سَنُلْقِيْ
عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿٥﴾ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ
قِيْلًا ؕ﴿٦﴾ اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ؕ﴿٧﴾ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ
تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ﴿٨﴾ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿٩﴾ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا
جَمِيْلًا ﴿١٠﴾ وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿١١﴾
اِنَّ لَدَيْنَاۤ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۙ﴿١٢﴾ وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٣﴾
يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿١٤﴾
اِنَّاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى
فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ؕ﴿١٥﴾ فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا
وَّبِيْلًا ﴿١٦﴾ فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيْبًا ۖ﴿١٧﴾ السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿١٨﴾ اِنَّ هٰذِهٖ
تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿١٩﴾ ع اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ
اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ

مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ ؕ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ لَّنْ
تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ
اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى ۙ وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ
يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ ۙ وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۙ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ
خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ وَاسْتَغْفِرُوا
اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۰ ع ۲ ۱۴

فضائل سورۃ نباء

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے سورہ نباء پڑھی، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو شراب طہور پلائے گا۔ ظہر کے بعد اس کی تلاوت سے بصارت میں اضافہ ہوتا ہے جو شخص بعد عصر اس کو پڑھتا رہے گا تو انشاء اللہ اس کی بصارت زائل نہ ہوگی۔

حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب لوگوں کے سامنے قیامت کا تذکرہ کیا تو وہ گھبرا کر ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا بات لائے ہیں؟ اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔ اس میں منکرین قیامت پر حجت قائم کی گئی ہے اور موت کے بعد زندگی کو ثابت کیا گیا ہے۔ جنت وجہنم کا تذکرہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں کا بیان ہے۔

(تفسیر روح المعانی جلد ۳۰ صفحہ ۴ البحر المحیط ابوحیان صفحہ ۴۱۰ طبری جلد ۳ ص ۱)

سُورَةُ النَّبَإِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ ۝١ عَنِ النَّبَاِ الْعَظِيْمِ ۝٢ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ
مُخْتَلِفُوْنَ ۝٣ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٤ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ ۝٥ اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝٦ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝٧ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝٨ وَّجَعَلْنَا
نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝٩ وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝١٠ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝١١
وَّبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝١٢ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝١٣ وَّاَنْزَلْنَا
مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝١٤ لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝١٥ وَّجَنّٰتٍ
اَلْفَافًا ۝١٦ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝١٧ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ
فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝١٨ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ۝١٩ وَّسُيِّرَتِ
الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝٢٠ اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ۝٢١ لِّلطّٰغِيْنَ
مَاٰبًا ۝٢٢ لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا ۝٢٣ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلَا شَرَابًا ۝٢٤
اِلَّا حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا ۝٢٥ جَزَآءً وِّفَاقًا ۝٢٦ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ
حِسَابًا ۝٢٧ وَّكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ۝٢٨ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝٢٩
فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝٣٠ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝٣١
حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝٣٢ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝٣٣ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝٣٤

لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۚ ﴿۳۵﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿۳۶﴾

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ

خِطَابًا ﴿۳۷﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا ۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا

مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ يَّوْمَ

يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴿١﴾ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢﴾ وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٣﴾ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ﴿٤﴾ وَلَآ اَنْتُمْ
عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ﴿٥﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ﴿٦﴾

سُوْرَةُ الْاِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴿١﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴿٢﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ﴿٣﴾
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿٤﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ﴿١﴾ مَلِكِ النَّاسِ ﴿٢﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ﴿٣﴾
مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ﴿٤﴾ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ
صُدُوْرِ النَّاسِ ﴿٥﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿٦﴾

سُوْرَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ﴿١﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ﴿٢﴾ وَمِنْ شَرِّ
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ﴿٣﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ﴿٤﴾ وَ
مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾

اقوالِ زرّیں

حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

چاہیے کہ روزی کا غم تم دل سے نکال دو اور آخرت اور ادائے بندگی کے غم کو دل میں جگہ دو کیونکہ تمام کاموں کا اصل یہ ہے۔

فرمایا ارادت کیا ہے؟ ارادت خدا کی طلب، ترک عادت، ایفائے عہد، ادائے امانت، ترک خیانت، اپنی تقصیر کی دید اور اپنے عمل کی نادید کا نام ہے۔

چاہیے کہ تم علماء کی خدمت میں رہو اور ان کے پاس بیٹھا کرو کہ یہ اُمتِ محمدیہ علیہ السلام کے چراغ ہیں۔(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)

حضرت سیدنا بہاؤالدین نقشبندیہ قدست اسرارہ نے فرمایا:

تیرا حجاب تیرا وجود ہے۔ دع نفسک و تعال یعنی اپنے نفس کو چھوڑ کر اور اللہ تعالیٰ کی طرف آؤ۔

ذکر کی تعلیم کسی کامل و مکمل سے ہونی چاہیے تاکہ مؤثر ہو اور اس کا نتیجہ ظاہر ہو۔ تیر بادشاہ کی ترکش سے لینا چاہیے تاکہ شایانِ حمایت ہو۔

خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اہلِ اللہ کی صحبت میں ہمیشہ رہنا، عقل معاد کی زیادتی کا ذریعہ ہے۔

خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

پیر کون ہے؟ پیر وہ شخص ہے کہ جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ نہیں، وہ اس میں نہ ہو جو کچھ آپ کا پسندیدہ ہے، صرف وہ اس میں رہ گیا ہو۔

مرید کون ہے؟ مرید وہ ہے کہ جس کی ارادت کی آگ کی تاثیر سے اس کی تمام خواہشات جل گئی ہوں اور پیر کامل کا جمال ہی اس کا قبلہ ہو گیا ہو۔ اپنی سعادت پیر کی قبولیت اور اپنی شقاوت شیخ کے رد میں سمجھتا ہو۔

امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے ارشادات:

☆ بزرگوں کا ادب نہ کرنا بدنصیبی ہے۔

☆ اچھی باتیں قبول نہ کرنا محرومی کا سبب ہے۔

☆ سب برائیوں کی جڑ شریعت کی مخالفت کرنا ہے۔

☆ پسندیدہ ہے وہ شخص جو اذان کی آواز سنتے ہی اسی وقت فوراً مسجد میں حاضری دے۔

سلف صالحین پر طعن کرنے والا گمراہ اور بدعتی ہے۔

(ماخوذ از تذکرہ مشائخ نقشبندیہ)

وصیت نامہ خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہٗ

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ وصیت نامہ آدابِ طریقت میں ہے جسے آپ نے اپنے خلیفہ و فرزند' خواجہ اولیاء کبیر قدس سرہ کے لیے لکھا' اس کا ترجمہ بطورِ تبرک یہاں درج کیا جاتا ہے کیونکہ اہلِ طریقت خصوصاً نقشبندیہ طریق والوں کے لیے ازحد مفید نافع ہے اور لازم ہے کہ اس وصیت نامہ کو اپنا آئینہ عمل قرار دیں۔

اے فرزند! میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ:

☆ تقویٰ کو اپنا شعار بناؤ' وظائف و عبادات کی پابندی رکھو' اپنے حالات کی نگہبانی کرتے رہو۔

☆ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہو' اللہ اور اس کے حقوق کو نگاہ میں رکھو' ماں باپ اور تمام مشائخ کے حقوق کا خیال رکھو تا کہ ان خصلتوں سے تم رضائے حق سے مشرف ہو جاؤ۔

☆ اللہ تعالیٰ کا حکم بجالاؤ تا کہ وہ تمہارا حافظ رہے۔ قرآنِ حکیم کا پڑھنا اپنے آپ پر لازم کرلو۔ تلاوت بلند آواز سے ہو یا آہستہ زبانی ہو یا دیکھ کر قرآن مجید کو تفکر و خوف اور گریہ سے پڑھو اور تمام امور میں قرآنِ حکیم کی پناہ لو کیونکہ بندوں پر خدا کی حجت قرآن کریم ہے۔

☆ علم فقہ کی طلب میں ایک قدم بھی دور نہ ہو اور حدیث کا علم سیکھو۔

☆ جاہل صوفیوں سے دُور رہو کیونکہ وہ دین کے چور اور مسلمانوں کے رہزن ہیں۔

☆ تم پر لازم ہے کہ مذہب حق سنت و جماعت کے پابند رہو اور ائمہ سلف کے مسلک کو اختیار کرو کیونکہ نئی پیدا شدہ باتیں سراسر گمراہی ہیں۔

☆ عورتوں' نوجوانوں' بدعتوں اور دولت مندوں سے صحبت مت رکھو کیونکہ یہ دین کو برباد کر دیتے ہیں اگر صحبت رکھو تو فقیروں سے رکھو اور ہمیشہ خلوت نشین رہو۔

☆ دنیا میں دو روٹی پر قناعت کرو' حلال کھاؤ کیونکہ حلال نیکی کی کنجی ہے۔ حرام سے بچو ورنہ اللہ تعالیٰ سے دُور ہو جاؤ گے۔ اسی پر ثابت قدم رہنا تاکہ کل دوزخ کی آگ سے بچ جاؤ۔ حلال پہنو تاکہ عبادت کی لذت پاؤ۔

☆ حق تعالیٰ کی جلالت سے ڈرتے رہو اور مت بھولو کہ ایک روز تم موقف حساب میں کھڑے ہوں گے۔

☆ دن رات نماز بہت پڑھا کرو' جماعت ترک نہ کرو۔ امام اور مؤذن نہ بنو۔ خارج از طریقت بادشاہوں کی صحبت میں نہ بیٹھو' لوگوں کی وصیت میں دخل نہ دو' لوگوں سے بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہیں۔

☆ تم پر لازم ہے کہ گمنام رہو تاکہ نیک نام بن جاؤ' سفر بہت کرو تاکہ تمہارا نفس خوار ہو جائے' خانقاہ نہ بناؤ اور نہ کسی خانقاہ میں رہو۔

☆ کسی کی مدح سے مغرور اور کسی کی مذمت سے غمگین نہ ہو' بندوں کی مدح و مذمت تمہارے نزدیک برابر ہونی چاہیے۔

☆ لوگوں کے ساتھ حسنِ خلق سے رہو۔ تم پر لازم ہے کہ تمام حالات میں ادب سے رہو۔ برے بھلے تمام مخلوقات پر رحم کرو' قہقہہ مار کر نہ ہنسو کیونکہ قہقہہ غفلت کا سبب ہوتا ہے اور دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے اہوال وشدائد جو مجھے معلوم ہیں اگر تم کو معلوم ہو جائیں تو تم ہنسو تھوڑا اور رویا بہت کرو۔

☆ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نڈر اور اس کی رحمت سے ناامید نہ رہو۔ خوف وامید کی زندگی بسر کرو کیونکہ سالکوں کو کبھی خوف ہوتا ہے اور کبھی امید ہوتی ہے۔

اے فرزند!

☆ شیخ اپنے مرید کے لیے بمنزلہ باپ کے ہے بلکہ باپ سے زیادہ مشفق کیونکہ وہ مرید کو مقامِ قرب تک پہنچا دیتا ہے۔

☆ نکاح کر کے طالبِ دنیا بن جاؤ گے اور دنیا کی طلب میں دین کو برباد کرو گے اگر تمہارا نفس نکاح کا مشتاق ہو تو روزے رکھو اور آخرت کے غم میں رہا کرو اور موت کو بہت یاد کرو۔ طالبِ ریاست نہ بنو کیونکہ طالب ریاست سالک نہیں ہو سکتا تم پر لازم ہے کہ فقر میں پرہیز ودیانت اور پرہیز گاری اور علم کے ساتھ پاکیزہ رہو۔

☆ اللہ تعالیٰ کے راستے میں ثابت قدم رہو۔ جاہلوں سے بچو اور جان ومال سے مشائخ کی خدمت کرو' ان کی پیروی کرو اور ان کے سیر وسلوک کو نگاہ رکھو اور ان کے کسی کام سے انکار نہ کرو۔ سوائے خلافِ شرع کے اگر تم مشائخ کا انکار کرو گے تو کبھی کامیاب نہ ہو گے۔

☆ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگو اور کل کے لیے ذخیرہ نہ کرو اور حق تعالیٰ کے ذخیرہ پر بھروسہ کرو کیونکہ اللہ سبحانہ فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کے لیے کافی ہے) پس جان لو کہ رزق قسمت میں لکھا ہوا ہے۔

☆ جوان مرد اور سخی بنو۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہیں دیا ہے خلقِ خدا پر خرچ کرو اور بخل و حسد سے دُور رہو کیونکہ بخیل و حاسد قیامت کے دن دوزخ میں ہوں گے۔

☆ اپنے ظاہر کو آراستہ نہ کرو کیونکہ ظاہر کی آراستگی باطن کی خرابی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے وعدہ پر بھروسہ کرو اور تمام خلائق سے ناامید ہو جاؤ اور ان سے انس و محبت نہ پکڑو۔ سچ بولو اور ڈرو مت' مخلوقات میں سے کسی کے ساتھ صحبت نہ رکھو کیونکہ وہ تمہارے دین کو برباد کر دیں گے اور تم اللہ سبحانہ سے دُور ہو جاؤ گے۔

☆ اپنے نفس کی ضروریات کا خیال رکھو تا کہ وہ درست ہو جائے لیکن اپنے نفس کی عزت نہ کرو۔

☆ زبان کو غیر ضروری باتوں سے بند رکھو اور ہمیشہ لوگوں کو نصیحت کرتے رہو۔

☆ کم بولو' کم کھاؤ' کم سوؤ اور جلدی اُٹھو۔

☆ سماع میں بہت نہ بیٹھو کیونکہ سماع کی کثرت سے نفاق پیدا ہوتا ہے اور دل مردہ ہو جاتا ہے۔ سماع کا انکار نہ کرو کیونکہ اصحاب سماع بہت ہیں۔ سماع روا نہیں مگر اس شخص کے لیے جس کا دل زندہ ہو اور نفس مردہ ہو ورنہ نماز' روزے میں

مشغول ہونا بہتر ہے۔

☆ چاہیے تھا کہ تمہارا دل غمگین، تمہارا بدن بیمار، تمہاری آنکھیں روتی، تمہارا عمل خالص اور تمہاری دعا مجاہدہ کے ساتھ ہو، تمہارا کپڑا پرانا، تمہارے رفیق درویش، تمہارا گھر مسجد، تمہارا مالک کتب دین، تمہاری آرائش زہد اور تمہارا مونس اللہ تعالیٰ ہو۔

☆ کسی شخص سے برادری نہ کرو جب تک اس میں پانچ خصلتیں نہ ہوں۔
فقیری کو امیری پر ترجیح دے، دین کو دنیا پر ترجیح دے، ذلت کو عزت پر ترجیح دے، علم ظاہر و باطن کا جاننے والا ہو، موت کے لیے تیار ہو۔

اے فرزند!

میری وصیتوں کو نگاہ میں رکھو جس طرح میں نے اپنے شیخ قدس سرہ سے یاد کیں اور ان پر عمل کیا اسی طرح اب تم بھی یاد کرو اور عمل کرو۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں تمہارا نگہبان ہو۔

اگر یہ خصلتیں کسی سالک میں پائی جائیں گی تو اس کا شیخ و پیر ہونا مسلم ہوگا۔ جو شخص ایسے شیخ کی پیروی کرے گا، وہ اس کو مقصد و مقصود تک پہنچا دے گا مگر یہ مرتبہ ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

(مولانا ابوالخیر فضل بن روبہاں بقلی المعروف خواجہ مولانا[1] اصفہانی قدس سرہ نے ان وصایا کی شرح لکھی ہے)

---

[1] خواجہ مولانا اصفہانی قدس سرہٗ (ف ۵ جمادی الاولیٰ ۹۲۷ھ) جامع فضائل و کمال علم حدیث میں ماہر تبحر اور مذہب اہلسنت و جماعت میں مضبوط تھے۔ آذربائیجان سے ہرات آ گئے۔ عرصہ بعد وہاں سے بخارا تشریف لے گئے۔ آپ کا دفن خیابانِ بخارا کے سرے پر زیارت گاہِ عام ہے۔